

13-136

خصائص علی علیہ السلام



ترجمہ حضرت علامہ
صائم چشتی

از
امام کئیائی

چشتی کتب خانہ

فیصل آباد

۱
مناقب حضرت علیؑ میں
مُسْتَنْدِ مَجْمُوعَةُ أَحَادِيثِ

خصائصِ علیؑ

از

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ جھنگ بازار فیصل آباد

۱
مناقب حضرت علیؑ میں
مُسْتَنْدِ مَجْمُوعَةُ أَحَادِيثِ

خصائصِ علیؑ

از

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ جھنگ بازار فیصل آباد

جملہ حقوق محفوظ ہیں

98115

کتاب	خصائص علی
مؤلف	امام عبدالرحمن احمد بن شعیب نسائی
مترجم	علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ
پہلی بار	جمادی الاول 1405ھ
آٹھویں بار	جولائی 2006ء
طابع	محمد شفیق مجاہد
ہدیہ	160/=

ملنے کا پتہ

شبیر برادرز

اردو بازار لاہور

انتسابہ

اُن عاشقانِ مولائے کائنات کے نام
جنہوں نے آپ کی محبت و حمایت میں اپنی
جانوں کے نذرانے پیش کئے

صائمِ چشتیؒ

نذرِ عقیدت

عاشقِ مصطفیٰ و مرتضیٰ امامِ الواصلین خیر التابیین
حضرتِ اولیسِ قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور
جنہوں نے اپنی جانِ مولائے کائنات کے قدموں
پر نچھاور کر کے حق و باطل میں تفریق فرمادی۔

صائمِ چشتیؒ

فہرست مضامین

	تعارف مصنف و تصنیف	۸	اہل بیت کو جس سے
	شہادت	۱۸	پاک کر دیا
۴۱	حضرت علی کی نماز کا بیان	۱۹	حضرت علی نے اپنی
	ناقلین کے اختلاف کا بیان	۲۰	جان کو بیچ دیا
۴۱	آپ کی عبادت کا بیان	۲۳	علی تم میرے خلیفہ ہو
۴۲	مقام علی نگاہ خدا میں	۲۳	تمام مومنوں کے ولی
۴۳	ناقلین کا اختلاف	۳۳	سوائے علی کے تمام
	عمران بن حصین کی حدیث	۳۷	دروازے بند
۴۳	حضرت حسن کی حدیث	۳۷	علی مسجد میں آسکتے ہیں
۴۴	اللہ علی کو کبھی رسوا نہیں		جس کا میں مولا ہوں
	کرے گا	۳۸	اُس کا علی مولا ہے
۴۴	سورہ توبہ علی لے کر جائیں	۴۰	اللہ راضی ہے
	دنیا و آخرت میں		علی کے لئے بخشش ہے
۴۶	محبت کر نیوالا	۴۰	غم دور کرنے والے کلمات
۴۶	علی سب سے ایمان لائے	۴۱	علی کیلئے بخشش کے کلمات

۶۰	۶۱	۶۱	۶۳	۷۲	۷۸	۸۱	۸۲	۸۳	۸۶								
۴۹	۵۱	۵۲	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۹								
اللہ نے علی کے دل	کا امتحان لے لیا ہے	خدا تیرے دل کی	راہنمائی کرے گا	اللہ تمہاری زبان کو	ثابت رکھے گا	حضور کی دعا	اللہ تمہارے دل کی راہنمائی	فرمائے گا	حضرت علی کا سوال	اللہ راہنمائی فرمائے گا	سوائے علی کے مسجد میں کھلنے	والے سب دروازے	بند کر دیئے جائیں گے	فرمانِ مصطفیٰ در شانِ مرتضیٰ	نہ میں نے کھولا نہ بند کیا	سب دروازے بند	کر دیئے جائیں
علی جنبی حالت میں بھی	مسجد میں آسکتے ہیں	علی کا مقام دربارِ رسول میں	تم مجھے ایسے ہو جیسے	موسیٰ کو ہارون	محمد بن المنکدر کا اختلاف	عبداللہ بن شریک کے	اختلاف کا ذکر	ابی اسحق سے روایت	اختلاف کا ذکر	علی میری جان کی طرح ہے	علی کے لئے فرمانِ مصطفیٰ	کہ تو میرا امین اور صفیٰ ہے	اپنا پیغام میں خود	پہنچاؤں گا یا علی	حضرت علی کو سورہ برات	دے کر بھیجنا	جس کا میں ولی ہوں اس کا یہ ولی

- علی میرے بعد ہر
 ۹۳ مومن کا ولی ہے
 علی کو گالی دینا مجھے
 گالی دینا ہے
 ۹۶ حضرت علی سے دوستی کی ترغیب
 اور عداوت سے ترہیب
 ۹۷ حضور کو علی کے محبت کے لئے
 دعا اور دشمن کے لئے بددعا
 ۱۰۱ حضرت علی کی مثال
 دربار مصطفیٰ میں قرب و
 مقام مرتضیٰ
 ۱۰۶ اس حدیث کے الفاظ میں
 اختلاف مغیرہ کا بیان
 ۱۱۳ مرتضیٰ برشانہ مصطفیٰ
 خصوصیت حیدر کرار
 ۱۱۷ فاطمہ الزہرا سے شادی
 ۱۱۹ سیدہ فاطمہ کی امت کی عورتوں
 پر سرداری
 ۱۲۵ حضور کا حضور علی سے مشورہ
 ۱۲۹ فاطمہ الزہرا حضور کا ٹکڑا ہیں
 ۱۳۰ ناقلین کے اختلاف کا بیان
 ۱۳۱ حسنین کریمین رسول اللہ کے بیٹے
 ۱۳۲ دنیا کی خوشبو جنت کے جوانوں کے
 سردار ہیں
 ۱۳۲ حسنین میرے بیٹے ہیں
 ۱۳۳ جنت کے جوانوں کے سردار
 ۱۳۴ حسنین میری خوشبو ہیں
 ۱۳۵ میری دنیا کی خوشبو
 ۱۳۶ علی و فاطمہ رسول اللہ کے
 عزیز و محبوب ہیں
 ۱۳۷ جو اپنے لئے مانگا وہ
 علی کے لئے مانگا
 ۱۳۷ حضور کا حضرت علی کو
 مخصوص کرنا
 ۱۳۸ حضرت علی سے گرمی اور سردی
 دور ہونے کی خصوصیت
 ۱۳۹ حضور کا حضرت علی سے مشورہ

- ۱۴۲ بد بخت ترین آدمی کا بیان
حضور کو سب سے آخر میں
- ۱۴۳ ملنے والے شخص کا بیان
علی تو تنزیل قرآن کی طرح تاویل
- ۱۴۵ قرآن پر بھی جنگ کریگا
حضرت علی کی نصرت
- ۱۴۶ کی ترغیب
حضرت عمار کو باغی گروہ
- ۱۴۷ قاتل کرے گا
خارجیوں کو قتل کرنے والا
- ۱۵۲ گروہ حق پر ہوگا
خارجیوں سے جنگ کرنا
- ۱۵۵ حضرت علی کی خصوصیت
راویان حدیث کے متعلق ابواسحاق
- ۱۶۰ کے اختلاف کا بیان
خارجی حضرت علی کی جن باتوں
- ۱۷۰ کو ناپسند کرتے تھے
- متقدم الزکر اوصاف احادیث ۱۷۶

تعارف مُصنّف و تصنیف

﴿از مترجم﴾

یہ کتاب امیر المؤمنین، امام المتقین، مشکل کشا، شیر خدا، اسد اللہ
 انعالب حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے فضائل و مناقب پر
 احادیث و آثار کا ایسا بیٹش بہار خزانہ ہے جس کی مثال پوری دنیا میں نہیں ملتی
 یوں تو یہ کتاب سیدنا شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و مناقب میں وارد
 ہونے والی احادیث کا ایک مختصر حصہ ہے مگر اپنی ثقاہت و صحت کے اعتبار
 سے اس کی افادیت و اہمیت آپ کی شان میں لکھی جانے والی بڑی بڑی
 کتابوں سے کہیں زیادہ ہے اس لئے کہ اس کتاب کی تصنیف و تسوید ایک
 ایسے شخص نے کی ہے جو نہ صرف بلند پایہ محدث اور امام المحدثین ہے بلکہ
 اپنے ہم عصر آئمہ فن حدیث کا اُستاد و امام بھی ہے اور خانوادہ مصطفیٰ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کا جان نثار عاشق اور علم بردار صداقت بھی یہاں تک کہ اس
 کتاب کی تصنیف و تبلیغ نے اُس کی دنیوی زندگی چھین کر حیاتِ اخروی اور
 سرمدی کا مالک بنا دیا۔

اس کتاب کے مصنف ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب المعروف امام
 نسائی ہیں اور یہ وہی امام نسائی ہیں جن کی کتاب سنن نسائی شریف شوافع

کی مشہور کردہ کتب حدیث صحاح ستہ میں سے ایک ہے۔

امام نسائی کی جلالت علمی اور فن حدیث پر عبورِ کامل اور ان کی بلند پایہ شخصیت کے بارے میں اپنی طرف سے کچھ عرض کرنے کی بجائے چند آئمہ حدیث کے ریمارکس پیش کرنے پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

حافظ الحدیث مامون مصری کہتے ہیں کہ ہم ابو عبد الرحمن النسائی کے ساتھ طرطوس کی طرف گئے بہت سے بزرگانِ دین جمع ہو گئے اور حفاظ حدیث میں سے عبد اللہ بن احمد بن حنبل اور محمد بن ابراہیم وغیرہ بھی تشریف لائے اور آپس میں مشورہ کیا کہ شیوخ کے مقابلہ میں ان کے لئے کون شخص سب سے زیادہ مناسب ہے سب کا اتفاق ابو عبد الرحمن نسائی پر ہو گیا اور سب نے انہیں کا انتخاب تحریر کر دیا۔

شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ والرضوان امام نسائی کے تعارف کا آغاز اس طرح کرتے ہیں۔

یکے از حفاظ حدیث و عالم و مشاۃ الیہ و مقدم و عمدہ و قد وہ بود بین اصحاب الحدیث و جرح و تعدیل وے معتر بین العلماء و اول کتابے نوشته کہ آں راستن کبیر نسائی گویند و آں کتابے است جلیل انشان کو مثل آں نوشته نشدہ در جمع طرق حدیث و بیان مخرج آں

یعنی آپ محدثین کرام میں حفاظِ حدیث کی جماعت میں بلند پایہ حافظ حدیث مشہور عالم افضل و عمدہ اور مقتدائے زمانہ تھے علمائے حدیث

آپکی تعدیل و جرح کو معتبر مانتے ہیں آپ کی پہلی تصنیف کو سنن کبیر نسائی کہتے ہیں یہ وہ بلند مرتبہ کتاب ہے کہ جمع طرق حدیث اور بیان مخرج میں اس کی مثل کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔

امام عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

امام ابو عبد الرحمن نسائی صاحب تصانیف اور اپنے زمانہ کے مقتداً و پیشوا تھے آپ مصر میں سکونت پذیر تھے اور ان کی تصنیفات اُن کے علاقہ میں مشہور و معروف تھیں اور بے شمار لوگ اُن سے افادہ استفادہ حدیث کرتے تھے۔

صاحب مستدرک ابو عبد اللہ حاکم فرماتے ہیں۔

۱۔ ابو عبد الرحمن نسائی کی فقہ و حدیث کے بارے میں گفتگو بیان کرنے سے کہیں بڑھ کر ہے جو شخص بھی اُن کی کتاب سنن میں غور کرے گا میراں رہ جائے گا۔

۲۔ اہل اسلام کے درمیان چاہے اشخاص کو حفاظ حدیث کے نام سے یاد کیا جاتا ہے جن میں پہلا نام ابو عبد الرحمن نسائی علیہ الرحمۃ کا ہے مشہور محدث امام دارقطنی فرماتے ہیں۔

علم حدیث اور جرح و تعدیل کے لحاظ سے ابو عبد الرحمن نسائی رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانہ کے ہر شخص پر مقدم تھے۔

امام نسائی کے ہم عصر مشہور محدث ابو الحسین بن مظفر فرماتے ہیں۔

مصر میں ہمارے تمام مشائخ امام نسائی کے تقدم اور ان کی امامت کا اعتراف کرتے تھے۔ مشہور محدث اور ناقد حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ امام نسائی نقد رجال میں انتہائی محتاط معتمد اور اپنے تمام معاصرین پر مقدم تھے فن رجال میں ماہرین کی ایک جماعت نے امام نسائی کو امام مسلم بن حجاج پر بھی ترجیح دی ہے اور دارقطنی وغیرہ نے ان کو فن اسماء رجال اور دیگر علوم حدیث میں امام الآئمہ ابو بکر بن خزیمہ صاحب صحیح سے بھی افضل گردانا ہے۔

مشہور ماہر رجال علامہ ذہبی لکھتے ہیں۔

امام نسائی حدیث علل حدیث اور اسمائے رجال کے علوم میں مسلم ترمذی اور ابو داؤد سے بھی زیادہ ماہر ہیں اور اس میدان میں وہ ابو زرعه اور بخاری سے کسی طرح بھی پیچھے نہیں

اس کتاب کے مصنف کی نادر روزگار شخصیت اور ان کی علمی و جاحت کے مختصر تعارف کے بعد اب ان سطور کی وضاحت کی جاتی ہے جن میں اشارہ کیا گیا تھا کہ یہ کتاب انحصاراً عشق رسول اور محبت آل رسول کی وہ تفسیر ہے جس کی تسوید و تبلیغ نے مصنف کی ظاہری حیات چھین کر شہادت کا درجہ عطا کیا اور حیات جاودانی کا مالک بنا دیا۔

فقہ محدثین اور مصنف کے اپنے بیان کے مطابق یہ کتاب بعض ناگزیر حالات میں اُس وقت تصنیف کی گئی جب وہ اپنے مسکن مصر سے دمشق

تشریف لائے اور وہ ناگزیر اور ناگفتہ بہ حالات یہ تھے کہ اُس زمانہ میں بنو امیہ کی حکومتوں کے مسلسل زیر اثر رہنے کی وجہ سے اہالیانِ دمشق کی اکثریت ناصبیت کا شکار ہو چکی تھی اور لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام گھرانے والوں کو بالعموم اور جنابِ شیر خُدا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو بالخصوص کھلے بندوں نشانہ سب و شتم بناتے اور خاندانِ بنو امیہ کے جائز و ناجائز فضائل و مناقب بیان کرتے۔

ان شدید ترین حالات نے امام نسائی جیسے واقفِ حدیث و علومِ حدیث اور صاحبِ بصیرت شخص کو دہلا کے رکھ دیا۔ چنانچہ انہوں نے معیارِ حدیث کو سامنے رکھتے ہوئے اُن تمام احادیث و آثار کو ایک جگہ جمع کر دیا جو مولائے کائنات حیدرِ کَرار اور دیگر اہل بیتِ رسول علیہم الصلوٰۃ کے فضائل و مناقب کی صورت میں اُن کے علم میں تھے اور ان کی ثقاہت اُن کے علم کے مطابق مسلم تھی۔

چنانچہ امام نسائی کے ایک شاگرد محمد بن موسیٰ مامونی ان امور کی نشاندہی اس طرح کرتے ہیں کہ امام نسائی نے فرمایا !

دخلتُ دمشق والمُحرق عن علی بہا کثیر

فصنفت کتاب الخصائص رجوت ان یهدیہم اللہ

یعنی میں دمشق میں گیا تو وہاں لوگوں کی اکثریت کو دیکھا کہ وہ

تاجدارِ اہل اقی حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے مخرف ہو چکی تھی۔ چنانچہ میں نے اس امید پر کتاب الخصال تصنیف کی کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ امام عبداللہ یافعی اپنی تاریخ میں بیان کرتے ہیں کہ امام نسائی علیہ الرحمۃ نے امیر المومنین علی المرتضیٰ اور اہل بیت کرام علیہم التحیۃ والسلام کے فضائل و مناقب میں کتاب الخصال تصنیف فرمائی تو کسی نے کہا کہ آپ نے دیگر صحابہ کرام کے فضائل میں کیوں نہیں لکھا تو آپ نے فرمایا کہ اس تصنیف کا باعث یہ ہے کہ جب میں دمشق میں آیا تو وہاں کے لوگوں کو امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے مخرف پایا۔

میں نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ انہیں راہ ہدایت پر لے آئے اس لئے میں نے یہ کتاب الخصال تصنیف کی یافعی آوردہ کہ کتاب خصال امیر المومنین علی و اہل بیت علیہم التحیۃ والسلام تصنیف کرد تا او را گفت۔ چہ در فصل صحابہ دیگر نمی نویسی؟ گفت باعث من بر آں تصنیف آں بود کہ چوں در دمشق در آدم مردم آں ناحیہ را مخرف یافتم از امیر المومنین علی خواستم کہ خداوند تعالیٰ ایشان را براہ راست آورد بسبب آں کتاب مذکور را تالیف کردم محدثین کرام فرماتے ہیں کہ امام نسائی کی شہادت کا باعث بھی دمشق کے لوگوں کے سامنے اس کتاب کو پڑھ کر سنانا ہی بنا شاہ عبدالعزیز لکھتے ہیں

اُن کی موت کا واقعہ یہ ہے کہ جب آپ مناقبِ مرتضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الخصال کی تصنیف سے فارغ ہوئے تو انہوں نے چاہا کہ اس کتاب کو دمشق کی جامع مسجد میں پڑھ کر سنائیں تاکہ بنی اُمیہ کی سلطنت کے اثر سے عوام میں ناصبیت کی طرف جو رجحان پیدا ہو گیا تھا اُس کی اصلاح ہو جائے ابھی آپ اس کا تھوڑا سا حصہ ہی پڑھنے پائے تھے کہ ایک شخص نے پوچھا امیر المومنین معاویہ کے مناقب کے متعلق بھی آپ نے کچھ لکھا ہے؟ امام نسائی نے جواب دیا کہ معاویہ کے لئے یہی کافی ہے کہ برابر سرا بر چھوٹ جائیں اُن کے مناقب کہاں ہیں؟

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ کلمہ بھی کہا تھا کہ مجھے ان کے مناقب میں سوائے اس حدیث لا اشبع اللہ بطنہ کے اور کوئی صحیح حدیث نہیں ملی یعنی حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ معاویہ کے پیٹ کو نہ بھرے آپ کے یہ الفاظ سُنئے تو لوگ اُن پر ٹوٹ پڑے اور شیعہ شیعہ کہہ کر مارنا پینا شروع کر دیا اُن کے خصیتین میں چند شدید ضربیں ایسی پہنچیں کہ نیم جان ہو گئے تو خادم انہیں اٹھا کر گھر لے آئے پھر فرمایا کہ مجھے ابھی مکہ معظمہ پہنچا دو تا کہ میرا انتقال مکہ یا اُس کے راستے میں ہو۔ کہتے ہیں کہ آپ کی وفات مکہ معظمہ میں ہوئی اور وہاں صفا مروہ کے درمیان دفن کئے گئے۔

دیگر محدثین اور امام نسائی کے سوانح نگاروں نے بھی تقریباً یہی تمام واقعہ نقل کیا ہے مگر تذکرۃ المحدثین کے فاضل مصنف علامہ ذہبی کے حوالہ سے امام نسائی کے ساتھ پیش آنے والے واقعہ کی گفتگو اردو ترجمہ کی صورت میں اس طرح بیان کرتے ہیں۔

خصائص کی تصنیف کے بعد امام نسائی نے دمشق کی جامع مسجد میں لوگوں کے سامنے اس کو پڑھ کر سنایا، چونکہ یہ کتاب وہاں کے لوگوں کے نظریات کے خلاف تھی اس لئے اس کتاب کو سن کر وہ لوگ مشتعل ہو گئے مجمع سے کسی شخص نے کہا ہمیں آپ کوئی ایسی روایت سنائیں جس سے حضرت معاویہ کی حضرت علی پر برتری ظاہر ہو؟

آپ نے فرمایا کیا معاویہ کے لئے علی کا مساوی ہونا کافی نہیں ہے

جو تم برتری کا سوال کر رہے ہو؟!

حالانکہ امام ذہبی کی عربی عبارت یہ ہے۔

فسالہ ان یحد نهم بشی من فضل معاویة فقال

ما یکفی معاویة ان ان یذهب راس براسا ۲

خط کشیدہ عبارت اگر ذہبی کی اس عبارت کا ترجمہ ہے تو کارِ پغلاں

تمام خواہد بود۔ اگر مصنف کا سہو ہے تو ہولناک صورت حال ہے۔

۱۔ تذکرۃ المحدثین ص ۲۹۹ ۲۔ تذکرۃ الحفاظ للذہبی ص ۶۹۹

اور اگر دانستہ ایسا کیا گیا ہے تو ہم دوسروں کو کیا کہہ سکتے ہیں اور اس پر طرہ کہ نسائی شریف کے ایک سُنی ترجمہ نگار نے یہی عبارت من وعن نسائی شریف کے مقدمہ میں نقل فرما کر بجائے تذکرۃ الحمد ثین کے تذکرۃ الحفاظ کا حوالہ نقل کر دیا ہے کاش یہی بزرگ اصل کتاب دیکھ کر ترجمہ درست کر لیتے بہر کیف تحکم ہو یا تساہل یہ امر شیوہ اہل سنت نہیں تذکرۃ الحفاظ مترجم اردو میں اس عبارت کا ترجمہ یہ کیا گیا ہے۔

کسی نے اُن سے حضرت معاویہ اور ان کے فضائل کے متعلق سوال کیا تو بولے کیا معاویہ کے لئے اتنا کافی نہیں کہ برابر سر ابر نجات پا جائیں چہ جائیکہ اُن کی فضیلت بیان کی جائے ۱

شاہ عبدالعزیز اس کا ترجمہ فارسی زبان میں اس طرح کرتے ہیں۔
کہ معاویہ را ہمیں بس است کہ سر ابر نجات جابد او را مناقب کجا است
شاہ عبدالعزیز کی اس فارسی عبارت کا ترجمہ عبد السمیع دیوبندی اس طرح کرتے ہیں۔

معاویہ کے لئے یہی کافی ہے کہ برابر سر ابر چھوٹ جائیں اُن کے مناقب کہاں ہیں۔ اشعۃ اللمعات میں اس عبارت کا آغاز اما یکنی کی بجائے اما یرضیٰ سے ہوتا ہے تاہم اس کا ترجمہ علامہ محمد سعید نقشبندی نے اس طرح کیا ہے۔

۱ تذکرۃ الحفاظ اردو ج ۲ ص ۲۸۷

”معاویہ اس پر راضی نہیں کہ قیامت کے دن صرف نجات ہی حاصل کر لیں فضیلت کی بات تو بہت دور کی ہے“

بہر کیف اس سہو ترجمہ سے بات بہت دور نکل جانے کا امکان نہ ہوتا تو یہ حوالہ جات پیش کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

امام نسائی جیسے بزرگ اور علوم حدیث کے ماہر شخص سے یہ امر بعید ہے کہ وہ حضرت علی اور امیر معاویہ دونوں کا درجہ مساوی اور برابر بیان کرتے حضرت علی السابقون الاولون سے ہیں۔ بدری صحابی ہیں عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور اس کے علاوہ آپ کے بے شمار فضائل ایسے ہیں جن میں کوئی دوسرا شریک نہیں چہ جائیکہ ان کو امیر معاویہ کے برابر کا درجہ دیا جاتا یہ تصور قرآن و حدیث کی نصوص صریحہ و قطعیہ کی تکذیب و تردید کے مترادف ہے جن کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے حضور میں ہدیہ منقبت پیش کرتے ہوئے آپ کے ساتھ امیر معاویہ کا موازنہ اس طرح کرتے ہیں۔

کے رسد مولا بھیر تابناکت نجم شام
گو بنور صحبت اوہم صبح انور آمدہ

شہادت

امام نسائی کی وفات کے پس منظر کے پیش نظر یہ امر واضح کہ انہوں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت سے والہانہ محبت کا ثبوت محض اُن کی شان میں آنے والی روایات کو جمع کرنے سے ہی نہیں بلکہ ان کے حضور میں نذرانہ زندگی پیش کر کے دیا ہے یہی وجہ ہے کہ اُن کی موت شہادت کا اعزاز حاصل کرنے کے بعد حیاتِ سرمدی میں تبدیل ہو گئی حافظ ابن کثیر منقولہ بالا روایت نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں فتوفی بمکة مقتولا شهيداً

حضرت امام نسائی کی ولادت ۲۱۲ھ یا ۲۱۵ھ میں اور شہادت متفق علیہ ۳۰۳ھ میں مکہ معظمہ میں ہوئی اور وہیں پر اللہ تعالیٰ کے شعائرِ صفا مروہ کے درمیان مدفون ہوئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت امیر المومنین علی ابن

ابی طالب کی نماز کا بیان

پہلی حدیث!

راویان حدیث محمد بن المثنیٰ عبد الرحمن یعنی ابن

المہدی

شعیب سلمہ بن کہیل کہتے ہیں کہ میں نے حبة العرنی سے سنا ، وہ

کہتے تھے کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو فرماتے سنا کہ میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے والا پہلا شخص ہوں۔

دوسری حدیث!

راویانِ حدیث! محمد بن المثنیٰ عبد الرحمن شعبہ

عمر و بن مرة ابی عمرہ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے والے پہلے شخص ہیں۔

ناقلین کے الفاظ کے اختلاف کا بیان

پہلی حدیث!

راویانِ حدیث! محمد بن المثنیٰ محمد بن جعفر

غندر شعبہ عمرو بن مرة ابی حمزہ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اسلام لانے والے پہلے شخص حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہیں۔

دوسری حدیث!

راویانِ حدیث عبد اللہ بن سعید ابن ادريس ابی

حمزہ مولیٰ انصار

حضرت ابو حمزہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ

عنه کو فرماتے سنا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے والے پہلے شخص حضرت علی علیہ السلام ہیں اور ایک دوسرے مقام پر آپ نے اسلم علی رضی اللہ عنہ کے الفاظ استعمال کئے ہیں یعنی حضرت علی سب سے پہلے اسلام لائے۔

تیسری حدیث!

راویان حدیث! محمد بن عبید بن محمد کوفی

سعید بن خثیم اسد بن دواعہ ابی یحییٰ بن عقیف

اپنے دادا عقیف سے روایت کرتے ہیں کہ میں زمانہ جاہلیت میں ایک دفعہ اپنے گھر والوں کے لئے کپڑے اور عطر خریدنے کے لئے مکہ آیا پس میں عباس بن عبدالمطلب جو ایک تاجر آدمی تھے کہ پاس پہنچا میں ان کے پاس ایسی جگہ پر بیٹھا ہوا تھا جہاں سے مجھے کعبہ نظر آتا تھا آسمان میں سورج کے گرد ہالہ پڑا ہوا تھا پس وہ بلند ہوا اور چلا گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ اچانک ایک نوجوان آیا اور اس نے آسمان کی طرف دیکھا پھر کعبہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو گیا پھر تھوڑی دیر ہی ٹھہرا تھا کہ ایک لڑکا آیا اور اس منہ کر کے کھڑا ہو گیا پھر تھوڑی دیر بعد ایک عورت آئی اور ان دونوں کے پیچھے کھڑی ہو گئی نوجوان نے رکوع کیا تو اس لڑکے اور عورت نے بھی رکوع کیا نوجوان نے رکوع سے سر اٹھا تو لڑکے اور عورت نے بھی اپنا اپنا

سراٹھایا نو جوان نے سجدہ کیا تو لڑکے اور عورت نے بھی سجدہ کیا میں نے کہا
اے عباس بہت بڑا واقعہ ہوا ہے عباس نے کہا بہت بڑا واقعہ! کیا آپ
جانتے ہیں کہ یہ نو جوان کون ہے؟

میں نے جواب دیا نہیں، کہنے لگے یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن
عبداللہ ہے جو میرا بھتیجا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ لڑکا کون ہے؟
یہ علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہے جو میرا بھتیجا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ عورت کون ہے؟

یہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے جو اس نو جوان کی بیوی
ہے میرے اس بھتیجے نے مجھے بتایا ہے کہ اس کا رب زمین و آسمان کا رب ہے
اور جس دین پر وہ کار بند ہے اُس کے رب نے اُسے اس کا حکم دیا ہے اور
خدا کی قسم تمام رُوئے زمین پر ان تینوں کے سوا کوئی اس دین کا پیروکار
نہیں۔

چوتھی حدیث!

راویان حدیث احمد بن سلیمان الرہادی عبد اللہ بن

موسیٰ علا بن صالح منہال

حضرت عمرو بن عباد بن عبداللہ کہتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ

98115

الکریم نے فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہوں اور میں صدیق اکبر ہوں اور میرے بعد جھوٹا آدمی اس بات کو نہیں کہے گا میں لوگوں سے سات سال پہلے ایمان لایا ہوں۔

آپ کی عبادت کا بیان

پہلی حدیث!

راویان حدیث علی بن نذر کونی ابن فضل اصلح حضرت عبد اللہ ابن الہزیل حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میں اس امت کے کسی ایک فرد کو بھی نہیں جانتا جس نے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد میرے سوا اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ہو میں نے اس امت کے ہر فرد کی عبادت سے نو سال پہلے اللہ تبارک و تعالیٰ کی عبادت کی ہے۔

مقام علی نگاہ خدا میں

پہلی حدیث!

راویان : ہلال بن بشیر البصری ، محمد بن خالد ، موسیٰ ابن یعقوب مہاجر بن سما بن سلمة حضرت عائشہ بنت سعد کہتی ہیں میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے حجفہ کے روز رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے

سنا آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ہاتھ پکڑا اور خطبہ ارشاد فرمایا اور حمد و ثنا کے بعد فرمایا اے لوگو میں تمہارا ولی ہوں لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ درست فرما رہے ہیں پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور فرمایا یہ میرا ولی ہے اور میری طرف سے میرا قرض ادا کرے گا اور جو اس سے دوستی کرے گا میں اس کا دوست ہوں گا اور جو اس سے دشمنی رکھے گا میں اس کا دشمن ہوں گا۔

دوسری حدیث!

راویان! قتیلہ بن سعید بلخی ہشام بن عمار دمشقی

حاتم بکیر بن سمار بن عامر

حضرت سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ معاویہ نے حضرت سعد کو امیر بنایا اور کہا! کہ ”ابو تراب کو گالیاں دینے سے تجھے کون سی بات مانع ہے؟“ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیان فرمودہ تین ایسی باتیں یاد ہیں کہ میں انہیں ہرگز گالی نہیں دوں گا اور اگر ان میں سے ایک بات بھی مجھ میں پائی جائے تو وہ مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہو۔

میں نے حضرت علی کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

فرماتے سنا ہے آپ نے کسی غزوہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیچھے

چھوڑا تو حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑے جا رہے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ کو ہارون علیہما السلام تھے مگر میرے بعد نبوت کا سلسلہ نہیں۔

اور جنگ خیبر کے روز میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کل ہم اس شخص کو جھنڈا عطا کریں گے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس سے محبت رکھتے ہیں پس ہم گردنیں بلند کر کے جھنڈے کی طرف دیکھتے تھے آپ نے فرمایا علی ﴿کرم اللہ وجہہ الکریم﴾ کو میرے پاس بلاؤ آپ آئے تو آپ کی آنکھیں دکھ رہی تھیں آپ نے حضرت علی علیہ السلام کی آنکھوں میں لعاب دہن مبارک لگایا اور آپ کو جھنڈا عطا فرمایا۔

اور جب آیت کریمہ

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ

وَيُطَهِّرَ كُمْ تَطْهِيرًا

نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی بی بی فاطمہ حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام کو بلایا اور فرمایا اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔

تیسری حدیث!

راویان حرمی بن یونس بن محمد طرطوس ، ابو غسان ، عبد السلام موسیٰ الصغیر ، عبد الرحمن بن سابطہ .
حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ لوگ حضرت علی کے عیب بیان کرنے لگے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے تین خصائص بیان فرماتے ہوئے سنا ہے اگر ان میں سے کوئی ایک خصلت بھی مجھے میسر ہو تو وہ مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی۔

آپ فرماتے تھے علی مجھے ایسے ہیں جیسے موسیٰ علیہ السلام کو ہارون علیہ السلام مگر میرے بعد نبی نہیں۔

اور میں نے آپ کو یہ بھی فرماتے سنا کہ کل میں اُس شخص کو جھنڈا عطا کر دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اُس کا رسول سے محبت کرتے ہیں۔

اور میں نے آپ کو یہ بھی فرماتے سنا کہ جس کا میں مولیٰ ہوں علی بھی اُس کا مولیٰ ہے

چوتھی حدیث!

راویان ! زکریا بن یحییٰ سجستانی ، نصر بن علی

عبد اللہ بن داؤد، عبد الواحد بن ایمن، عن ابیہ

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں اُس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اُس کے ہاتھ پر فتح عطا کرے گا چنانچہ آپ اصحاب نظریں اٹھا اٹھا کر جھنڈے کی طرف دیکھنے لگے تو آپ نے وہ جھنڈا حضرت علی علیہ السلام کو عنایت فرما دیا۔

پانچویں حدیث!

راویان! زکریا بن یحییٰ حسن بن حماد، مسہر بن

عبد الملک عیسیٰ بن عمر سدی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک پرندہ تھا آپ نے فرمایا اے اللہ تجھے اپنی مخلوق میں سے جو شخص سب سے زیادہ محبوب ہے اُسے میرے پاس بھیج تا کہ وہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھائے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے انہیں واپس کر دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو آپ نے انہیں واپس کر دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو آپ نے انہیں بھی واپس کر دیا پھر حضرت علی آئے تو آپ نے انہیں اپنے پاس

آنے کی اجازت فرمادی۔

چھٹی حدیث!

راویان احمد بن سلیمان رھاوی عبد اللہ ، ابن ابی

لیلی ، حکم بن منہال

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ اپنے باپ ابی لیلیٰ سے روایت کرتے

ہیں کہ انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے کہا اور وہ اُس وقت ان

کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے کہ لوگ آپ کی کچھ باتوں کو تعجب کی نظر سے

دیکھتے ہیں آپ موسم سرما میں دو چادریں لئے باہر نکلتے ہیں اور موسم گرما میں

موٹے اور گھردرے کپڑے پہن کر باہر آتے ہیں تو آپ نے فرمایا کیا تو

جنگِ خیبر میں ہمارے ساتھ نہ تھا؟ انہوں نے کہا میں آپ کے ساتھ تھا آپ

نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کو خیبر کے فتح کرنے کیلئے جھنڈا دے کر بھیجا تو وہ بغیر فتح کئے واپس

آگئے پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جھنڈا دے کر بھیجا تو وہ بھی بغیر فتح

کئے واپس آگئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اب میں اس

شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ

اور اس کا رسول بھی اس سے محبت کرتے ہیں اور وہ فرار ہونے والا نہیں ہے

اور پھر آپ نے میری طرف پیغام بھیجا اور میں آشوبِ چشم میں مبتلا تھا۔

آپ نے میری آنکھوں میں لعابِ دہن ڈال کر بارگاہِ خداوندی میں دعا کی کہ اے اللہ علی کی گرمی اور سردی سے حفاظت کر۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے نہ کبھی گرمی کا احساس ہوا ہے اور نہ کبھی سردی محسوس ہوئی ہے۔

ساتویں حدیث!

راویان! محمد بن علی بن ہبہ الواقدی معاذ بن خالد

حسین بن واقد

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ بریدہ کو کہتے سنا کہ ہم جنگِ خیبر کے روز پہلو بہ پہلو چل رہے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جھنڈا لیا مگر آپ سے خیبر فتح نہ ہوا دوسرے دن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جھنڈا لیا، آپ بھی لوٹ آئے اور فتح حاصل نہ ہوئی اور لوگوں کو بھی تنگی اور سختی محسوس ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں کل اُس شخص کو اپنا جھنڈا دینے والا ہوں جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ وہ فتح حاصل کئے بغیر نہیں لوٹے گا ہم نے رات بہت خوشی سے گزاری کہ کل فتح حاصل ہونے والی ہے صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ فجر پڑھائی پھر آ کر کھڑے ہو گئے اور جھنڈا عطا کرنے کا ارادہ

فرمایا لوگ اپنی اپنی ٹولیوں میں تھے ہم میں سے جو آدمی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں اپنا کوئی مقام سمجھتا تھا وہ اس بات کا آرزو مند تھا کہ جھنڈا اُسے ملے مگر آپ نے حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کو بلایا تو اُن کو آشوب چشم کا عارضہ تھا آپ نے اُن کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈال کر ہاتھ پھیرا اور ان کو جھنڈا عنایت فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح عطا فرمائی وہ کہتے ہیں ہمیں یہ بات اُن لوگوں نے بتائی جو گردنیں لمبی کر کے جھنڈے کو دیکھ رہے تھے۔

آٹھویں حدیث !

راویان : محمد بن بنہار ابن دار بصری محمد بن

جعفر عوف بن میمون ابی عبد اللہ عبد السلام عبد اللہ بن

بریدہ

حضرت بریدہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ خیبر کے سن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل خیبر کے ایک قلعہ میں اترے اور آپ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جھنڈا عطا فرمایا کچھ لوگ حضرت عمر کے ساتھ گئے اور اہل خیبر کے ساتھ لڑے پس حضرت عمر اور ان کے ساتھی منتشر ہو کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لوٹ آئے تو حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نے فرمایا میں اب اُس شخص کو جھنڈا دوں گا

جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول بھی اس سے محبت کرتے ہیں جب دوسرا دن ہو تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اصرار کیا پس آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو بلایا اور وہ آشوبِ چشم میں مبتلا تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کی آنکھوں میں لعابِ دہن لگایا اور کچھ لوگ آپ کے ساتھ گئے۔ آپ کا اہل خیبر سے آنا سامنا ہوا تو کیا دیکھتے ہیں کہ مرحب یہ رجز یہ اشعار پڑھ رہا ہے۔

خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں ہتھیار بند ہوں اور ایک تجربہ کار بہادر ہوں جب شیر میری طرف آتے ہیں تو میں غضب ناک ہو کر کبھی نیزہ زنی اور کبھی شمشیر زنی کرتا ہوں۔

حضرت علی علیہ السلام سے اس کی دو چھڑ پیں ہوئیں آپ نے اس کی کھوپڑی پر تلوار ماری جو اس کے سر سے پار ہو گئی سب اہل لشکر نے آپ کی تلوار کی ضرب کی آواز کو سنا پس حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے لشکر کے آخری آدمی کو ابھی اونگھ بھی نہ آئی تھی کہ پہلے نے فتح کی نوید سن لی۔

نویں حدیث !

راویان . قتیبہ بن سعید یعقوب بن عبد الرحمن

الزہری

حضرت ابو حازم کہتے ہیں کہ مجھے حضرت تسہیل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے روز فرمایا یہ جھنڈا میں اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا محبت ہے اور اس کا رسول بھی اسے محبوب رکھتے ہیں جب صبح ہوئی تو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے ہر آدمی اس بات کا آرزو مند تھا کہ جھنڈا اُسے ملے۔

آپ نے فرمایا علی ابن ابی طالب کہاں ہیں؟

لوگوں نے کہا یا رسول اللہ علی آشوب چشم میں مبتلا ہیں

آپ نے فرمایا ! ان کی طرف پیغام بھیجو آپ آئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کی آنکھوں میں لعابِ دہن لگایا اور آپ کے لئے دعا فرمائی تو آپ تندرست ہو گئے گویا آپ کو کوئی تکلیف ہی نہ تھی پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو جھنڈا عطا فرمایا تو حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ان سے اس وقت تک جنگ کروں گا یہاں تک کہ وہ ہمارے جیسے ہو جائیں یعنی اسلام قبول کر لیں۔

اس کے جواب میں حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آرام اور وقار سے جائیے یہاں تک کہ آپ ان کے صحن میں اتر جائیں پھر انہیں دعوت اسلام دیں اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے جو فرائض ان پر عائد ہوتے ہیں وہ انہیں بتائیں اور خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعے ایک

آدمی کو بھی ہدایت دیدے تو وہ آپ کے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

حضرت ابو ہریرہ کی حدیث کے

الفاظ میں ناقلین کا اختلاف

پہلی حدیث!

راویان : ابو الحسین ، احمد بن سلیمان الرہاوی

یعلیٰ بن عبید، یزید بن کیسان ، ابی حازم،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آج میں اس شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ تعالیٰ

اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بھی اس سے

محبت کرتے ہیں تو لوگ گردنیں اٹھا اٹھا کر دیکھنے لگے کہ وہ کون شخص ہے

آپ نے فرمایا علی ابن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا ان کو

آشوب چشم ہے۔

راوی کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی نے اپنے دونوں ہاتھوں پر لعاب

دہن لگایا اور انہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی دونوں آنکھوں پر پھیر دیا

اور انہیں جھنڈا عطا فرما دیا پس اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائی۔

دوسری حدیث!

راویان . قتیبہ بن سعید ، یعقوب ، سہل ، ابوسہل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ خیبر کے روز فرمایا میں اس شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس فتح عطا فرمائے گا۔

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے کہا کہ میں نے اس دن کے سوا کبھی امارت کو پسند نہیں کیا پس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو بلایا اور فرمایا! جب تک اللہ تعالیٰ آپ کو فتح عطا نہ کرے کسی طرف توجہ نہ کرو۔

حضرت علی چل پڑے پھر کھڑے ہو گئے اور بلند آواز سے دریافت کرنے لگے یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کس چیز پر ان سے جنگ کروں۔ فرمایا ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیدیں۔ جب وہ ایسا کہہ دیں تو ان کے اموال اور خون آپ سے محفوظ ہو جائیں سوائے اس کے ان کا حاصل کرنا برحق ہو اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔

تیسری حدیث!

روایان : اسحاق بن ابراہیم راہو یہ جریر .

جناب سہل اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے کہا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے وہ خیر کو فتح کرے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس دن کے سوا کبھی امارت کو پسند نہیں کیا وہ فرماتے ہیں میں نے نظر اٹھا کر جھنڈے کو دیکھا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو بلایا اور انہیں بھیجا پھر فرمایا جاؤ اور لڑو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ کو فتح دے اور کسی طرف متوجہ دے اور کسی طرف متوجہ نہ ہونہ۔

وہ فرماتے ہیں کہ جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا حضرت علی علیہ السلام چلے پھر کھڑے ہو گئے مگر کسی طرف متوجہ نہ ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم کس بات پر لوگوں سے جنگ کریں فرمایا ان سے جنگ کریں فرمایا ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دے دیں جب وہ ایسا کر دیں تو ان کے اموال اور خون آپ سے محفوظ ہو جائیں گے سوائے اس کے کہ ان کا حاصل کرنا برحق ہو اور ان کے حساب کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ پر ہے۔

چوتھی حدیث!

راویان : محمد بن عبد اللہ بن مبارک مخزومی ابو

ہاشم مخزومی . وہب سہیل بن ابی صالح ابی صالح

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ خیبر کے روز فرمایا کہ میں اُس شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُسے فتح عطا فرمائے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے اس دن سے پہلے کبھی امارت کو پسند نہیں کیا پس حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو جھنڈا دے دیا

حضرت عمر کہتے ہیں!

کہ آپ نے حضرت علی سے فرمایا کسی طرف متوجہ نہ ہونا آپ نے تھوڑی دُور جا کر کہا یا رسول اللہ ہم کس بات پر جنگ کریں؟

فرمایا! اس بات پر کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دے دیں جب وہ ایسا کر دیں تو وہ اپنے خون اور اموال کو محفوظ کر لیں گے سوائے اس کے کہ ان کا حاصل کرنا برحق ہو اور ان کے حساب کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ پر ہے۔

اس بارے میں حضرت عمران بن

حصین کی حدیث

راویان حدیث! عباس بن عبدالحطیم عدی بصری

عمر بن عبد الوہاب، معتمر بن سلیمان، منصور، ربیع

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس شخص کو جھنڈا عطا کروں

گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے یا فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کا

رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔

پس آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو بلایا اور آپ آشوب

چشم میں مبتلا تھے پس اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائی۔

اس بارے میں حضرت حسن بن علی

علیہ السلام کی حدیث

جبریل دائیں اور میکائیل آپ کے بائیں

اسحاق بن ابراہیم بن راہویہ نفر بن شمیل یونس بن

ابی اسحق ہبیرہ بن ہدیم

جب سیدنا امام حسن علیہ السلام کے والد معظم شہید ہو گئے تو آپ

سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے آپ نے لوگوں کو جمع کر کے ارشاد فرمایا گذشتہ

روز تم لوگوں نے اس شخص کو شہید کیا ہے جس سے پہلے لوگ سبقت لے جاسکتے ہیں اور نہ بعد میں آنے والے اس کے مقام کو پاسکیں گے۔

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کے لئے فرمایا ہے کہ کل میں اُس شخص کو جھنڈا عطا کرونگا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بھی اُس سے محبت کرتے ہیں اور جبریل اس کے دائیں اور میکائیل اس کے بائیں لڑتے ہیں پھر اس کا جھنڈا واپس نہیں آئے گا حتیٰ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اُسے فتح یاب فرمادے اُس نے سوائے نوسو کے کوئی درہم و دینار نہیں چھوڑا اور وہ بھی اس کے عیال نے عطیے سے لئے تھے آپ کا ارادہ تھا کہ آپ ان سے اپنے گھر والوں کے لئے ایک خادم خریدیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ علی کو کبھی

رسوا نہین کریگا

ایک روایت کئی حدیثیں

راویان . میمون بن المثنیٰ ابو الوضاح یعنی ابو عوانہ

ابو بلج بن ابی سلیم.

حضرت عمرو بن میمونہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ ابن

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا جب کہ وہاں نوگروہ

آئے اور کہنے لگے کہ اے ابن عباس کیا آپ ہمارے ساتھ کھڑے ہونا پسند فرمائیں گے یا علیحدہ ہونا؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا بلکہ میں تمہارے ساتھ کھڑا ہوں گا اور اس وقت آپ تندرست تھے اور یہ واقعہ آپ کی بینائی ضائع ہونے سے پہلے کا ہے چنانچہ آپ نے ان لوگوں کو فرمایا کہ بات شروع کرو تو انہوں نے بات کی جسے ہم نہیں جانتے کہ کیا بات کی۔

پھر ایک شخص آیا اور کپڑے جھاڑتے ہوئے افسوس افسوس کرنے لگا اور وہ لوگ ایسے شخص کے متعلق جھگڑا کرنے لگے جس کیلئے عشر تھا، اور اُس شخص کے متعلق جھگڑنے لگے جس کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔

﴿1﴾ کہ میں ایسے شخص کو بھیجوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کا محبوب ہے اور اللہ عزَّ وَّجَلُّ اُسے کبھی رسوا نہیں کرے گا۔

اس فرمان کے بعد لوگ نظریں اٹھا اٹھا کر دیکھنے لگے تو آپ نے فرمایا جس نے دیکھا تھا دیکھا پھر فرمایا! کہ علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کہاں ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا کہ وہ آٹا پیس رہے ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ کام کوئی دوسرا نہیں کر سکتا؟

پھر حضرت علی علیہ السلام تشریف لائے اور آپ کی آنکھیں دکھ رہی تھیں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں اپنا

لعابِ دہن مبارک لگایا اور جھنڈے کو تین بار لہرا کر حضرت علی علیہ السلام کو عطا فرما دیا پس حضرت علی علیہ السلام صفیہ بنتِ حنی کو لائے۔

دوسری روایت

سورة توبہ علی عليه السلام لے کر جائیں

﴿۲﴾ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سورة توبہ دے کر بھیجا اور ان کے پیچھے حضرت علیؓ کو روانہ فرمایا تو حضرت علی نے ان سے سورة توبہ لے لی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے صرف وہی شخص بے جا سکتا ہے جو مجھے سے ہے اور میں اس سے ہوں۔

تیسری روایت

دنیا و آخرت میں محبت کرنے والا

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے چچا کے بیٹے حضرت علی علیہ السلام کے لئے یہ بھی فرمان ہے کہ !

جب آپ نے لوگوں سے پوچھا کہ تم میں کون ہے جو مجھ سے دنیا و

آخرت میں محبت کرتا ہے؟

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے

انہوں نے عرض کیا! میں آپ سے دنیا و آخرت میں محبت کرتا ہوں۔

چوتھی روایت

علیؑ سب سے پہلے ایمان لائے

کہا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد سب سے پہلے اسلام لائے۔

پانچویں روایت

اہل بیت کو رجس سے پاک کر دیا

کہا ! اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی و فاطمہ اور حسن و حسین علیہم السلام کو کپڑے میں ڈھانپ کر فرمایا کہ بیشک اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے اہل بیت تم سے ہر برائی کو دور رکھے اور تمہیں خوب خوب پاکیزہ فرمادے۔

چھٹی روایت

حضرت علی نے اپنی جان کو بیچ دیا

کہا ! اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اپنی جان کو بیچ دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چادر مبارک اوڑھ لی اور آپ کے مکان پر سو گئے اور مشرکین مکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پتھر برساتے تھے پس

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت علی علیہ السلام سوئے ہوئے تھے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خیال کیا کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام فرما ہیں تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیر میمونہ کی طرف تشریف لے گئے ہیں آپ انہیں وہاں مل لیں چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ چلے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غار میں داخل ہو گئے۔

کہا! کہ حضرت علی علیہ السلام پر کفار نے اسی طرح پتھر برسائے شروع کر دئے جس طرح کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر برساتے تھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم پیچ و پٹاب کھانے لگے۔

کہا! کہ آپ نے سر پر کپڑا پیٹھا ہوا تھا اور باہر نہ نکلے حتیٰ کہ صبح ہو گئی تو آپ نے سر سے کپڑا اتار دیا کفار نے حضرت علی علیہ السلام کو دیکھا تو کہا کہ تو کمینہ ہے ﴿معاذ اللہ﴾ ہم تمہارے ساتھی کو پتھر مارتے تھے تو وہ خاموش رہتے تھے اور تم چلاتے ہو اور یہ بات ہمیں عجیب معلوم ہوئی ہے۔

ساتویں روایت

علی تم میرے خلیفہ ہو

کہا! کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ تبوک کے لئے لوگوں کے ساتھ نکلے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے عرض کی کیا میں بھی

آپ کے ساتھ چلوں گا؟

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہیں یہ سنا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم رونے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کو ہارون علیہ السلام؟

تجھے نبوت نہیں پہنچے گی البتہ تم میرے خلیفہ ہو۔

آٹھویں حدیث

تمام مومنوں کے ولی

کہا ! اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے فرمایا کہ تم میرے بعد تمام مومنوں کے ولی ہو۔

نویں حدیث

سوائے علی کے تمام دروازے بند

کہا اور سوائے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے دروازہ کے مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کر دیئے گئے۔

دسویں حدیث

علی مسجد میں آسکتے ہیں

کہا پس فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام جنبی حالت میں بھی مسجد میں تشریف لے آتے اور آپ کے گھر کے لئے سوائے مسجد کے اور کوئی راستہ نہ تھا۔

گیا رہویں حدیث

جس کا میں مولا ہوں اُس کا

علی مولا ہے

﴿﴾ کہا کہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کا میں

مولی ہوں اُس کا علی مولی ہے

بارہویں حدیث

اللہ راضی ہے

کہا کہ! قرآن مجید میں اللہ عزَّ وَّجَلَّ نے خبر دی ہے کہ بے شک ہم

”اصحاب الشجرہ“ بیت الرضوان میں حصہ لینے والوں سے راضی ہوئے پس

ہمیں معلوم ہے جو اُن کے دلوں میں ہے کیا اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمیں بتایا

ہے کہ اس فرمان کے بعد وہ اُن پر ناراض ہوا؟

اور جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل مکہ کے لئے جاسوسی کرنے والے بدری صحابی کی گردن مارنے کی اجازت طلب کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تو یہ کام کرنے والا ہے اور کیا تو نہیں جانتا کہ مجھے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اہل بدر کے لئے اطلاع فرمادی ہے کہ پس تم جو چاہو کرو۔

علی علیہ السلام کے لئے بخشش ہے

پہلی حدیث!

راویان! ہارون بن عبد اللہ جمال بغدادی محمد بن

عبد اللہ زبیر الاسدی علی بن صالح، ابی اسحاق عمر دین

مرۃ

حضرت عبد اللہ بن سلمہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت

کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لئے ارشاد فرمایا

یا علی علیہ السلام میں تجھے وہ کلمات نہ سکھاؤں کہ تو جب بھی انہیں کہے تو

تیرے لئے بخشش ہو حالانکہ تم بخشے ہوئے ہو۔

پھر آپ نے یہ وظیفہ بتایا۔

لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم . لا الہ الا اللہ العلی

العظیم . الحمد لله رب العالمین

دوسری حدیث!

غم دور کرنے والے کلمات

راویان، احمد بن عثمان حکیم کوفی ، خالد ، علی

بن صالح ابی اسحق ہمدانی عمر و بن مرة

حضرت عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کے لئے فرمایا یا علی! کیا میں تمہیں غم دور کرنے والے کلمات ابساط کی تعلیم نہ دوں پھر فرمایا

”لا اِلهَ اِلا اللہُ اعلیٰ العظیم سبحان رب السموات السبع و رب العرش العظیم الحمد لله رب العالمین“

”تیسری حدیث“

راویان! صفوان بن عمر الحمصی احمد بن خالد

اسرائیل ابی اسحق

عبدالرحمن بن ابی یعلیٰ کہتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ غم دور کرنے والے کلمات اور اس کے مثل ہی محمد بن عثمان بن حکیم ابو غسان، اسرائیل، ابی اسحق، عبدالرحمن بن یعلیٰ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث مروی ہے۔

”چوتھی حدیث“

علی کے لئے بخشش کے کلمات

راویان! علی بن محمد بن علی المصیصی، خلف

بن تمیم ، ابو اسحق عبد الرحمن بن ابی یعلیٰ
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ یا علی! کیا میں تمہیں ایسے کلمات کی تعلیم نہ دوں کہ
 توجہ بھی انہیں ادا کرے تو تیرے لئے بخشش ہو حالانکہ تو بخشا ہوا ہے اور وہ
 کلمات یہ ہیں۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ
 الْكَرِيمُ سُبْحَانَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ
 رَبِّ الْعَالَمِينَ

”پانچویں حدیث“

راویان حسین بن حارث، فضل بن موسیٰ حسین بن

واقدا ابی اسحق، حرث

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا کیا میں تجھے ایسی دعا کی تعلیم نہ دوں کہ تو
 جب بھی یہ دعائیں مانگے تو تیرے لئے مغفرت ہو حالانکہ تو پہلے ہی بخشا ہوا ہے
 ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں تو آپ نے فرمایا۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ
 الْكَرِيمُ سُبْحَانَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ
 رَبِّ الْعَالَمِينَ

ابو اسحق کہتے ہیں کہ حرث سے صرف چار حدیثیں سُنی گئی ہیں اور یہ حدیث اُن میں سے نہیں اور میں نے اسے حسین بن واقد اسرائیل علی بن صالح اور حرث الاعور کی مخالفت میں بیان کیا ہے اور یہ عاصم بن ضمرہ کی روایت میں نہیں ہے حالانکہ وہ اس سے زیادہ صالح ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ

اللہ تعالیٰ نے علیؑ کے دل کا

امتحان لے لیا ہے

الحدیث! راویان! ابو جعفر محمد بن عبد اللہ بن

مبارک مخزومی اسود بن عامر شریک، منصور، ربیع،

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں قریش کے کچھ لوگ آئے اور کہا کہ یا محمد صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم ہم آپ کے ہمسائے اور حلیف ہیں ہمارے کچھ غلام آپ کے

پاس آئے ہیں اور انہیں دین اور فقہ سے کچھ رغبت نہیں بلکہ وہ ہمارے

نقصان اور ہمارے مالوں کی وجہ سے فرار ہو چکے ہیں آپ کے پاس آگئے ہیں تو وہ

ہمیں لوٹا دیجئے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ

عنه سے پوچھا کہ ان کے متعلق تم کیا کہتے ہو؟ جناب ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ

عنه نے عرض کیا کہ انہوں نے سچ کہا ہے کہ یہ آپ کے ہمسائے اور حلیف ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سنا تو آپ کے چہرے پر غضب کے آثار نمایاں ہو گئے پھر آپ نے حضرت عمر سے یہی سوال کیا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ یہ سچے ہیں اور آپ کے ہمسائے اور حلیف ہیں۔

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے پر جلال برسنے لگا اور آپ نے فرمایا اے گروہ قریش خدا کی قسم میں تم میں سے تمہارے پاس ایسے آدمی کو بھیجوں گا جس کے دل کا اللہ تبارک و تعالیٰ نے امتحان لے رکھا ہے اور وہ دین کے بارے میں تمہارے ساتھ جنگ کرے گا یا تم میں سے بعض کو مارے گا۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا ! یا رسول اللہ کیا وہ میں ہوں؟ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا ! یا رسول اللہ کیا وہ میں ہوں؟ تو آپ نے فرمایا نہیں بلکہ یہ وہ شخص ہے جو جوتے مرمت کر رہا ہے اور اس وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم جوتے مرمت کر رہے تھے۔

فرمان مصطفیٰ درشان مرتضیٰ خدا تیرے دل کی راہنمائی کرے گا

راویان! ابو جعفر عمرو بن البصری عمرو بن مرة

ابو البحتری

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ
ولیہ وآلہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا اور میں اُس وقت جوان تھا چنانچہ میں
نے آپ کی خدمت میں عرض کیا،

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ مجھے ایک قوم کی طرف فیصلے
کرنے کیلئے بھیج رہے ہیں اور میں نا تجرب کار جوان ہوں

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تبارک
وتعالیٰ تمہارے دل کی راہنمائی کرے گا اور تمہاری زبان کو ثقاہت عطا
فرمائے گا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ مجھے دو آدمیوں کے
درمیان فیصلہ کرتے وقت کبھی شک نہیں گزرا۔

اس حدیث کے ناقلین کے اختلاف کا بیان پہلی روایت

اللہ تمہاری زبان کو ثابت رکھے گا

راویان! علی ابن حسین المروزی، عیسیٰ بن

الاعمش، عمرو بن مرة، ابی البحتری

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا تو میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا

کہ آپ مجھے ایک قوم کی طرف بھیج رہے ہیں جو مجھ سے زیادہ تجربہ کار ہے

اور میں جوان ہوں تو میں ان کے درمیان کیسے فیصلہ کروں گا۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ

کے دل کی راہنمائی فرمائے گا اور تمہاری زبان کو ثابت رکھے گا۔

ابی البحتری کہتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے مجھے فرمایا

کہ اس کے بعد فیصلہ کرتے وقت مجھے کبھی شک نہیں گزرا۔

”دوسری روایت“

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

راویان محمد بن المثنیٰ ابو معاویہ اعمش عمرو بن

مرة، ابی البحتری

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل یمن کی طرف بھیجا اور ارشاد فرمایا میں اُن کے درمیان فیصلہ کروں میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں فیصلہ کرنا نہیں جانتا تو آپ نے میرے سینے پر تھپکی دے کر ارشاد فرمایا یا اللہ اس کے دل کی راہنمائی فرما اور اس کی زبان کو راستی پر رکھ۔

چنانچہ اس کے بعد دو آدمیوں کے درمیان جب کہ وہ میری مجلس میں ہوں فیصلہ کرتے وقت مجھے کبھی شک نہیں گزرا

امام ابو عبد الرحمن نسائی فرماتے ہیں یہ حدیث اُس نے عمرو بن مرة سے ابی البختری کے حوالہ سے سنی اور کہا کہ مجھے وہ خبر دی ہے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے سنی ابو عبد الرحمن نے کہا کہ ابو البختری نے حضرت علی علیہ السلام سے کوئی چیز نہیں سنی۔

”تیسری روایت“

اللہ تمہارے دل کی رہنمائی

فرمائے گا

راویان! احمد بن سلیمان الرھاوی، یحییٰ، بن آدم

شریک سماک بن حرب جیش بن معتمر

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا اور میں نوجوان تھا۔

چنانچہ میں نے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں جوان ہوں اور آپ مجھے ایک تجربہ کار قوم کی طرف بھیج رہے ہیں کہ ان کے درمیان فیصلہ کروں اور میں فیصلہ کرنے سے ناواقف ہوں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ تمہارے دل کی راہنمائی فرمائے گا اور تمہاری زبان کو ثقاہت عطا فرمائے گا۔

نیز فرمایا یا علی ﴿علیہ السلام﴾ جب تک تم پہلے شخص کی طرح دوسرے شخص کی بھی بات نہ سُن لو ان کے درمیان فیصلہ نہ کرنا جب تم دونوں کی بات سُن لو تو فیصلہ تم پر ظاہر ہو جائے گا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ اس کے بعد فیصلہ کرنے میں مجھے کبھی بھی مشکل درپیش نہیں آئی۔

اس حدیث میں ابی اسحاق کے اختلاف کا بیان
”پہلی روایت“

حضرت علی علیہ السلام کا سوال

راویان ! احمد بن سلیمان، یحییٰ بن آدم، اسرائیل

بن اسحاق حارثہ بن مضرب

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا تو میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا آپ مجھے اُس قوم کے درمیان فیصلہ کرنے کیلئے بھیج رہے ہیں جو مجھ سے زیادہ تجربہ کار ہے؟

”دوسری روایت“

اللہ رہنمائی فرمائے گا

راویان ! ابو عبد الرحمن ذکریا بن یحییٰ محمد بن

الاعلام معاویہ بن ہشام شیبان ، ابی اسحاق عمرو بن حبشی

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم آپ مجھے عمر رسیدہ اور تجربہ کار لوگوں میں بھیج رہے ہیں اور میں

ڈرتا ہوں کہ میرا کوئی فیصلہ نا درست نہ ہو تو آپ نے فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ

تمہاری زبان ثابت رکھے گا اور تمہارے دل کی راہنمائی فرمائے گا۔

سوائے علیؑ کے مسجد میں کھلنے والے سب کے دروازے بند کر دیئے جائیں

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ

پہلی حدیث! راویان محمد بن بشار بن بند

البصری محمد بن جعفر، عوف، میمون ابی عبد اللہ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے گھروں کے
دروازے مسجد میں کھلتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

کہ سوائے حضرت علی کے دروازہ کے تمام دروازے بند کر دئے جائیں۔

اس پر لوگوں نے چہ میگوئیاں کیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے کھڑے ہو کر اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ میں

نے تمہیں حکم دیا ہے کہ سوائے حضرت علی کے دروازہ کے ان دروازوں کو بند

کردو اور تم میں سے کسی نے اس پر کچھ کہا ہے۔

خدا کی قسم میں نہ دروازے کھولتا ہوں اور نہ بند کرتا مگر اس کی اتباع

کرتا ہوں جو حکم مجھے دیا جاتا ہے۔ میں نے نہ اُسے داخل کیا اور نہ تمہیں نکالا

بلکہ اللہ نے اُسے داخل کیا اور تمہیں نکالا ہے

”دوسری حدیث“

فرمان مصطفیٰ در شان مُرتضیٰ

راویان ، علی بن محمد بن سلیمان ابن عتیبہ

عمر و ابن دینار ، ابی جعفر محمد بن علی

حضرت ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد

گرامی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بغیر ان کا نام لئے

روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں اور کچھ دوسرے لوگ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت علی کرم اللہ

وجہہ الکریم تشریف لائے جب آپ آئے تو لوگ چلے گئے اور باہر آ کر ایک

دوسرے کو ملامت کرنے لگے کہ خدا کی قسم علی کی آمد پر ہمیں نکالا نہیں گیا

چنانچہ وہ لوگ لوٹ کر اندر آ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

فرمایا،

”خدا کی قسم! نہ میں نے علی کو داخل کیا ہے اور نہ ہی تمہیں نکالا ہے

بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُسے داخل کیا ہے اور تمہیں نکالا ہے۔

ابو عبد الرحمن نسائی مولف فرماتے ہیں کہ یہ حدیث زیادہ درست

تیسری حدیث!

راویان احمد بن یحییٰ کوفی، علی ابن قادم اسرائیل

عبداللہ بن شریک

حرف بن مالک سے روایت ہے کہ میں مکہ معظمہ زاد اللہ شرفہا میں آیا اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی اور آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی منقبت سنی ہے تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مسجد میں تھے اور ہمیں دروازے بند کرنے کے لئے کہا گیا اور کہا کہ سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل اور حضرت علی کی آل کے سب لوگ مسجد میں سے نکل جاؤ یعنی اپنے دروازے مسجد کے باہر بناؤ پس ہم لوگ باہر آگئے اور جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا نے آپ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے اپنے ساتھیوں اور بچوں کو مسجد سے باہر نکال دیا اور اس لڑکے کو یہاں رہنے دیا ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہ تو میں نے

تمہارے اخراج کا حکم دیا ہے اور اس لڑکے کو یہاں رہنے کا فرمان کیا ہے

بیشک اس کا حکم اللہ نے دیا ہے۔

چوتھی حدیث!

نہ میں نے کھولا نہ بند کیا

راویان قطر عبدہ اللہ بن شریک عبد اللہ بن ارقم

سعد ان

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا آپ نے ہمارے دروازے بند کر دیئے ہیں مگر علی کا دروازہ بند نہیں کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ میں نے اُسے کھولا ہے اور نہ میں نے اُسے بند کیا ہے۔

پانچویں حدیث!

سب دروازے بند کر دئیے جائیں

راویان: زکریا بن یحییٰ سجستانی عبد اللہ بن عمر

محمد بن وہب بن ابی کریمہ الحرانی، مسکین، شعبہ، ابی

ملیح، عمرو بن میمون،

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ مسجد میں کھلنے والے دروازے بند کر دیئے

جائیں سوائے حضرت علی علیہ السلام کے دروازہ کے۔

”چھٹی حدیث“

علیٰ جنبی حالت میں بھی مسجد میں آسکتے ہیں

راویان: محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن معاذ، ابو وضاح،

یحییٰ، عمرو بن میمون،

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

سوائے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے دروازہ کے مسجد میں کھلنے والے

تمام دروازے بند کر دیئے گئے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم جنبی حالت میں بھی مسجد میں تشریف

لے آتے اور آپ کے گھر کو سوائے مسجد کے کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا۔

علیٰ کا مقام دربارِ رسول میں

پہلی حدیث!

تم مجھے ایسے ہو جیسے

موسیٰ کو ہارون

روایان : بشیر بن ہلال البصری ، جعفر ابن سلیمان ،

حرب بن شداد ، و ساد ، سعید بن المسیب ،

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ تبوک کیلئے تشریف لے گئے تو

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو مدنیہ منورہ میں خلیفہ بنا کر پیچھے چھوڑ گئے۔

لوگوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی علیہ السلام

سے اکتا گئے ہیں اور ان کی صحبت کو ناپسند کرتے ہیں اس لئے پیچھے چھوڑ گئے

ہیں پس حضرت علی علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے پیچھے

ہولے حتیٰ کہ راستے میں ملاقات ہو گئی تو آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے مجھے اپنے ساتھ رکھنا پسند نہیں فرمایا۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا علی ہم نے تمہیں اپنے اہل و عیال کی نگرانی کے لئے پیچھے چھوڑا ہے کیا تم خوش نہیں ہو کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ کو ہارون سوائے اس کے کہ میرے بعد نبوت نہیں ہے۔

دوسری حدیث!

راویان: انقدیم بن زکریا بن دینار کوفی، ابو نعیم،

عبد السلام یحییٰ بن سعید، سعید بن المسیب،

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے لئے

فرمایا کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ کو ہارون

تیسری حدیث!

راویان: زکریا بن یحییٰ، ابو مصعب ما الدراوردی

ہشام، سعید بن مسیب،

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک کیلئے نکلے تو حضرت علی علیہ السلام

نے آپ کے پیچھے پیچھے آ کر شکایت کی

کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ مجھے عورتوں میں چھوڑ
 ے جا رہے ہیں۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا!
 یا علی تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ کو ہارون
 سوائے نبوت کے

اس حدیث میں محمد بن المنکدر کا اختلاف

پہلی روایت

راویان : اسحاق بن موسیٰ بن عبد اللہ بن یزید
 انصاری ، داؤد بن کثیر الرقی محمد بن المنکدر ، سعید بن
 مسیب

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یا علی تم مجھے بمنزلہ ہارون کے ہو جیسے وہ موسیٰ کو
 تھے سوائے اس کے کہ میرے بعد نبی نہیں۔

دوم

راویان : صفوان بن محمد ابن عمر و احمد
 بن خالد ، عبد العزیز بن ابی سلمہ ، الماجشون ، محمد بن

المنکدر،

حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ خبر دی مجھ کو ابراہیم بن سعد نے اس نے اپنے باپ سعد کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے فرمایا کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم مجھے بمنزلہ موسیٰ سے ہارون کے ہو مگر سوائے اس کے کہ میرے بعد نبوت نہیں جناب سعید فرماتے ہیں!

کہ میں اس پر مطمئن نہیں ہوا بلکہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے پوچھا کہ کیا آپ نے اپنے بیٹے سے کوئی حدیث بیان کی ہے اور وہ کون سی حدیث ہے؟ جناب سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر خبر دی کہ اے ابن اخی فلاں نے جو بات کی ہے وہ کیا ہے؟

میں نے عرض کیا کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ لاکریم کے لئے ایسا اور ایسا کہا ہے؟

فرمایا! ہاں اور پھر کانوں کی طرف اشارا کر کے فرمایا کہ میں نے اس حدیث کو ان کانوں سے سنا ہے۔

یوسف بن ماجشون نے رایوں کے اس طریقہ کی مخالفت کی ہے اور محمد بن المنکدر سے سعید بن عامر بن سعد، علی بن زید بن جدمان کی روایت

کی اتباع کی ہے۔

دوسری روایت !

اس روایت کے راوی ہیں۔

زکریا بن یحییٰ ابن شوارب حماد بن زید علی بن زید سعید بن مسیب ، عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے لئے فرمایا کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ کو ہارون سوائے اس کے کہ میرے بعد نبی نہیں۔

جناب سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ میں نے چاہا کہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بالمشافہ اس حدیث کے متعلق گفتگو کروں چنانچہ میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ کیا آپ سے یہ حدیث آپ کے بیٹے عامر نے سنی ہے؟

تو آپ نے کانوں میں انگلیاں ڈال کر فرمایا کہ اگر یہ بات نہ ہو تو یہ کان بہرے ہو جائیں بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا ہے۔

تیسری روایت !

راویان :۔ محمد بن وہب حرانی ، سکن بن سکن ،

شعبہ ، علی بن زید سعید بن مسیب .

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو فرمایا اے علی کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کو ہارون علیہ السلام حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ایک مرتبہ تو اسی وقت فرمایا کہ میں خوش ہوں اور دوسری مرتبہ میرے پوچھنے پر فرمایا کہ ہاں ہاں میں خوش ہوں۔

ابو عبد الرحمن نسائی فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا اس روایت کے اس طریق پر ابن ماجہون کی کسی نے پیروی کی ہو جو محمد بن المنکدر کے طریقہ پر سعید بن مسیب سے بیان کی گئی ہے حالانکہ ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث اپنے باپ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنی ہے۔

چوتھی روایت !

راویان :۔ محمد بن بشار بصری ، محمد ابن جعفر

غندر ، شعبہ بن ابراہیم ، ابراہیم بن سعد

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے لئے فرمایا کہ تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کو ہارون علیہ السلام؟

پانچویں روایت !

راویان : . عبد اللہ بن سعد بغدادی ، ابی ، ابن اسحاق محمد بن طلحہ بن زید بن مکانہ ، ابرہیم بن سعد بن ابی وقاص .

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی علیہ السلام کے لئے یہ فرماتے ہوئے اس وقت سنا جب آپ اپنے اہل و عیال کی نگرانی کے لئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو چھوڑ کر غزوہ تبوک کے لئے تشریف لے گئے تھے کہ یا علی کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ کو ہارون ؟

ابو عبد الرحمن امام نسائی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو سعید بن مسیب کے علاوہ عامر بن سعید نے بھی اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے۔

چھٹی روایت!

راویان: محمد بن بشار، محمد بن شعبہ، حکم،

مصعب بن سعد،

فرمایا کہ تبوک کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو مدینہ منورہ میں خلیفہ بنا کر چھوڑ گئے تو حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے درمیان چھوڑ کر جا رہے ہیں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا یا علی کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ کو ہارون سوائے اس کے کہ میرے بعد نبوت نہیں۔

ابو عبد الرحمن امام نسائی فرماتے ہیں کہ سعید بن مسیب کے علاوہ اس حدیث کو عامر بن سعد نے بھی اپنے والد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے۔

ساتویں روایت!

راویان: محمد بن مثنیٰ، ابو بکر حنفی، بکر بن

مسمار

کہا کہ میں نے عامر سعد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ معاویہ نے سعد

بن ابی وقاص کو کہا کہ تمہیں ابن ابی طالب کی برائی کرنے سے کس چیز نے روکا ہے انہوں نے فرمایا کہ میں علی علیہ السلام کو گالی نہیں دوں گا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُن کے لئے تین باتیں ایسی سن رکھی ہیں کہ اگر اُن میں سے میرے لئے ایک بھی ہوتی تو مجھے سُرخ اُونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی۔

اور کہا کہ میں اس بات کی وجہ سے انہیں گالی نہیں دوں گا کہ جب وحی نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام اور ان کے بیٹوں اور حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کو ساتھ لے کر کپڑا اوڑھ لیا اور دعا کی کہ اے میرے رب یہ میرے اہل ہیں۔

اور کہا کہ میں اس بات کی وجہ سے انہیں گالی نہیں دوں گا کہ جب غزوات میں سے ایک غزوہ کے موقع پر حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی کو پیچھے چھوڑ گئے تو حضرت علی نے عرض کیا کہ آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں سے چھوڑ کر جا رہے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ علی تو اس بات میں خوش نہیں کہ تو مجھے ایسے ہے جیسے موسیٰ کو ہارون مگر میرے بعد نبوت نہیں۔

اور فرمایا کہ میں اس بات کی وجہ سے بھی حضرت علی علیہ السلام کو گالی نہیں دوں گا کہ،

جب خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں

اُس شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر خیر کو فتح کرائے گا تو ہم لمبی گردنیں کر کے پرچم کی طرف دیکھ رہے تھے کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا کہ وہ آشوبِ چشم میں مبتلا ہیں آپ نے فرمایا کہ انہیں بلاؤ پھر جب حضرت علی آئے تو آپ نے ان کی آنکھوں میں لعابِ دہن مبارک لگایا اور انہیں جھنڈا عطا فرما دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس پر فتح عطا فرمائی۔

خدا کی قسم جب معاویہ نے یہ باتیں سنیں تو مدینہ منورہ زاد ہا اللہ شرفاً و تعظیماً سے نکل گیا۔

آٹھویں حدیث!

راویان: محمد بن بشار، محمد بن شعبہ حکم

حضرت مصعب بن سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ تبوک کے وقت حضرت علی کو پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟

آپ نے فرمایا علی تو اس پر خوش نہیں کہ تو مجھے ایسے ہے جیسے موسیٰ کو ہارون مگر میرے بعد نبی نہیں لیٹ راویوں کے اس طریق کا مخالف ہے اور اس نے یہ روایت عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص سے بیان کی ہے۔

نویں روایت!

راویان ! حسن بن اسمعیل بن سلیمان مصیسی

، خالدی مطلب لیس ، حکم

حضرت عائشہ بنت سعد اپنے باپ حضرت بن ابی وقاص رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ غزوہ تبوک کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابن ابوطالب تم مجھے بمنزلہ موسیٰ کو ہارون کے ہو۔

مگر میرے بعد نبی نہیں

فرمایا کہ ابو عبد الرحمن اور شعبہ مضبوط حافظہ کے ہیں۔ اور ضعیف

الحدیث نہیں ہیں۔ پس یقیناً یہ روایت حضرت عائشہ بنت سعد نے بیان کی

ہے۔

دسویں روایت

راویان : زکریا بن یحییٰ ابو مصعب در اور دی عبد

المجید عائشہ بن سعد ،

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ تبوک کے لئے نکلے حتیٰ کہ آپ مقام

ثنبۃ الوادع پر تشریف لائے۔

تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے آپ سے شکایت کرتے

ہوئے کہا کہ آپ مجھے عورتوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟
 تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس پر خوش نہیں ہو
 کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ کو ہارون ماسوا نبوت کے۔

گیارہویں روایت!

راویان:۔ فضل بن سہل بغدادی، احمد بن زبیری

عبد اللہ بن خبیب بن ابی ثابت حمزہ بن عبد اللہ
 حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ تبوک کے لئے نکلے اور حضرت علی کو
 پیچھے چھوڑ دیا۔

حضرت علی علیہ السلام نے عرض کی کیا آپ مجھے عورتوں میں چھوڑ کر

جا رہے ہیں؟

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا!
 کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ کو ہارون
 سوائے اس کے کہ میرے بعد نبی نہیں۔

عبد اللہ بن شریک کے اختلاف کا ذکر

”پہلی حدیث“

راویان:۔ قاسم بن زکریا بن دینار کوفی ابو نعیم، قطر

عبد اللہ بن شریک عبد اللہ بن ارقم کنانی،

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے لئے
فرمایا کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ کو ہارون،

دوسری حدیث

راویان:۔ احمد بن یحییٰ کوفی، دعبل، نادم،

اسرائیل م عبد اللہ بن شریک حرب بن سلک

سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ کو جانے کے لئے اپنی ناقہ جدا پر سوار تھے اور حضرت
علی نے آپ نے پیچھے چھوڑ دیا تھا حتیٰ کہ حضرت علی آئے تو ناقہ دوڑ رہی تھی
پس حضرت علی نے آپ کو مل کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قریش گمان کرتے ہیں کہ آپ نے مجھے اس لئے پیچھے چھوڑ دیا ہے کہ،

آپ مجھے ساتھ رکھنا پسند نہیں کرتے اور مجھے خود پر بوجھ محسوس کر
تے ہیں اور یہ بات کرنے کے بعد آپ رونے لگے پس رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو بلند آواز سے مخاطب فرمایا کہ تم میں ایک بھی ایسا
نہیں جو علی کا محتاج نہ ہو اور پھر فرمایا یا علی کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم مجھے
ایسے ہو جیسے موسیٰ کو ہارون میں سوائے اس کے کہ میرے بعد نبی نہیں۔

حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا کہ میں اللہ تعالیٰ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خوش ہوں۔

تیسری حدیث

راویان: . عمر بن علی ، یحییٰ بن سعید، موسیٰ

جہنی .

موسیٰ جہنی سے روایت ہے کہ میں حضرت فاطمہ بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ آپ کے پاس اپنے والد گرامی کے متعلق کوئی حدیث ہو تو بیان فرمائیے آپ نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے لئے فرمایا کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ کو ہارون مگر میرے بعد نبی نہیں ہے۔

چوتھی حدیث

راویان: . احمد بن سلیمان جعفر بن عون

موسیٰ الجہنی سے روایت ہے کہ میں نے سیدہ فاطمہ بنت علی علیہا السلام کی زیارت کی آپ کی عمر اس وقت اسی سال تھی میں نے آپ سے پوچھا کیا آپ کو اپنے والد گرامی کے متعلق کوئی حدیث یاد ہے؟
آپ نے فرمایا کہ نہیں مگر میں نے اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ

عنہا کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کے لئے فرمایا کہ تم مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کو ہارون علیہ السلام مگر سوائے اس کے کہ میرے بعد نبی نہیں۔

پانچویں حدیث

راویان:۔ احمد بن عثمان بن حکیم ابو نعیم حسن ابو صالح موسیٰ الجہنی، حضرت فاطمہ بنت علی حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کے لئے فرمایا تم مجھے بمنزلہ موسیٰ سے ہارون کے ہو مگر سوائے اس کے کہ میرے بعد نبی نہیں۔

چھٹی حدیث

راویان:۔ محمد بن یحییٰ، عبد اللہ نیشاپوری، احمد بن عثمان، حکیم دراوردی محمد، عمرو بن طلحہ، اسباط، سماک، عکرمہ،

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات مبارکہ کے وقت فرمایا کرتے تھے خدا کی قسم! ہم ایڑیوں کے بن نہیں پھریں گے جب کہ ہمیں اللہ نے ہدایت دی ہے اور خدا کی قسم! اگر آپ

رحلت فرما جائیں تو میں تاحینِ حیات اس بات پر لوگوں سے جنگ کروں گا جس پر آپ نے جنگ کی ہے،

خدا کی قسم! میں آپ کا بھائی ولی وارث اور چچا کا بیٹا ہوں اور مجھ سے زیادہ اس امر کا کون مستحق ہے۔

ساتویں حدیث

راویان:۔ فضل بن سہل ، ابن عفان بن مسلم ، ابو

عوانہ ، عثمان بن مغیرہ ابی صادق ربیعہ بن ماجد

سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ

السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا آپ کو اپنے چچوں کے علاوہ وراثت نہیں ملی؟

اُس کے جواب میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنو عبدالمطلب کو جمع فرمایا اور ان کے لئے

ایک مد طعام تیار کروایا اور سب نے کھایا حتیٰ کہ سب سیر ہو گئے مگر کھانا باقی بچ

رہا اور یوں لگتا تھا جیسے اس کھانے کو کسی نے چھوا تک نہ ہو، اور پھر ایک پیالہ

منگوا یا جس سے سب نے شکم سیر ہو کر پیالہ ایسے ہی بھرا ہوا تھا جیسے کسی

نے اُسے مس بھی نہ کیا ہو پھر آپ نے فرمایا یا نبی عبدالمطلب مجھے تمہاری

طرف بالخصوص اور دوسروں کی طرف بالعموم مبعوث فرمایا گیا ہے اور بے

شک تم نے اس معجزے کو دیکھا تو کیا تم میں سے کوئی اس امر میں میرا ساتھ دیتا ہے؟ تاکہ وہ میرا بھائی ساتھی اور وارث بنے مگر کوئی شخص بھی نہ اٹھا تو میں اٹھا اس وقت میری عمر چھوٹی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بیٹھنے کا ارشاد فرمایا۔

اور پھر آپ نے تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا اور میں ہر مرتبہ اٹھتا رہا اور آپ مجھے بٹھاتے رہے حتیٰ کہ میں تیسری مرتبہ کھڑا ہوا تو آپ نے میرے ہاتھ پر تھکی دے کر ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے چچوں کے برعکس اپنے اس چچا زاد کو وارث بنایا ہے۔

آٹھویں حدیث

راویان: زکریا ابن یحییٰ، عبد اللہ بن نمیر مالک

بن مغول، حرث بن حصین

ابی سلیمان الجہنی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں اللہ کا بندہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہوں میرے سوا اس بات کا مدعی صرف وہی ہو سکتا ہے جو کذاب اور افترا پرداز ہو۔

ابی سلیمان الجہنی کہتے ہیں پس مجھے خبر دی گئی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اللہ کے بندے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی اور

محبوب ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں۔

نویں حدیث

راویان: بشر بن ہلال، جعفر بن سلیمان یزید

الرشک، مطرف بن عبد اللہ

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں

اور علی میرے بعد تمام مومنوں کا ولی اور مددگار ہے۔

اس حدیث میں ابی اسحاق کے رواۃ اختلاف کا ذکر

دسویں حدیث

راویان: احمد بن سلیمان، ابو اسحاق، حبشی بن

جنادہ سلوی،

حبشی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا

کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں امام نسائی فرماتے ہیں میں کہتا ہوں

کہ ابواسحاق نے بزار کی روایت بیان کی ہے۔

گیارہویں حدیث

راویان:۔ احمد بن سلیمان، عبد اللہ، اسرائیل، ابی

اسحاق

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو فرمایا کہ میں تجھ سے ہوں اور تو مجھ سے ہے۔

بارہویں حدیث

راویان:۔ قاسم بن یزید مخزومی، اسرائیل، ابی

اسحاق، ہبیرہ بن مریم،

حضرت ہانی بن ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب ہم مکہ معظمہ سے گزر رہے تھے تو حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی چچا جان چچا جان کہتی دوڑتی ہوئی آئی تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اسے پکڑ لیا اور اپنی زوجہ محترمہ حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کے حوالے کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنے چچا کی بیٹی کو اٹھالیں۔

اس سلسلہ میں جعفر و علی اور زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مابین جھگڑا شروع ہو گیا حضرت علی فرماتے تھے کہ پوٹ کی میرے چچا کی بیٹی ہے اسے میں اپنے پاس رکھوں گا حضرت جعفر فرماتے تھے کہ یہ میرے چچا کی بیٹی بھی

ہے اور میری بیوی اس کی خالہ بھی ہے حضرت زید فرماتے تھے کہ یہ میرے
 بھائی کی بیٹی ہے جب یہ قصہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 دربار میں پیش ہوا تو آپ نے فرمایا کہ یہ لڑکی اپنی خالہ کے پاس رہے گی
 کیونکہ خالہ بمنزلہ ماں کے ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو فرمایا کہ تم
 مجھے ایسے ہو جیسے موسیٰ کو ہارون علیہما السلام اور میں تجھ سے ہوں اور حضرت
 جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ تم خلق اور خلق میں مجھ سے مشابہ ہو اور
 حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا اے زید تم ہمارے بھائی اور مولا ہو۔

علی میری جان کی طرح ہے

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

راویان:۔ عباس بن محمد الدوری احوص بن جواب

یونس بن اسحاق ابی اسحاق زید بن یسیغ

حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے بنو ربیعہ کو انتباہ کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہاری طرف ایسا

شخص آئے گا جو میری جان کی طرح ہے وہ میرا حکم تم پر نافذ کرے گا اور

لڑنے والوں کو قتل کرے گا اور تمہاری اولاد کو قیدی بنائے گا پس میں اس تعجب

ہی میں تھا کہ حضرت عمر میرے پیچھے سے میرے کمرے میں آدھمکے ہیں نے

کہا اس سے مراد آپ کا ساتھی ہے انہوں نے پوچھا کون؟ میں نے کہا

جو تا مرمت کرنے والا انہوں نے کہا جو توں کی مرمت تو علی کرتا ہے۔

علی کیلئے فرمان مصطفیٰ کہ تو

میرا امین اور صفی ہے

راویان حدیث!

ذکریا بن یحییٰ ، ابن ابی عمرو بن ابی مروان ، عبد

العزیز ، یزید بن عبد اللہ بن اسامہ بن ہاد ، محمد نافع بن

عجیز

اپنے باپ سے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا اے علی تو میرا صفی اور میرا

امین ہے میرا قرض یا میں ادا کروں گا یا علی ادا کرے گا

راویان حدیث ، احمد بن سلیمان اسمعیل ابی اسحق

جناب حبشی بن جنادہ سلولی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں میرا قرض کوئی

نہیں ادا کرے گا مگر میں خود ادا کروں گا یا علی ادا کرے گا۔

اپنا پیغام میں خود پہنچاؤں گا یا علی

فرمان رسول

راویان حدیث ! احمد بن سلیمان ، اسمعیل ،

ابی اسحاق ، حبشی

ابن جنادہ سلولی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں میرا پیغام کوئی نہیں پہنچائے گا مگر میں اور علی

حضرت علی کو سورہ براءۃ دے کر بھیجنا پہلی حدیث

راویان : محمد بن بشار ، عفان عبد الصمد حماد بن

سلمہ سماک بن حرب

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسالت

مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سورہ

براءۃ دے کر بھیجا اور پھر ان کو واپس بلا کر فرمایا کہ اسے نہیں پہنچائے گا کوئی

شخص مگر وہ جو میرے اہل سے ہو پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو بلا کر

سورہ براءۃ انہیں عطا کر دی،

دوسری حدیث !

راویان : عباس بن محمد الدوری ابو نوح قداد

یونس بن ابی اسحق ، ابی اسحق

زید بن سبیح حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں

کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۃ برآة دے کر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اہل مکہ کی طرف بھیجا پھر حضرت علی کو ان کے پیچھے بھیجا کہ وہ مکتوب ان سے خود لے لیں اور اہل مکہ کی طرف جائیں۔

فرمایا کہ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے اور ان سے وہ خط لے لیا پس حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ غم ناک حالت میں واپس آ گئے

لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا کوئی آیت نازل ہوئی ہے؟
آپ نے فرمایا نہیں بلکہ مجھے اللہ تبارک و تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس پیغام کو یا تو میں خود پہنچاؤں یا میرے اہل بیت پہنچائیں۔

تیسری حدیث!

راویان: . ذکر یا بن یحییٰ ، عبد اللہ ابن عمر ، اسباط ،

قطر ، عبد اللہ بن شریک عبد اللہ بن اقیم

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سورۃ برآة دے کر بھیجا یہاں تک کہ وہ راستے پر تھے کہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا کہ وہ سورۃ برآة حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے واپس لے لیں پھر حضرت علی نے حضرت ابو بکر سے سورۃ واپس لی تو حضرت ابو بکر نے ۲۱

بات کا غم اپنے دل میں محسوس کیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسے کوئی نہیں پہنچائے گا مگر میں خود یا وہ شخص جو مجھ سے ہو،

چوتھی حدیث!

راویان: اسحاق بن ابراہیم راہویہ راہویہ موسیٰ بن

طارق، ابی صالح، عبد اللہ بن خثیم، ابی زبیر،

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جہرانہ سے واپس

آئے تو آپ نے حضرت ابو بکر کوج کے لئے روانہ کیا ہم بھی آپ کے ساتھ

تھے یہاں تک کہ مقام عرج پر صبح کی نماز کے لئے کپڑا بچھایا پس جب تکبیر

کے لئے کھڑے ہوئے تو عقب سے بلبلاہٹ کی آواز سنی چنا: نچہ تکبیر میں

توقف کیا گیا کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناقہ مبارکہ جدا کے

بلبلانے کی آواز تھی۔

ہم نے خیال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بھی حج کے

لئے تشریف لے آئے ہیں لہذا آپ کی معیت میں نماز ادا کی جائے تو جب

اس اونٹنی سے اتر کر حضرت علی تشریف لائے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ

عنہ نے ان سے پوچھا کہ علی آپ امیر ہیں یا ایلچی؟ حضرت علی کرم اللہ وجہہ

الکریم نے فرمایا امیر نہیں بلکہ پیامبر ہوں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے بھیجا ہے کہ موافق حج میں لوگوں پر سورت برآة تلاوت کروں
پس بم مکہ معظمہ میں داخل ہوئے تو ایام ترویہ سے قبل ایک روز
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطاب
کرتے ہوئے ان سے گفتگو کی اور مناسک حج بیان کئے۔

یہاں تک کہ جب آپ فارغ ہوئے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ
الکریم کھڑے ہوئے اور آپ نے لوگوں پر سورت برآة پڑھی یہاں تک کہ ختم
ہو گئی۔

پس پہلے آدمی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جنہوں
نے کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ہوئے لوگوں کو بتایا کہ منیٰ سے واپس کیسے آنا ہے
اور رمی کیسے کرنی ہے اور انہیں مناسک حج سکھائے تو جب آپ فارغ ہوئے
تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھے اور لوگوں پر سورت برآة تلاوت کی حتیٰ کہ
ختم ہو گئی۔

جس کا میں ولی ہوں اس کا یہ ولی ہے

فرمانِ مصطفیٰ برائے مرتضیٰ

پہلی حدیث

راویان! احمد بن منشی، یحییٰ بن معاذ، ابو عوانہ،

سلیمان، حبیب بن ابی ثابت طفیل۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس آئے تو غدیر خم کے مقام پر نزول اجلال فرمایا اور لوگوں کو بھی قیام کرنے کا حکم دیا۔

اور پھر فرمایا یوں معلوم ہوتا ہے کہ مجھے اللہ کی طرف سے بلاوا آ گیا ہے اور میں نے اس کا جواب دیا ہے اور میں تم میں دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں اور ایک دوسری سے بڑنی ہے۔

اور وہ اللہ کی کتاب اور میری عمرت و اہل بیت ہے اب دیکھنا کہ تم میرے بعد ان کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو یہ دونوں کبھی الگ الگ نہیں ہوں گے حتیٰ کہ حوض کوثر پر مجھے آ ملیں گے۔

پھر فرمایا بے شک اللہ میرا مولا ہے اور میں تمام مومنوں کا ولی ہوں اور پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جس کا میں ولی ہوں پس اس کا یہ ولی ہے الہی جو اس سے دوستی رکھے اس سے دوستی رکھ اور جو اس سے دشمنی رکھے اس سے دشمنی رکھ۔

میں نے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات سنی ہے کہ ان درجات میں جو کوئی شخص بھی ہے میں نے اسے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اس کے بارے میں اپنے کانوں سے سنا ہے۔

دوسری حدیث !

راویان: ابو کریم محمد بن العلاء الکوفی ، ابو

معاویہ ، اعمش ، سعید بن عمیر ، ابن بریدہ

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی زیر قیادت بھیجا

پس جب ہم لوگ واپس آئے تو آپ نے پوچھا کہ تم نے اپنے ساتھی کہ

صحبت کو کیسا پایا؟

پس میں نے اور ایک دوسرے شخص نے حضرت علی علیہ السلام کی

شکایت کی اور میں نے جب سر اٹھا کر دیکھا تو وہ دوسرا شخص اہل مکہ سے تھا۔

اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخ انور کی طرف نظر

کی تو آپ کا چہرہ اقدس غصے سے سُرخ تھا۔

اور آپ نے فرمایا!

جس کا میں ولی ہوں اس کا علی ولی ہے۔

تیسری حدیث

راویان: محمد بن المثنیٰ ابو احمد ، عبد المالک

بن ابی عینیہ ، حکم ، سعید بن جبیر ابن عباس

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی معیت میں یمن کی طرف بھیجا تو میں نے ان کی سختی دیکھی تو واپس آ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس امر کی شکایت کی پس آپ نے سراٹھا کر میری طرف دیکھا اور فرمایا اے بریدہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔

چوتھی حدیث!

راویان : ابو داؤد ، ابو نعیم عبد الملک بن ابی

عینیہ الحکم ، سعید بن جبیر ، ابن عباس

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ یمن کی طرف گئے تو میں نے آپ کی سختی محسوس کی پس جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں واپس آیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے اس قصہ کا ذکر کیا تو آپ کے چہرہ انور پر جلال برسنے لگا اور آپ نے فرمایا اے بریدہ کیا تو نہیں جانتا کہ میں مومنوں کی جانوں کا ان سے زیادہ مالک ہوں؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ آپ زیادہ مالک ہیں تو آپ نے فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔

پانچویں حدیث!

راویان: زکریا بن یحییٰ، نصر بن علی، عبد اللہ بن

داؤد، عبد الواحد بن ایمن، ایمن

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کا میں مولیٰ ہوں اس کا علی مولیٰ ہے۔

چھٹی حدیث!

راویان: قتیبہ بن سعید ابن ابی عدی عوف میمون

ابی عبد اللہ،

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے

بعد فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ میں تمام مومنوں کی جانوں کا اُن سے زیادہ

مالک ہوں؟

لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں بے شک آپ ہر مومن کی جان کے اُس

سے زیادہ مالک اور اقرب ہیں تو آپ نے فرمایا پس جس کا میں مولا ہوں

اس کے یہ مولا ہیں اور پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ہاتھ تھام لیا۔

ساتویں حدیث!

راویان! محمد بن یحییٰ بن عبد اللہ نیشاپوری احمد

بن عثمان بن حکیم عبد اللہ بن موسیٰ ، ہانی بن ایوب ،
طلحہ ،

حضرت عمرو بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے
حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو دوران خطبہ یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ
میں تم لوگوں کو قسم دے کر پوچھا ہوں کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
فرمان ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔

آپ کا یہ فرمان سن کر چھ آدمی اٹھے اور انہوں نے اس کی امر کی
گواہی دی کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان سنا ہے۔

آٹھویں حدیث !

راویان : محمد بن مثنیٰ ، محمد ، شعبہ ابی اسحاق .

حضرت سعید بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت علی کے فرمان
کے جواب میں پانچ چھ اصحاب رسول نے اس کی بات کی گواہی دی کہ بیشک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا
علی مولا ہے۔

نویں حدیث !

راویان : . علی بن محمد بن علی قاضی المصیصہ

خلف ، شعبہ ابی اسحاق .

حضرت سعید بن وہب کی روایت ہے کہ اس امر کی گواہی دینے والے چھ صحابہ کرام تھے اور یزید بن یثیع نے کہا کہ حضرت علی کے منبر کے پاس کھڑے ہو کر چھ اشخاص نے گواہی دی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔

دسویں حدیث!

راویان: ابو داؤد، عمران بن ابان، شریک، ابو

اسحاق

یزید بن یثیع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفہ کے منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں اور اس سلسلہ میں سوائے اصحاب رسول علیہ الصلوٰۃ کے کوئی شخص گواہی نہ دے کہ یوم غدیر خم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے الہی اس کے دوستوں سے دوستی اور اس کے دشمنوں سے دشمنی رکھ؟ آپ کے اس فرمان پر منبر کی طرف سے چھ آدمی اُٹھے اور انہوں نے گواہی دی کہ بے شک ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

علی میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے ”پہلی حدیث“

احمد بن شعیب قتیبہ بن سعید جعفر ابن سلیمان

یزید ، مطرف بن عبد اللہ ،

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر ترتیب دیا اور اس کا سپہ سالار حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو مقرر کیا اور سریہ کے لئے بھیجا اسلامی لشکر فتیاب ہوا تو مال غنیمت سے ایک کنیز کو حضرت علی نے لے لیا جسے بعض لوگوں نے ناپسند کیا اور چار اصحاب نے عہد کیا کہ اس امر کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی جائے گی۔

چنانچہ جب مسلمان اس سفر سے لوٹے تو حسب معمول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے کیونکہ مسلمانوں میں دستور تھا کہ جب کسی سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضری دیتے۔

حضرت علی کے خلاف شکایت کرنے کا عہد کرنے والے چار اشخاص میں سے ایک شخص نے اٹھ کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ نے علی کو دیکھا کہ اس نے ایسا اور ایسا کیا؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی بات سنی تو اس کی طرف سے رُخ انور کو پھیر لیا پھر دوسرے آدمی نے اٹھ کر وہی بات دہرائی تو آپ نے اس کی طرف سے بھی چہرہ اقدس کو پھیر لیا پھر تیسرے نے بھی وہی مقالہ دہرایا اور پھر جب چوتھے نے بھی وہی بات کی جو پہلے تین کر چکے تھے تو آپ غضب ناک ہو گئے اور اس کے چہرے پر نظریں گاڑتے ہوئے فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد تمام مومنوں کا مددگار ہے۔

دوسری حدیث!

• راویان حدیث! شعیب، واصل بن عبد العلی کوفی

فضیل عن الجامع عبد اللہ بن بریدہ

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خالد بن ولید کے ساتھ یمن کی طرف بھیجا اور دوسرے لشکر کے ساتھ حضرت علی کو روانہ کیا اور فرمایا کہ اگر تم اکٹھے جنگ کرو تو علی تم سب کے سپہ سالار ہوں گے اگر الگ الگ ہو کر لڑو تو اپنے اپنے لشکر کے امیر ہو گے پس ہم نے اہل یمن میں سے بنو زبید کے ساتھ جنگ کی اور مشرکین پر مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی پس ہم نے لڑنے والوں کو قتل کر دیا اور ان کی اولاد کو قید کر لیا اور حضرت علی نے قیدیوں میں سے اپنے

لئے ایک کتیز کو پسند کیا چنانچہ خالد بن ولید نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس ضمن میں خط لکھا اور مجھے حکم دیا کہ میں یہ خط آپ تک پہنچاؤں حضرت بریدہ فرماتے ہیں کہ میں خط لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرش کی کہ علی نے ہمیں تکلیف پہنچائی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنا تو آپ غضب ناک ہو گئے اور فرمایا اے بریدہ میرے لئے ہی علی سے بغض نہ رکھو کیونکہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد تمہارا مددگار

ہے۔

فرمان نبی

علی کو گالی دینا مجھے گالی دینا ہے

پہلی حدیث

احمد بن شعیب ، عباس بن محمد الدوری یحییٰ بن

زکریا اسرائیل ابی اسحاق

حضرت ابی عبد اللہ جدلی کہتے ہیں کہ میں اُم المؤمنین حضرت اُمّ

سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے پوچھا

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دی جاسکتی ہے؟

میں نے کہا سبحان اللہ یا کہا کہ اللہ اس سے پناہ دے تو آپ نے

فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو علی

کو گالی دیتا ہے وہ مجھے گالی دیتا ہے۔

دوسری حدیث!

راویان: احمد بن شعیب عبد العلی بن واصل بن عبد

العلی الکوفی جعفر بن عون، سعد بن ابی عبد اللہ، ابو بکر

بن خالد،

خالد بن عرفطہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعد بن مالک

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ منورہ میں لکھا تو انہوں نے

مجھے فرمایا کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ تم حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو گالیاں

دیتے ہو؟

میں نے کہا ہم ایسا کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا!

تم شاید اس بات کو نہیں جانتے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم سے سنی ہے۔

حضرت علی سے دوستی کی

ترغیب اور عداوات سے ترہیب

پہلی حدیث!

راویان: احمد بن شعیب ہرون بن عبد اللہ

البغدادی، الحبال، مصعب بن مقدم قطر بن خلیفہ، ابی

الطفیل ، ابو داؤد کی حدیث کے راوی یہ ہیں محمد بن سلمان ، قطر ابن الطفیل .

حضرت عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میدان میں جمع ہونے والے لوگوں سے کہا کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں جس جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے بیان کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے دن لوگوں کو ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں مومنوں کی جانوں کا ان سے زیادہ مالک اور اولیٰ واقرب ہوں؟ اور آپ کھڑے تھے پھر آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے الہی اس کے دوست سے دوستی فرما اور اس کے دشمن سے دشمنی رکھ۔

ابو طفیل کہتے ہیں کہ میں اس اجتماع سے باہر آیا تو میرے دل میں اس حدیث کے متعلق خلجان تھا چنانچہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی تو انہوں نے فرمایا تو شک کرتا ہے جب کہ میں نے اسے خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے اور یہ الفاظ ابو داؤد کے ہیں۔

دوسری حدیث!

راویان : احمد بن شعیب، عبد الرحمن زکریا بن

یحییٰ السجستانی، محمد بن عبد الرحیم ابراہیم، معن،

موسیٰ بن یعقوب مہاجر بن مسمار

حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عامر بن

سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا

اے لوگو میں تمہارا ولی ہوں؟

لوگوں نے عرض کیا آپ نے درست فرمایا ہے؟

پھر آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور

فرمایا کہ یہ میرا ولی ہے اور میری طرف سے ادا نیگی کرنے والا ہے جو اس سے

محبت کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرے گا جو اس سے دشمنی کرے گا اللہ

تعالیٰ اس سے دشمنی کرے گا۔

تیسری حدیث!

راویان: احمد بن عثمان بصری ابو الجوز، ابن عینیہ

عائشہ بنت سعد.

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ہاتھ پکڑا اور خطبہ ارشاد

کیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد آپ نے فرمایا کیا تم کو معلوم

نہیں کہ میں تمہاری جانوں کا تم سے زیادہ مالک ہوں؟
لوگوں نے جواب دیا، ہاں یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
درست فرما رہے ہیں۔

پھر آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور
فرمایا، کہ جس کا میں ولی اور مددگار ہوں اس کا یہ بھی ولی اور مددگار ہے اور
یقیناً اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرے گا جو اس سے محبت کرے اور جو اس سے
دشمنی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بھی اس سے دشمنی کرے گا۔

چوتھی حدیث!

روایان! احمد بن شعیب، زکریا بن یحییٰ، یعقوب،
بن جعفر بن ابی کثیر، مہاجر بن مسمار، عائشہ بنت سعد
حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مکہ معظمہ زاد اللہ شرفہا کے راستہ میں تھے اور آپ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظمہ تشریف لا رہے تھے۔ جب آپ مقام غدیر
تک پہنچے تو آپ کھڑے ہو گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ آنے
والوں اور پیچھے پیچھے آنے والے لوگوں کو اُن کی طرف واپس بھیجا جو پیچھے رہ
گئے تھے۔ جب تمام لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جمع ہو گئے تو
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! تمہارا ولی کون ہے؟

گئے تھے۔ جب تمام لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پاس جمع ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! تمہارا ولی کون ہے؟
 لوگو نے تین مرتبہ کہا اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
 پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ہاتھ پکڑ کر انہیں اٹھایا اور فرمایا، جس کا ولی، اللہ اور اس کا رسول ہے اس کا یہ بھی ولی ہے۔ اے اللہ اس سے بھی محبت رکھ جو اس سے محبت رکھتا ہے اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھتا ہے۔

حضور کی علی کے محب کیلئے

دعا اور دشمن کیلئے بد دعا

پہلی حدیث

راویان:۔ احمد بن شعیب، اسحق بن ابراہیم بن

راہویہ، نصر بن شمیل، عبد الجلیل، عطیہ، عبد اللہ بن

بریدہ

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت علی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تمام لوگوں سے زیادہ بغض رکھتا تھا حتیٰ کہ میں

نے قریش کے ایک آدمی سے دوستی کی تو اس کی بنیاد بھی بغض علی پر تھی اس

آدمی نے میری طرف ایک سوار بھیجا تو میں نے اس کی مصاحبت بھی بغض علی پر ہی کی راوی کہتا ہے کہ ہمیں ایک قیدی ہاتھ لگا تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لکھا کہ آپ ہماری طرف کوئی آدمی بھیجیں جسے ہم اس کا خمس دے دیں تو آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہماری طرف بھیجا اور قیدیوں میں ایک بہت اچھی خدمت گار لڑکی تھی جب آپ نے خمس لگایا تو وہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت علیہم السلام کے حصہ میں آگئی پھر خمس لگایا تو وہ آل علی کے حصہ میں آگئی پھر جب آپ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ کے سر سے قطرے گر رہے تھے ہم نے کہا یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کیا آپ نے اس خدمت گار لڑکی کی طرف نہیں دیکھا کہ وہ خمس میں آگئی ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کے حصہ میں آئی پھر آل علی کے حصہ میں آئی یہ سنا تو میں نے اس سلسلہ میں جھگڑا شروع کر دیا۔

پھر حضرت علی نے حضور علیہ الصلوٰۃ کی خدمت میں چٹھی لکھی اور ہمارے ساتھ چٹھی میں لکھی گئی بات اور حضرت علی علیہ السلام کی باتوں کی تصدیق کے لئے ایک آدمی بھیجا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر میں خط کا مضمون سنانے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمانے لگے، دونوں نے درست کہا اور میں بھی کہنے لگا کہ اس نے سچ کہا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر

فرمایا، اے بریدہ کیا تو علی سے بغض رکھتا ہے؟

میں نے جواب دیا، ہاں! آپ نے فرمایا اس سے بغض نہ رکھ، اگر تو اس سے محبت رکھتا ہے تو اس کی محبت میں اور اضافہ کر دے اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ آل علی کا خمس میں حصہ دار ہونا اس خدمت گارٹھ کی سے افضل ہے پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مجھے حضرت علی علیہ السلام سے اور کوئی آدمی زیادہ محبوب نہ تھا عبد اللہ بن بریدہ کہتے ہیں خدا کی قسم اس حدیث کے بیان میں میرے والد اور حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان اور کوئی آدمی نہیں۔

دوسری حدیث!

راویان: احمد بن شعیب، حسین بن حریث

المروزی، فضل بن موسیٰ، العمش، ابی اسحاق۔

حضرت سعد بن وہب کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک میدان میں فرمایا میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں جس نے غدیر خم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول مومنین کے ولی ہیں اور جس کا میں ولی ہوں اس کا یہ بھی ولی ہے اے اللہ جو اس سے محبت رکھتا ہے اس سے محبت رکھ اور جو اس سے دشمنی رکھتا ہے اس سے دشمنی رکھ اور جو اس کی نصرت کرتا ہے اس کی نصرت

فرما راوی کہتا ہے کہ سعید نے کہا میرے پہلو سے چھ آدمی اٹھے زید بن منیع کہتے ہیں میرے پاس سے بھی چھ آدمی اٹھے عمر اور ذومر کہتے ہیں جس نے ان سے محبت کی اس نے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا وہ مبغض ہے اور حدیث آئندہ کے راوی اسرائیل، اسحاق، عمرزی مر ہیں۔

تیسری حدیث!

راویان : احمد بن شعیب ، علی بن محمد بن علی ،

خلف بن تمیم ، اسرائیل

ابو اسحاق نے عمر اور ذی مر سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں رجبہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے رہے تھے کہ آپ لوگوں میں کس کس نے غدیر خم کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا تو لوگوں نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس کا میں مولیٰ ہوں علی بھی اس کے مولیٰ ہیں اے اللہ جو اس سے محبت رکھے اس سے محبت رکھ اور جو اس سے دشمنی رکھے اس سے دشمنی رکھ اور جو اسے محبوب رکھے اس کو محبوب رکھ اور جو اس سے بغض رکھے تو بھی اس سے بغض رکھ اور جو اس کی نصرت کرے تو بھی اس کی نصرت فرما اور مومن اور کافر کے درمیان امتیاز پیدا کر دے۔

چوتھی حدیث !

راویان حدیث احمد بن شعیب ، ابو کریب ، محمد

بن العلاء الکوفی ، ابو معاویہ ، اعمش ، عدی بن ثابت .

جناب زر بن جیش ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے بیان کرتے

ہیں کہ آپ نے فرمایا اس خدا کی قسم جس نے جنت کو پیدا کیا اور روح کو خلق

کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لئے تاکید فرمایا ہے کہ

مجھ سے صرف وہی محبت کرے گا جو مومن ہے اور مجھ سے وہی بغض رکھے گا

جو منافق ہے۔

زر بن جیش حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں

کہ آپ نے فرمایا کہ مجھے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

وصیت فرمائی ہے کہ مومن مجھ سے محبت رکھے گا اور منافق مجھ سے بغض

رکھے گا۔

عدی ، زر سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لئے تاکید فرمایا ہے

کہ تجھ سے مومن محبت رکھے گا اور منافق بغض رکھے گا۔

حضرت علی کی مثال فرمان رسول

حدیث!

راویان: احمد بن شعیب ابو جعفر محمد بن عبد اللہ

بن مبارک مخزومی یحییٰ بن معین، ابو حفص الابرار، حکم

بن مالک، حرث بن حصین، ابی صادق

ربیعہ بن ناجد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان

کرتے ہیں کہ رسول آرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی! تجھ میں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مماثلت پائی جاتی ہے یہودیوں نے ان سے

بغض رکھا یہاں تک کہ ان کی والدہ ماجدہ پر بہتان باندھا اور نصاریٰ نے ان

سے محبت کی اور انہیں وہ مقام دیا جو ان کے شایان شان نہ تھا۔

دربار مصطفیٰ میں قرب و مقام مرتضیٰ

”پہلی حدیث“

راویان: احمد بن شعیب، اسماعیل بن مسعود

بصری، شعبہ ابی اسحق

حضرت العلاء سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لوگوں میں سے تھے

جو دوشکروں کے ٹکرانے کے دن پشت پھیر گئے تھے پس اللہ نے ان کے گناہ کو معاف فرمادیا پھر انہوں نے لغزش کی تو انہیں شہید کر دیا گیا پھر اس شخص نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا ان کے بارے میں نہ پوچھئے کیا تو نہیں دیکھتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں ان کا کیا مقام ہے۔

دوسری حدیث!

حدیث بیان کی احمد بن شعیب نے کہ ہلال بن العلاء نے حضرت عرارانہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ مجھے حضرت علی علیہ السلام اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے متعلق کچھ بتائیں گے؟

انہوں نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھرانے سے تعلق رکھتے تھے اس کے سوا آپ کو میں ان کے متعلق اور کوئی بات نہیں بتاؤں گا۔

اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جنگ اُحد کے روز ایک عظیم گناہ کیا اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا اور انہوں نے تمہارا ایک چھوٹا سا گناہ کیا اور تم نے انہیں قتل کر دیا۔

تیسری حدیث!

راویان: احمد بن شعیب، احمد بن سلیمان الرہاوی

عبد اللہ، اسرائیل، ابی اسحق

حضرت العلاء بن عرار کہتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا اور آپ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں تھے آپ نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے گھر کے سوا مسجد میں کوئی گھر نہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چھوٹا سا گناہ کیا تو تم نے اسے قتل کر دیا۔

چوتھی حدیث!

راویان: احمد بن شعیب، اسماعیل، بن یعقوب بن

اسماعیل، ابو موسیٰ محمد بن موسیٰ اعین، ابی عطا

حضرت سعید بن عبید کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور اس نے آپ سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا ان کے بارے میں، میں تجھے کچھ

نہیں بتاؤں گا لیکن ان کے گھر کی طرف دیکھ کے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھروں میں سے ہے اس آدمی نے کہا میں ان سے بغض رکھتا ہوں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھ سے بغض رکھے۔

پانچویں حدیث!

راویان: احمد بن محمد بن شعیب ہلال بن العلاء بن ہلال،

حسین، زہیر، اسحاق

حضرت ابو عبد الرحمن بن خالد بن قثم بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پوچھا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہاں سے واژٹ ہو گئے؟ فرمایا کہ وہ ہم سب سے پہلے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملنے والے تھے اور ہم سب سے زیادہ آپ سے تعلق رکھنے والے ہیں اس کی اسناد میں زید بن جبہ نے اس کی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ روایت خالد بن قثم کے بیٹے کی بجائے خود خالد بن قثم نے بیان کی ہے۔

چھٹی حدیث!

راویان: احمد بن محمد بن شعیب، ہلال بن العلاء، ابی

عبید اللہ بن زید ابی اسحاق

حضرت خالد بن قثم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا حضرت
 علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمہارے دادے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چھوڑ
 کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث ہیں حالانکہ وہ تیرے چچا ہیں؟
 تو اس نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم سب سے پہلے آپ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم سے ملنے والے اور ہم سب سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم سے تعلق رکھنے والے ہیں۔

ساتویں حدیث!

راویان : احمد بن شعیب عبدہ بن عبد الرحیم
 المروری، عمر بن محمد، یونس بن ابی اسحاق عیزار بن
 حریت،

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت طلب کی
 تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بلند آواز کو سنا کہ وہ آپ
 سے کہہ رہی تھیں کہ مجھے معلوم ہے کہ آپ کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ
 سے زیادہ محبوب ہیں۔

یہ سن کر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا کو تھپڑ مارنے کے لئے جھکے اور انہیں کہنے لگے اے بنت فلاں میں دیکھ

رہا ہوں کہ تیری آواز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سے بلند ہے
پس حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے پکڑ لیا اور حضرت ابو بکر غصے کی حالت میں باہر نکل گئے تو رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

اے عائشہ! تو نے دیکھا کہ میں نے تجھے کیسے ایک آدمی سے
بدایت دلوائی ہے اس کے بعد پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
اجازت طلب کی تو اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضور رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صلح ہو چکی تھی۔

چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا جیسے آپ نے
مجھے جنگ میں شامل کیا تھا ایسے ہی مجھے صلح میں بھی شامل فرمائیجئے تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم دونوں نے جھگڑا کیا تھا۔

آٹھویں حدیث !

راویان : احمد بن شعیب ، محمد بن آدم ، بن

سلیمان المصیسی ، ابن عینیہ ، عینیہ

حضرت جمیع ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی
والدہ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں گیا اور میں اس
وقت نو عمر تھا میں نے آپ کے سامنے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ذکر کیا

تو آپ نے فرمایا میں نے کسی مرد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں ان سے زیادہ محبوب نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی عورت کو ان کی بیوی سے زیادہ آپ کے ہاں محبوب دیکھا ہے،

نوویں حدیث!

راویان : احمد بن شعیب ، عمر و بن علی بصری ، عبد العزیز بن خطاب و وثقہ ، محمد بن اسماعیل بن رجاء الزبیدی م ابی اسحاق شیبانی ،

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں گیا میں نے پس پردہ آپ سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا تو مجھ سے اس آدمی کے متعلق پوچھتا ہے؟

میں نہیں جانتی کہ کوئی آدمی ان سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب ہو اور نہ ہی کوئی عورت ان کی بیوی سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب ہے۔

دسویں حدیث!

راویان : احمد بن شعیب ، زکریا بن یحییٰ ، ابراہیم بن سعد ، شاذان ، جعفر ، حمزہ ، عبد اللہ بن عطا

حضرت ابن بریدہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی میرے باپ کے پاس آیا اور اس نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب کون تھا؟

تو میرے باپ نے کہا عورتوں میں سے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور مردوں میں سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

گیا رہوین حدیث!

راویان : محمد بن مسلمہ ، عبد الرحیم ، زید ،

حرث ، ابی زرعه بن عمرو بن جریر ،

حضرت عبد اللہ بن یحییٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا میں ہر شب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں جاتا ہوں اگر آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تو سبحان اللہ کہہ کر داخل کی اجازت دے دیتے تو میں گھر میں داخل ہو جاتا اور اگر نماز نہ پڑھ رہے ہوتے تو مجھے اجازت دے دیتے اور میں داخل ہو جاتا۔

بارہوین حدیث!

راویان : احمد بن شعیب ، زکریا بن یحییٰ ، محمد بن

عینیہ و ابو کامل ، عبد الواحد بن زیاد ، عمار بن القعقاع بن

حرث عکی ، ابی زرعه ، عمرو بن جریر

حضرت عبداللہ بن یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا کہ سحری کے وقت مجھے ایک ایسی ساعت میسر تھی جس میں، میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چلا جاتا اگر آپ نماز میں ہوتے تو سبحان اللہ کہہ دیتے اور اگر نماز میں نہ ہوتے تو مجھے اجازت عنایت فرما دیتے،

اس حدیث کے الفاظ میں اختلاف

مغیرہ کا بیان

تیرھویں حدیث !

راویان : احمد بن شعیب، محمد بن قدامہ مصیسی،

جریر، مغیرہ، حرث، ابی زرعه بن عمرو بن جریر،

حضرت عبداللہ بن یحییٰ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ

عنه نے فرمایا کہ مجھے سحری کے وقت ایک ایسی ساعت میسر تھی جس میں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چلا جاتا تھا جب میں آپ کے پاس آتا تو اجازت طلب کرتا اگر میں آپ کو نماز پڑھتے پاتا تو آپ سبحان اللہ کہہ دیتے اور اگر فارغ ہوتے تو مجھے اجازت عنایت فرما دیتے۔

چودھویں حدیث !

راویان : احمد بن شعیب، محمد بن عبید بن محمد

الکوفی، ابن عباس، مغیرہ، حرث العکی،

حضرت ابی یحییٰ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے رات اور دن کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جانے کے لئے دو ساعتیں میسر تھیں۔ جب میں رات کو جاتا تو آپ میرے لئے کھانسی دیتے شرجیل بن مدرک نے اس کی اسناد میں مخالفت کی ہے اور کھانسنے کے متعلق موافقت کی ہے۔

پندرہویں حدیث !

راویان : احمد بن شعیب ، قاسم بن زکریا بن دینار ،

ابو اسامہ ، شرجیل ابن مدرک الجعفری ،

عبداللہ بن بحر الحضرمی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا لوٹا اٹھایا کرتے تھے کہ حضرت علی کرم اللہ

وجہہ الکریم نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں وہ مقام

حاصل ہے جو مخلوقات میں سے کسی کو بھی حاصل نہیں پس میں ہر روز سحری کے

وقت آپ کے پاس آتا تھا اور کہتا تھا السلام علیک یا نبی اللہ اگر

آپ کھانسی دیتے تو میں اپنے گھر واپس لوٹ جاتا وگرنہ آپ کے پاس چلا

جاتا۔

سولہویں حدیث !

راویان : احمد بن شعیب ، محمد بن بشار ، ابو

المساور ، عوف بن عبد الله

عبد اللہ بن عمرو بن ہند الجملی حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت بیان کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مانگتا ہوں تو مجھے دیا جاتا ہے اور جب میں سکوت اختیار کرتا ہوں تو مجھ سے ابتداء فرماتے ہیں۔

ستر ہویں حدیث !

راویان : احمد بن شعیب، محمد بن المثنیٰ ، ابو

معاویہ ، اعمش ، عمرو بن مرة

جناب ابوالبحتری حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جب میں مانگتا ہوں تو مجھے دیا جاتا ہے اور جب میں خاموش رہتا ہوں تو مجھ سے ابتداء کی جاتی ہے۔

اٹھارویں حدیث !

راویان : احمد بن شعیب ، یوسف بن سعید ، حجاج

بن خدیج ، ابو حرب ،

ابوالاسود اور ایک دوسرے آدمی نے جناب زاذان سے بیان کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم جب میں مانگتا ہوں تو مجھے دیا جاتا ہے اور جب میں خاموش اختیار کرتا ہوں تو مجھ سے آغاز کیا جاتا

مُرْتَضَىٰ بِرِشَانِهِ مِصْطَفَىٰ

خِصُوصِيَّتِ حَيْدَرِ كِرَارِ

پہلی حدیث!

راویان : احمد بن شعیب ، احمد بن حرب ، اسباط ،

نعیم ابن حکیم المدائنی ،

ابو مریم نے کہا ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا یہاں تک کہ ہم کعبہ شریف میں آگئے پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے کندھوں پر چڑھ گئے اور میں آپ کو لے کر اٹھ کھڑا ہوا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری کمزوری کو دیکھا تو مجھے فرمایا علی بیٹھ جاؤ میں بیٹھ گیا تو حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے کندھوں سے اتر کر میرے لئے بیٹھ گئے اور مجھے فرمایا کہ میرے کندھوں پر سوار ہو جاؤ۔

میں آپ کے کندھوں پر سوار ہو گیا تو آپ مجھے لے کر اٹھ کھڑے ہوئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خیال آیا کہ میں آسمان کے کنارے تک پہنچا ہوا ہوں پس میں کعبہ پر چڑھ گیا وہاں تانبے یا

پیتل کا ایک مجسمہ پڑا ہوا تھا میں اسے دائیں بائیں اور آگے پیچھے کرنے لگا یہاں تک کہ میں کامیاب ہو گیا حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ اسے پھینک دو میں نے اُسے پھینک دیا اور وہ مجسمہ شیشے کی طرح چور چور ہو گیا پھر میں نیچے اتر اتور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور میں دوڑنے لگے یہاں تک کہ ہم اس خوف سے کہ ہمیں کوئی آدمی نہ مل جائے گھروں کے پیچھے چھپ گئے۔

حضرت علی کی وہ خصوصیت جو اولین و آخرین میں سے کسی کو حاصل نہیں

جگر گوشہ رسول سیدہ فاطمہ

الزہرا سے شادی

حدیث اول !

روایان : احمد بن شعیب، جریر بن حریث، فضل بن

موسیٰ، حسین بن واقد،

حضرت عبد اللہ بن یزید اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ

حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت فاطمہ الزہرا رضی

اللہ عنہا کے متعلق نکاح کا پیغام دیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

جواب دیا کہ ابھی وہ چھوٹی ہیں پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیغام نکاح دیا

تو آپ نے ان کے ساتھ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کر دی۔

دوسری حدیث !

راویان : ابو سعید اسماعیل بن مسعود، حاتم بن و

ردان، ایوب السجستانی، ابی یزید المدنی

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

حضرت فاطمہ الزہرا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رخصتی میں شامل تھی جب میں صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آ کر دروازہ کھٹکھٹایا تو حضرت ام ایمن نے آپ کے لئے دروازہ کھولا جب عورتوں نے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سنی تو اٹھنے کے لئے حرکت کرنے لگیں،

آپ نے فرمایا میں نے اچھا کیا ہے ہم ایک طرف ہو کر بیٹھ گئیں حضرت اسماء بنت عمیس کہتی ہیں کہ میں ایک کونے میں بیٹھی ہوئی تھی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کے لئے دعا فرمائی پھر آپ پر پانی چھڑکا پھر آپ باہر نکلے تو آپ نے سیاہی دیکھی آپ نے دریافت کیا یہ کون ہے؟ میں نے جواب دیا اسماء فرمایا بنت عمیس؟ میں نے جواب دیا ہاں فرمایا تو بھی حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رخصتی میں شامل تھی تو اس کا اکرام کرتی ہے میں نے جواب دیا ہاں تو آپ نے میرے لئے دعا فرمائی۔

تیسری حدیث !

راویان : احمد بن شعیب ، زکریا بن یحییٰ محمد بن

سدران ، سہیل بن جلال العدی ، ابن سواد سعید بن ابی

عروبه ، ایوب السجستانی ، عکرمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی مبارک حضرت علی علیہ السلام سے کی تو جو چیزیں آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ بھیجیں وہ یہ تھیں ایک بنی ہوئی چار پائی اور ایک تکیہ جس کے اندر چھال بھری ہوئی تھی اور ایک مشکیزہ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ بطحاء سے ریت لا کر گھر میں بچھادی گئی اور آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا جب تک میں نہ آؤں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بات نہ کرنا پس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے دروازہ کھٹکھٹایا تو حضرت ام ایمن باہر نکلیں تو آپ نے فرمایا میرے بھائی کو اطلاع کرو ام ایمن نے کہا کہ وہ یعنی حضرت علی آپ کے بھائی کیسے ہوئے آپ نے تو ان کے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی کر دی ہے فرمایا وہ میرا بھائی ہے پھر آپ دروازے کی طرف آئے تو آپ نے سائے کو دیکھ کر دریافت فرمایا کہ یہ کون ہے؟

اس نے جواب دیا میں اسماء بنت عمیس ہوں آپ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کے اکرام کے لئے آئی ہو یہودیوں میں رواج تھا کہ جب کسی کی بیوی اس کے ہاں جاتی تو غم محسوس کرتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی کا ایک طباق منگوا یا اور اس میں اپنا لعاب دہن مبارک شامل فرمایا پھر اس پر تعوذ پڑھی اور پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو بلا کر آپ کے چہرے سینے اور کہنیوں پر اس پانی کو چھڑکا پھر حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بلا یا آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حیا کے باعث اپنے کپڑوں میں لڑکھڑاتی ہوئی تشریف لائیں تو آپ نے ان پر بھی پانی چھڑکا اور جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو فرمایا تھا وہی انہیں فرمایا پھر فرمایا اے بیٹی خدا کی قسم میں نے اپنے اہل میں سے بہترین آدمی کے ساتھ تمہاری شادی کی ہے پھر آپ کھڑے ہو گئے اور باہر تشریف لے گئے۔

چوتھی حدیث !

راویان : احمد بن شعیب ، عمار بن بکار بن راشد ،

احمد بن خالد

محمد بن عبد اللہ بن ابی نجیح اپنے باپ سے حضرت امیر معاویہ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب کا ذکر کیا تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا خدا کی قسم حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو ملنے والے ان تین خصائص میں سے حضور رسالت مآب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لئے ایک بھی فرمایا ہوتا تو میرے نزدیک یہ محبوب ترین بات ہوتی۔

جب آپ نے تبوک سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو واپس کیا تو فرمایا کیا تو اس بات سے راضی نہیں کہ تم مجھے اس طرح ہو جس طرح موسیٰ علیہ السلام کو ہارون علیہ السلام مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے تو یہ بات مجھے زمانے بھر سے عزیز ہوتی یا آپ نے مجھے وہ بات کہی ہوتی جو آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو خیبر کے روز فرمائی تھی کہ میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا ”اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا اور وہ فرار اختیار کرنے والا نہیں ہے“ تو یہ بات بھی مجھے زمانے بھر سے محبوب ہوتی یا ان کی بیٹی کی شادی مجھ سے ہوتی اور میرے ہاں اس سے اولاد ہوتی تو وہ مجھے زمانے بھر سے عزیز تر ہوتی۔

﴿نا ممکن چیز کی خواہش رکھنا بیکار ہے۔ مترجم﴾

پہلی حدیث!

راویان: محمد بن بشار، عبد الوہاب، محمد بن

عمرو ابی سلمہ

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

تشریف لائیں اور آپ کو اس حال میں دیکھ کر رونے لگیں آپ نے ان کے کان میں سرگوشی کی تو وہ رو پڑیں پھر وہ آپ پر جھکیں تو آپ نے سرگوشی کی تو وہ مسکرا دیں جب حضور علیہ الصلوٰۃ کا وصال مبارک ہو گیا تو میں نے حضرت فاطمہ الزہرا سے ان سرگوشیوں کے متعلق پوچھا تو آپ نے مجھے بتایا جب میں آپ پر جھکی تو آپ نے مجھے بتایا کہ میرے اہل بیت میں سے آپ مجھے سب سے پہلے ملیں گی اور یہ کہ میں مریم بنت عمران کے سوا تمام جنتی عورتوں کی سردار ہوں تو میں سر اٹھا کر مسکرا دی،

دوسری حدیث !

راویان: . علال بن بشیر ، محمد ابن خلف موسیٰ بن

یعقوب ، ہاشم بن ہاشم

حضرت عبد اللہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی تو وہ رو پڑیں پھر ان سے کوئی بات کی تو وہ مسکرا دیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد ان سے روئے اور مسکرانے کے متعلق پوچھا تو آپ نے

جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بتایا کہ میں مریم بنت
عمران کے بعد جنتی عورتوں کی سردار ہوں۔

تیسری حدیث !

راویان : اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن راہویہ ،

جزیر یزید بن زیاد ، عبد الرحمن بن ابی نعیم ،

حضرت ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما جنت کے

جوانوں کے سردار ہیں اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مریم بنت عمران کے سوا

جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔

سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا

کی

امت کی عورتوں پر سرداری! مسلمہ احادیث

﴿پہلی حدیث﴾

راویان! محمد بن منصور الطوسی زھیری محمد بن

عبد اللہ ابو جعفر محمد بن مروان ابو حازم ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پورا دن باہر تشریف نہ لائے جب شام ہوئی تو ہم میں سے ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ ہمیں یہ بات بہت شاق گذری ہے کہ آج دن بھر آپ کی زیارت نہ کر سکے آپ نے فرمایا کہ آسمان کے ایک فرشتہ نے ابھی تک میری زیارت نہ کی تھی اس نے اللہ تعالیٰ سے میری زیارت کے لئے اجازت طلب کی اور مجھے اس نے یہ اطلاع اور بشارت دی کہ میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میری امت کی عورتوں کی سردار ہیں اور حسین کریمین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

دوسری حدیث!

راویان : احمد بن سلیمان الفضل بن زکریا، زکریا

فراس شعبی مسروق،

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا چلتی ہوئی تشریف لائیں تو آپ کے چلنے کا انداز حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا تھا آپ نے فرمایا میری بیٹی خوش آمدید پھر آپ نے انہیں اپنے دائیں یا بائیں پہلو میں بٹھالیا پھر ان سے کوئی خفیہ طور پر بات کی تو وہ رو پڑیں پھر آپ نے ان سے کوئی خفیہ بات کی تو آپ مسکرا دیں۔

میں نے حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ میں نے

آج کی طرح کوئی خوشی غم سے اتنی قریب نہیں دیکھی اور میں نے یہ بھی دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے کیا کہا ہے تو آپ نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راز کو افشا کرنے والی نہیں پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال مبارک ہو گیا تو میں نے حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا سے اس بات کے متعلق پوچھا تو آپ نے جواب دیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے خفیہ طور پر یہ بات بتائی تھی کہ جبریل علیہ السلام ہر سال میرے ساتھ ایک بار قرآن کریم دہرایا کرتے تھے مگر اس سال انہوں نے دو دفعہ قرآن کریم دہرایا ہے ہمیں معلوم ہو رہا ہے کہ ہمارے وصال کا وقت قریب آ گیا ہے اور ہمارے اہل بیت میں سے آپ سب سے پہلے ہمیں ملیں گی اور ہم تمہارے لئے سب سے بہتر پہلے جانے والے ہیں سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں یہ بات سن کر رو پڑی پھر آپ نے فرمایا کیا تو اس بات سے راضی نہیں کہ تو اس امت کی عورتوں یا مومنین کی عورتوں کی سردار ہے؟ آپ فرماتی ہیں کہ پھر میں مسکرا دی۔

تیسری حدیث!

راویان : . محمد بن معمر بحرانی ابو داؤد ابو عوانہ

فراس شعبی ،

حضرت مسروق کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ ہم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھے کہ سید فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا پیدل چلتی ہوئی تشریف لائیں خدا کی قسم ان کی چال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چال سے ملتی تھی یہاں تک کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس پہنچ گئیں آپ نے فرمایا میری بیٹی خوش آمدید پھر آپ نے انہیں اپنے دائیں یا بائیں پہلو میں بٹھالیا پھر آپ کے کان میں کوئی سرگوشی کی تو آپ بہت روئیں اس کے بعد آپ نے پھر ان کے کان میں کچھ کہا تو آپ مسکرا دیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے تو میں نے حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم میں سے آپ کو سرگوشی کے لئے مخصوص کیا ہے اور آپ سے کیا کہا ہے؟

سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا راز افشا نہیں کر سکتی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال مبارک ہو گیا تو میں نے آپ سے کہا میں آپ کو اس ذات کا واسطہ دے کر پوچھتی ہوں جس کا آپ پر حق ہے کہ آپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا سرگوشی کی تھی؟ تو آپ نے فرمایا اب میں بتائے دیتی ہوں پہلی دفعہ آپ نے یہ سرگوشی کی کہ جبریل ہر سال میرے ساتھ ایک دفعہ قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے اور اس سال آپ نے میرے ساتھ

دو دور کئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اب میرے وصال کا وقت قریب آ گیا ہے
پس اللہ سے ڈریں اور صبر سے کام لیں پھر مجھے فرمایا اے فاطمہ کیا تو اس
بات سے راضی نہیں کہ تو اس امت کی عورتوں اور دو جہان کی عورتوں کی
سرادار ہو؟ تو میں مسکرا دی۔

سیدہ فاطمہ الزہرا حضور کا ٹکڑا ہیں

پہلی حدیث!

راویان : محمد بن شعیب ، قتیبہ ، لیث ، ابن ابی

ملیکہ ،

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بنی ہاشم بن مغیرہ
نے مجھ سے حضرت علی ابن ابی طالب کے ساتھ اپنی بیٹی کے نکاح کی
اجازت طلب کی ہے میں اس کی ہرگز اجازت نہیں دوں گا پھر کہتا ہوں کہ
میں اس کی اجازت نہیں دوں گا سوائے اس کے کہ علی ابن ابی طالب میری
بیٹی کو طلاق دینے اور ان کی بیٹی سے نکاح کرنے کے ارادے کا اظہار کرے
فاطمہ تو میرا ٹکڑا ہے جو چیز اسے قلق و اضطراب میں ڈالتی ہے وہ بات مجھے بھی

مضطرب کرتی ہے اور جو چیز اُسے تکلیف دیتی ہے وہ مجھے بھی تکلیف دیتی ہے اور جس نے اللہ تعالیٰ کے رسول کو ایذا دی اس کے عمل ضائع ہو گئے۔

ناقلین کے اختلاف کا بیان

دوسری حدیث

راویان : احمد بن سلیمان ، یحییٰ بن آدم ، بشر بن

سری ، لیث بن سعید ، ابن ابی ملیکہ ،

مسور بن مخرمہ کہتے ہیں کہ میں نے مکہ میں منبر پر رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی ہاشم بن مغیرہ نے مجھ سے حضرت علی

ابن ابی طالب کے ساتھ اپنی بیٹی کے نکاح کی اجازت طلب کی اور میں اس

کی اجازت نہیں دوں گا سوائے اس کے کہ علی ابن ابی طالب میری بیٹی کو

چھوڑنا اور ان کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہے پھر فرمایا فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جو بات

اُسے تکلیف دیتی ہے وہ مجھے بھی تکلیف دیتی ہے اور جو بات اسے مضطرب

کرتی ہے وہ مجھے بھی مضطرب کرتی ہے اور ابن ابی طالب کے بس کی بات

نہیں کہ وہ خدا کے نبی کی بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی کے درمیان اتفاق کرا

دے۔

تیسری حدیث!

راویان : احمد بن شعیب ، حرث بن مسکین ، سفیان

عمرو ، ابن ابی ملیکہ

مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا کہ فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

چوتھی حدیث!

راویان : محمد بن خالد ، بشر بن شعیب ، شعیب

زہری ، علی بن حسین

مسور بن مخرمہ نے علی بن الحسین کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میرا ٹکڑا ہے اور میرے گوشت کا لوتھڑا ہے۔

پانچویں حدیث!

راویان : عبد اللہ بن سعد بن ابراہیم بن سعد ، ابی ،

ولید بن کثیر ، محمد بن عمرو بن طلحہ ، ابن شہاب ، علی بن

حسین ،

مسور بن مخرمہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کو اپنی بلوغت کے زمانہ میں اس منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ فاطمہ میرا ٹکڑا ہے۔

حسنین کریمین رسول اللہ کے بیٹے دنیا کی خوشبو جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

پہلی حدیث!

راویان :

احمد بن بکار حرانی ، محمد بن سلمہ ، اسحاق ، یزید بن عبد اللہ بن قسیطہ ، اسامہ بن زید ،

حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی آپ میرے داماد اور میرے بیٹوں کے باپ ہیں، تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔

حسنین میرے بیٹے ہیں

دوسری حدیث

راویان : قاسم بن زکریا بن دینار ، خالد بن مخلد

موسیٰ ابن یعقوب زمعی ، عبد اللہ بن ابی بکر بن زید بن

مہاجر مسلم بن ابی سہیل نبال حسن بن اسامہ بن زید بن
حارثہ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ میں کسی کام
کے لئے رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا آپ کسی چیز پر
چادر لپیٹے ہوئے باہر تشریف لائے میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا چیز ہے حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تشریف فرما ہونے کے بعد میں اپنی حاجت بیان کر
چکا تو میں نے دریافت کیا کہ آپ کس چیز پر چادر لپیٹے ہوئے ہیں آپ نے
چادر ہٹائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرات حسنین آپ کی دونوں رانوں پر بیٹھے
ہوئے ہیں آپ نے فرمایا یہ دونوں میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں
اے اللہ تجھے علم ہے کہ میں ان سے دونوں سے محبت رکھتا ہوں پس تو بھی ان
سے محبت رکھ۔

جنت کے جوانوں کے سردار

تیسری حدیث!

راویان : عمرو بن منصور ابو نعیم ، یزید بن مردانیہ

عبد الرحمن بن ابی نعیم ،

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت حسن و حسین علیہما السلام جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

چوتھی حدیث !

راویان : احمد بن حرب ابن فضیل ، یزید عبد الرحمن
ابی نعیم ،

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ حسنین کریمین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں آپ نے کسی کو بھی اس سے متشقی نہیں کیا۔

پانچویں حدیث !

راویان : یعقوب بن ابراہیم ، محمد بن آدم ، مروان
حکم بن عبد الرحمن ابن ابن نعم ، نعم
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حسنین کریمین عیسیٰ ابن مریم
خالہ زاد اور حضرت یحییٰ بن زکریا علیہم السلام کے سوا تمام نوجوانان بہشت
کے سردار ہیں۔

حسنین میری خوشبو ہیں

چھٹی حدیث

راویان : محمد بن عبد الاعلیٰ صنعانی ، خالد ،

اشعث ، حسن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض صحابہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا یا جب کبھی میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضری دیتا تو جناب حسن و حسین آپ کے پیٹ مبارک پر لوٹ پوٹ ہو رہے ہوتے اور آپ فرماتے کہ اس اُمت میں یہ میری خوشبو ہیں۔

میری دنیا کی خوشبو

ساتویں حدیث !

راویان : ابراہیم بن یعقوب جرجانی ، وہب بن

جریر ، محمد بن عبد اللہ ابی یعقوب

ابن ابی نعم کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمرؓ کے پاس تھا تو ان کے پاس ایک آدمی نے آ کر پوچھا کہ اس کے کپڑے میں مچھر کا خون لگ گیا ہے اور اس نے اس میں نماز پڑھی ہے؟ حضرت ابن عمرؓ نے پوچھا آپ کون ہیں؟

اس نے جواب دیا میں اہل عراق میں سے ہوں آپ نے فرمایا اس

آدمی کی طرف دیکھو یہ مجھ سے مجھڑ کے خون کے بارے میں پوچھتا ہے
 حالانکہ ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے کو قتل کیا ہے
 اور میں نے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کے اس بیٹے
 اور اس کے بھائی یعنی وہ حسن اور حضرت حسین علیہم السلام کے بارے میں سنا
 ہے کہ یہ دونوں میری دنیا کی خوشبو ہیں۔

علی و فاطمہ رسول اللہ کے

عزیز و محبوب ہیں

راویان : حدیث! زکریا بن یحییٰ بن ابی عمر ، سفیان ،

ابی بحیح

ابی یحییٰ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بیان کیا
 کہ میں نے کوفہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی مجھ
 سے منگنی کی اور پھر مجھ سے ان کی شادی کر دی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
 میں آپ کو زیادہ محبوب ہوں یا فاطمہ؟ تو فرمایا وہ مجھے تجھ سے زیادہ محبوب ہے
 اور تو مجھے اس سے زیادہ عزیز تر ہے۔

جو اپنے لئے مانگا وہ علی کے

لئے مانگا فرمان رسول

پہلی حدیث !

راویان : عبد الاعلیٰ بن واصل بن عبد الاعلیٰ ، علی بن ثابت ، منصور ابن الاسود ، یزید بن ابی زیاد ، سلیمان بن عبد اللہ ، حرث ، جدہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں بیمار ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے میں پہلو کے بل لیٹا ہوا تھا آپ نے میرے پہلو کے ساتھ ٹیک لگائی پھر مجھے اپنے کپڑے سے ڈھانپ دیا جب آپ نے دیکھا کہ میں تندرست ہو گیا ہوں تو آپ مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے چلے گئے نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ پھر تشریف لائے اور کپڑا اٹھا کر فرمایا علی کھڑے ہو جاؤ میں کھڑا ہو گیا اور میں بیماری سے ٹھیک ہو چکا تھا گویا اس سے پہلے مجھے کوئی بیماری ہی نہ تھی آپ نے فرمایا نماز میں ، میں نے جو چیز بھی اللہ تعالیٰ سے مانگی ہے اس نے مجھے دی ہے اور جو چیز میں نے اپنے لئے مانگی ہے وہ تیرے لئے

بھی مانگی ہے۔

دوسری حدیث!

جعفر الاحمر نے اختلاف اسناد کرتے ہوئے کہا ہے کہ یزید بن ابی زیاد سے عبداللہ بن حرث نے یہ روایت بیان کی ہے۔

قاسم بن زکریا بن دینار کہتے ہیں کہ مجھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے بتایا کہ مجھے درد ہوا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا آپ نے مجھے اپنی جگہ پر کھڑا کر دیا اور اپنے کپڑے کا ایک کونہ مجھ پر ڈال کر نماز میں مصروف ہو گئے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا علی کھڑے ہو جاؤ تم تندرست ہو گئے ہو اب تمہیں کوئی خوف نہیں میں نے اپنے لئے جس چیز کی دعا کی ہے تیرے لئے بھی ویسی ہی دعا کی ہے اور میں نے جس چیز کے متعلق دعا کی ہے وہ قبول ہو گئی ہے یا آپ نے فرمایا کہ وہ چیز مجھے دے دی گئی ہے جو میں نے اپنے لئے اور تیرے لئے مانگی ہے یاں البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

حضور کا حضرت علی کو مخصوص کرنا پہلی حدیث!

راویان : احمد بن حرب، قاسم، ابن یزید، ابو سفیان

اسحاق ، ناصیہ بن کعب الا سدی ،

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بتایا کہ آپ کی محبت میں مستغرق آپ کے چچا انتقال کر گئے ہیں ان کی تدفین کون کرے گا آپ نے فرمایا تم خود کرو گے اور واپس آنے تک کوئی نیا کام نہ کرنا دفنانے کے بعد میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے غسل کرنے کا حکم دیا اور آپ نے ایسی دعائیں کیں کہ روئے زمین پر مجھے ان سے زیادہ خوش کرنے والی کوئی چیز نہیں۔

دوسری حدیث !

راویان : محمد بن مثنیٰ ، ابی داؤد ، فضیل ابو

معالی ، العشبی ،

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس واپس آیا تو آپ نے مجھے ایک بات کہی کہ اگر مجھے اس کے بدلے میں تمام دنیا بھی مل جاتی تو میں اسے پسند نہ کرتا۔

حضرت علی سے گرمی اور سردی

دور ہونے کی خصوصیت

پہلی حدیث !

راویان : محمد بن یحییٰ بن ایوب بن ابراہیم محمد

بن یحییٰ ابراہیم صائغ ، ابی اسحاق ہمدانی

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شدید گرمی میں ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ سردی کا لباس زیب تن کئے ہوئے تھے اور سردی میں ہمارے پاس آئے تو گرمی کا لباس پہنے ہوئے تھے پھر آپ نے پانی منگوا کر پیا اور اپنی پیشانی سے پسینہ صاف کیا جب وہ گھر کو لوٹ گئے تو میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ آپ نے امیر المؤمنین علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ سردیوں میں ہمارے پاس آئے تو گرمیوں کا لباس پہنے ہوئے تھے اور گرمیوں میں تشریف لائے تو سردیوں کا لباس زیب تن کئے ہوئے تھے ابو لیلیٰ کہتے ہیں کہ میں نہ سمجھ سکا کہ یہ کیا معاملہ ہے چنانچہ وہ اپنے بیٹے عبدالرحمن کا ہاتھ پکڑے ہوئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور جو بات اس نے کی تھی وہ آپ کی خدمت میں عرض کر دی۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری طرف پیغام بھیجا تو میں شاید آشوب چشم میں مبتلا تھا آپ نے میری آنکھوں میں اپنا لعاب دہن مبارک لگا کر فرمایا اپنی آنکھیں کھولو میں نے اپنی آنکھیں کھولیں تو اس وقت تک انہیں کبھی کوئی تکلیف نہیں ہوئی اور آپ نے میرے لئے دعا فرمائی اے اللہ اس سے گرمی اور سردی کی

تکلیف کو دور فرمادے پس مجھے آج کے دن تک سردی اور گرمی کی کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔

حضور کا حضرت علی سے مشورہ اور امت سے تخفیف

راویان حدیث : محمد بن عبد اللہ بن عمار ، قاسم
حرمی ، سفیان ، عثمان ، ابن مغیرہ سالم ، علی بن علقمہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ جب آیت
کریمہ، یا ایہا الذین آمنوا اذا نجا جیتم الرسول فقد موا بین
یدی نجواکم صدقہ۔

نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ
وجہہ الکریم سے فرمایا انہیں حکم دو کہ صدقہ دیں عرض کیا یا رسول اللہ کتنا صدقہ
دیں فرمایا ایک دینار عرض کیا وہ اتنی طاقت نہیں رکھتے۔

فرمایا نصف دینار عرض کیا اس کی بھی طاقت نہیں رکھتے فرمایا پھر کتنا
عرض کیا ایک جو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،

أشفقتم ان تقد موا بین یدی نجواکم صدقات

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میری وجہ سے اس

امت سے تخفیف ہوئی ہے۔

بد بخت ترین آدمی کا بیان

راویان حدیث: محمد بن وہب بن عبد اللہ بن

سماک محمد بن سلمہ ابن اسحاق یزید بن محمد بن خثیم

، محمد بن کعب قرظی ، محمد بن خثیم،

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں اور

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم غزوة العشیرة میں جو طن ینبع

میں ہے دونوں ساتھی تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں تشریف

لائے تو آپ نے ایک ماہ تک قیام فرمایا نیز آپ نے وہاں پر بنی مدج اور

ان کے حلیفوں سے جو بنی ضمرة سے تھے مصالحت کی حضرت علی رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے مجھے فرمایا اے ابوالیقھان کیا تمہارے لئے ممکن ہے کہ ہم بنی

مدج کے اس گروہ کے پاس ہو آئیں جو اپنے ایک چشمے میں کام کر رہے ہیں

تو ہم ان کے پاس ہو آتے ہیں چنانچہ ہم وہاں گئے اور کچھ دیر ان کے کام کو

دیکھتے رہے پھر ہمیں نیند آنے لگی تو میں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں

سے چل دیئے یہاں تک کہ ہم کجھور کے چھوٹے درختوں کے سائے اور بنجر

زمین میں لیٹ گئے اور سو گئے خدا کی قسم ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے جگایا آپ ہمیں اپنے پاؤں سے ہلا رہے تھے اور جس بنجر زمین پہ ہم

سوئے اس سے ہمارے جسم خاک آلود ہو گئے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو فرمایا اے ابو تراب تجھے کیا ہو گیا ہے؟ آپ نے یہ بات آپ پر مٹی دیکھ کر فرمائی۔

پھر آپ نے فرمایا کیا میں تم کو دو بد بخت ترین آدمیوں کے متعلق

بتاؤں؟

ہم نے عرض کیا ! ہاں یا رسول اللہ ضرور بتائیے

فرمایا ! شمود کا حمیر جس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالی تھیں اور

دوسرا وہ شخص ہے جو اے علی تجھے شہید کرے گا اور آپ نے اپنا ہاتھ اپنے سر

پر رکھا یہاں تک کہ اس سے یہ کھوپڑی تر ہو جائے گی اور آپ نے اپنی ریش

مبارک کو پکڑا یعنی سر سے خون بہہ کر داڑھی کو تر کر دے۔

حضور کو سب سے آخر میں ملنے

والے شخص کا بیان

پہلی حدیث!

راویان : ابو الحسن علی بن حجر مروزی ، جریر

مغیرہ ،

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سب سے آخر میں ملاقات کرنے والے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہیں،

دوسری حدیث !

راویان : محمد بن قدامہ ، جریر مغیرہ ام موسیٰ

ام المؤمنین حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے قسم کھا کر بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سب سے آخر میں ملاقات کرنے والے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے آپ نے مزید فرمایا کہ جس صبح کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال مبارک ہوا اہل دن آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف پیغام بھجوایا آپ فرماتی ہیں میرا خیال ہے آپ کا پیغام بھجوانا کسی ضرورت کے باعث تھا۔

کیونکہ آپ نے تین بار پوچھا کہ علی آگئے ہیں؟

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم طلوع آفتاب سے قبل تشریف لائے چنانچہ جب وہ آئے تو ہمیں معلوم ہو گیا کہ آپ کو ان سے کوئی کام ہے ہم گھر سے باہر نکل گئیں ہم ان دنوں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس رہتی تھیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ گھر سے نکلے والوں میں سب سے آخر پر تھی پھر میں

دروازے کے پیچھے بیٹھ گئی اور میں ان سب سے دروازے کے زیادہ قریب
 تھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے اوپر جھکے ہوئے تھے اور رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کرنے والوں میں سب سے آخری آدمی
 تھے پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے سرگوشیاں فرمائیں اور رازقی باتیں کہنے لگے۔

علی تو تنزیل قرآن کی طرح تاویل قرآن پر بھی جنگ کریگا

راویان:۔ احمد بن شعیب اسحاق بن ابراہیم و

محمد بن قدامہ، حرب، اعمش اسماعیل بن رجا، رجا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائے آپ کی نعین مبارک کا تسمہ ٹوٹا ہوا تھا آپ نے اسے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف بڑھا دیا اور فرمایا یقیناً تم میں وہ آدمی موجود ہے جو لوگوں سے تاویل قرآن پر اسی طرح جنگ کرے گا جیسے اس نے تزیل قرآن پر کی ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا وہ آدمی میں ہوں؟

فرمایا! نہیں

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا میں ہوں؟ فرمایا نہیں بلکہ وہ جو تامل کرنے والا ہے۔

حضرت علیؑ کی نصرت کی ترغیب

راویان حدیث: . یوسف بن عیسیٰ فضیل بن موسیٰ

اعمش ابی اسحاق

حضرت سعید بن وہب بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کے بیٹھنے کی کھلی جگہ میں فرمایا میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں جس نے غدیر خم کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرا ولی ہے اور میں مومنوں کا ولی ہوں اور جس کا میں ولی

ہوں اس کا یہ ﷺ حضرت علیؓ کی ولی ہے اے اللہ جو اس سے محبت رکھتا ہے اس سے محبت رکھ اور جو اس سے دشمنی رکھتا ہے اس سے دشمنی رکھ اور جو اس کی نصرت کرتا ہے اس کی مدد فرما۔

سعید کہتے ہیں کہ میرے پہلو سے چھ آدمی اُٹھے اور حارثہ بن نصر کہتے ہیں کہ چھ کھڑے ہوئے اور زید بن یثیع کہتے ہیں کہ میرے پاس سے چھ آدمی کھڑے ہوئے

اور عمرو ذومر کہتے ہیں جو اس سے محبت رکھتا ہے میں اس سے محبت رکھتا ہوں اور جو اس سے بغض رکھتا ہے میں اس سے بغض رکھتا ہوں۔

حضرت عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا

پہلی حدیث!

راویان : عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمن و زہری

غندر، شعبہ، خالد، سعید بن ابی حسن، ام سعید،

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

دوسری حدیث !

راویان : شعبہ ، ایوب ، خالد ، حسن ابو الحسنیہ

راوی ابو داؤد کے ہیں

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

تیسری حدیث !

راویان : ابن عون حسن حمید، بن مسعدہ ، یزید،

ابن زریع ابن عون

حسن اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ غزوہ خندق کے روز آپ لوگوں کو دودھ عطا کر رہے تھے اور آپ کے سینے کے بال مٹی سے اٹے ہوئے تھے آپ فرماتی ہیں خدا کی قسم میں نہیں بھولی آپ نے فرما رہے تھے اے اللہ

اصل بھلائی تو آخرت کی ہے پس تو انصار اور مہاجرین کو بخش دے آپ
فرماتی ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے تو فرمایا ابن سمیہ کو باغی مروہ
قتل کرے گا۔

چوتھی حدیث!

راویان : احمد بن شعیب محمد بن عبد الا علی

خالد بن عنز

حضرت حسن بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام مومنین ام سلمہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے مکہ معظمہ میں یوم خندق کی تالیف کا ذکر کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم لوگوں کو دودھ عطا کر رہے تھے اور آپ کے بال غبارت اٹے
ہوئے تھے اور آپ فرما رہے تھے اے اللہ اصل بھلائی تو آخرت کی بھلائی
ہے پس انصار و مہاجرین کو بخش دے اور حضرت عمار ابن سمیہ آگے تو فرمایا
تجھے ایک باغی مروہ قتل کرے گا۔

پانچویں حدیث!

راویان : احمد بن شعیب ، نصر ابن شمیل ، شعبہ

ابی سلمہ ابی نصرہ ابو سعید خدری ،

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سر سے غبار کو صاف کرتے ہوئے حضرت عمار

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا اے ابن سمیہ عنقریب تجھے باغی گروہ قتل کر دے گا۔

چھٹی حدیث !

راویان : احمد بن سلیمان ، یزید ، العوام ، الاسود

بن مسعود حنظلہ بن خویلد

حنظلہ بیان کرتے ہیں کہ میں امیر معاویہ کے پاس تھا کہ ان کے پاس دو آدمی حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر کے بارے میں جھگڑا کرتے ہوئے آئے ان میں سے ہر ایک یہی کہتا تھا کہ میں نے اُسے قتل کیا ہے تو حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ تم دونوں میں سے ایک اپنے آپ کو اپنے ساتھی سے اچھا سمجھے گا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ عمار تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔
شعبہ نے اختلاف اسناد کرتے ہوئے کہا۔

عن العوام عن رجل عن حنظلة بن سويد

حضرت حنظلہ سے روایت ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سر لایا گیا تو حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔

ساتویں حدیث !

راویان : احمد بن شعیب ، محمد بن قدامہ ، جریر ،

اعمش ، عبد الرحمن

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ اے عمار تجھے باغی گروہ قتل کرے گا ابو معاویہ نے اس روایت کو اعمش سے روایت کیا ہے۔

آٹھویں حدیث!

راویان : عبد اللہ بن محمد ابو معاویہ الا اعمش بن

عبد الرحمن بن ابی زیاد احمد بن شعیب عمرو بن منصور

شیبانی سفیان ، الا اعمش عبد الرحمن بن ابی زیاد

حضرت عبد اللہ بن الحرث بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ

بن عمرو بن العاص اور حضرت معاویہ کے ساتھ چل رہا تھا کہ حضرت عبد اللہ

بن عمرو نے کہا اے معاویہ کیا تو نے وہ بات نہیں سنی جو لوگ کہہ رہے ہیں کہ

اسے باغی گروہ نے قتل کیا ہے۔

تو حضرت معاویہ نے کہا تو ہمیشہ اپنی بات میں باطل پر ہوگا کیا ہم

نے اُسے قتل کیا ہے؟ اسے تو ان لوگوں نے قتل کیا ہے جو اسے ہمارے پاس

لانے تھے۔

ایک خارجی گروہ نکلے گا خارجیوں کو قتل کرنے والا گروہ حق پر ہوگا * ارمان رسول ﷺ *

پہلی حدیث

راویان : محمد بن متیٰ عبد العلی . نہ بدانی بصیرہ
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں سے ایک خارجی گروہ نکلے گا اور
اس خارجی گروہ کو قتل کرنے والے جوہنوں فقیہوں میں حق کے بہت
زیادہ قریب ہوگا۔

دوسری حدیث

راویان : احمد بن شعیب، قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ
قتادہ،

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں ایک خارجی گروہ نکلے گا ان
کے قتل پر وہ گروہ متصف ہوگا جو دونوں میں سے بہتر ہوگا۔

تیسری حدیث

راویان : احمد بن شعیب ، قتیبہ بن سعید ، ابو عوانہ ،

فتادہ اسی نضرہ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت دو فرقوں میں بٹ جائے گی ان کے درمیان سے ایک خارجی گروہ نکلے گا اور خارجی گروہ کو وہ گروہ قتل کرے گا جو دونوں گروہوں میں حق کے بہت زیادہ قریب ہوگا۔

چوتھی حدیث

راویان : احمد بن شعیب عمرو بن علی ، یحییٰ ابو

نضرہ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت دو گروہوں میں بٹ جائے گی ان میں سے ایک خارجی گروہ نکلے گا اسے وہ گروہ قتل کرے گا جو دونوں میں سے حق کے زیادہ قریب ہوگا۔

پانچویں حدیث

راویان : احمد بن شعیب ، سلیمان بن عبد اللہ بن

عمرو ، بھز ، قاسم ، ابن الفضل ، ابو نضرہ ،

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کے دو گروہوں میں بٹ جانے کے وقت ایک خارجی گروہ نکلے گا دونوں گروہوں میں جو گروہ حق کے زیادہ قریب ہوگا وہ اس سے جنت کرے گا۔

چھٹی حدیث

راویان : احمد بن شعیب ، محمد بن عبد العلی ،

معتمر ابی ابو نصرہ ،

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ لوگوں کا ذکر کیا کہ وہ لوگوں کے بٹ جانے کے وقت نکلیں گے ان کی علامت سر منڈانا ہوگی وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیرکمان سے نکل جاتا ہے وہ لوگ بہت بُرے یا بدترین مخلوق ہوں گے انہیں وہ گروہ قتل کرے گا جو حق کے زیادہ قریب ہوگا راوی کہتا ہے کہ آپ نے ایک اور بات بھی فرمائی کہ میرا دین اس کا دین ہوگا اور کہا کہ اے اہل عراق تم نے انہیں قتل کیا ہے۔

ساتویں حدیث

راویان : عبد العلی بن واصل بن عبد العلی ،

محاضر بن المورع اجلح حیب ضحاک المشرقی ، سعید بن

جبیر، میمون بن شعیب، ابو البحتری، والو ضاح، الہمدانی
حسن العربی،

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس امت میں کچھ
لوگ پیدا ہوں گے پھر آپ نے ان کے صوم و صلوٰۃ اوزکوٰۃ کا ذکر کیا پھر فرمایا
کہ وہ لوگ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیرکمان سے نکل
جاتا ہے قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ لوگوں کے دو گروہوں
میں بٹ جانے کے وقت نکلیں گے اور ان سے وہ گروہ جنگ کرے گا جو
اقرب الی الحق ہوگا۔

خارجیوں سے جنگ کرنا حضرت

علی کی خصوصیت

پہلی حدیث!

راویان : یونس، ابن شہاب ابو سلمہ عبد الرحمن،

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اور آپ کچھ تقسیم فرما رہے
تھے کہ آپ کے پاس ذوالخویصرہ آیا جو بنو تمیم کا ایک آدمی ہے اس نے کہا

یا رسول اللہ انصاف سے کام لیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
اگر میں انصاف نہیں کرتا تو تو ان انصاف کرے گا؟ اگر میں نے انصاف سے
کام نہ لیا تو میں غائب و خائب ہو جاؤں گا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس کے قتل کی اجازت دیجئے فرمایا اسے چھوڑ دو اس
کے کچھ ساتھی ہوں گے جن کے سامنے تم اپنے صوم و صلوٰۃ کو حقیر سمجھو گے وہ
قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتا اور وہ لوگ
اسلام سے یوں نکل جائیں گے جیسے شکار میں سے تیرپس وہ اس کے پر کو
دیکھتا ہے تو اس میں خون وغیرہ کوئی چیز نہیں پاتا پھر وہ اس کی نوک کو دیکھتا
ہے تو اس میں بھی کچھ نہیں پاتا پھر اس کے پیکان کو دیکھتا ہے تو اس میں بھی
کچھ نہیں پاتا وہ گوبر اور خون سے آگے نکل جاتا ہے۔ ان کی نشانی ایک سیاہ
فام آدمی ہے جس کا ایک بازو عورت کے پستان یا چبائے ہوئے گوشت کی
طرح ہے وہ لوگوں کے بہترین گروہ کے خلاف خروج کریں گے حضرت ابو
سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ بات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے اور یہ گواہی بھی دیتا ہوں کہ
حضرت علی ابن طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان سے جنگ کی اور میں آپ
کے ساتھ تھا آپ نے اس آدمی کی تلاش کا حکم دیا تلاش کے بعد وہ آدمی مل
گیا تو اسے آپ کے پاس لایا گیا یہاں تک کہ میں نے اس کی وہ تمام
صفات دیکھیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے متعلق بیان کی

تھیں۔

دوسری حدیث!

راویان : محمد بن المصطفیٰ بن بھلول و لید بن مسلم ، قتیبہ بن ولید ، اوراعی ، زھری ، ابی سلمہ ، ضحاک

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے تو ذوالخویصرہ تمیمی نے کہا یا رسول اللہ انصاف سے کام لیجئے آپ نے فرمایا تیرا برا ہوا اگر میں انصاف نہیں کرتا تو کون عدل کرے گا ؟

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔

یا رسول اللہ! مجھے اس کے قتل کی اجازت دیجئے

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

اس کے کچھ ساتھی ہیں جن کے سامنے اپنے صوم و صلوٰۃ کو تم نبظر

حقارت دیکھو گے اور وہ لوگ دین دے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر کمان

سے نکل جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ان کا ایک آدمی اپنے تیر کے پر کو دیکھتا ہے تو

گوبر اور خون سے آگے کوئی چیز نہیں پاتا وہ لوگوں کے بہترین گروہ کے

خلاف خروج کریں گے ان کی نشانی ایک سیاہ فام اور بڑی آنکھ والا آدمی ہے

جس کا ایک ہاتھ عورت کے پستان یا چبائے ہوئے گوشت کی طرح ہے
 حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا
 ہوں کہ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے اور میں
 گواہی دیتا ہوں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا آپ
 نے مقتولوں کی طرف آدمی بھیجا تو اس نشانی والا ایک آدمی لایا گیا جو رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آدمی کے متعلق بیان کی تھی۔

تیسری حدیث!

راویان : حرث بن مسکین ابن وہب عمر و بن

حرث بکر بن اشج بکر بن سعید ،

عبد اللہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب

حروریوں نے خروج کیا تو وہ لوگ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے

انہوں نے کہا ” لا حکم الا للہ “ حکم صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کلمہ حق سے باطل مراد لیا جا رہا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ لوگوں کی صفت بیان کی ہے

اور میں جانتا ہوں کہ وہ صفت ان لوگوں میں پائی جاتی ہے جو زبان سے حق

بات کہتے ہیں لیکن وہ ان کے حلق سے آگے نہیں جاتی ان میں مخلوق الہی میں

سے مبعوض ترین آدمی وہ سیاہ فام شخص ہے جس کا ایک ہاتھ بکری کے تھن یا

پستان کے سرے کی طرح ہے جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے جنگ کی تو آپ نے فرمایا اس آدمی کو تلاش کرو لوگوں نے تلاش کیا تو انہیں کچھ پتہ نہ چلا آپ نے فرمایا دوبارہ جا کر تلاش کرو خدا کی قسم میں نے جھوٹ نہیں بولا اور نہ ہی مجھے دو یا تین بار جھٹلایا جائے گا پھر لوگوں نے اسے ایک دیرانے میں پایا تو سے لاکر آپ کے سامنے رکھ دیا عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں حضرت علی کے اس فرمان اور ساتھیوں کو حکم دینے کے وقت موجود تھا۔

چوتھی حدیث !

راویان : احمد بن شعیب محمد بن معاویہ ابن یزید

علی بن ہشام ، اعمش ، خثیمہ ،

حضرت سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ جب میں تمہیں اپنے متعلق بتاؤں تو جنگ ایک چال ہے۔ اور جب میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے کوئی بات بتاؤں تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق جھوٹ بولنے کی نسبت آسمان سے نیچے گر پڑنا زیادہ محبوب ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ آخری زمانے میں ایک نو عمر اور بے وقوف قوم اٹھے گی وہ مخلوق کو اچھی باتیں بتائے گی وہ لوگ قرآن کو پڑھیں گے ان کا ایمان ان کی شرک سے نیچے نہیں جائے گا وہ دین سے یوں نکل

جہاں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے تم انہیں جہاں پاؤ قتل کرو ان کے قتل کرنے کا اجر اس شخص کے اجر کے برابر ہے جس نے انہیں قیامت کے روز اللہ کے ہاں قتل کیا۔

راویان حدیث کے متعلق ابو اسحاق کے اختلاف کا بیان

پہلی حدیث!

راویان: احمد بن سلیمان، قاسم بن زکریا عبد اللہ

اسرائیل، ابی اسحاق،

سوید بن غفلہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں

کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آخری

زمانے ایک قوم پیدا ہوگی وہ لوگ قرآن پڑھیں گے اور قرآن ان کے حلق

سے نیچے نہیں اترے گا وہ اسلام سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے

نکل جاتا ہے ہر مسلمان کے لئے ان سے جنگ کرنا فرض ہے،

یوسف بن ابی اسحاق نے راویوں کے اختلاف بیان کرتے ہوئے

ابی اسحاق اور سوید بن غفلہ کے درمیان عبد الرحمن بن اللہ مروان کو داخل کیا ہے،

دوسری حدیث!

راویان: زکریا بن یحییٰ محمد بن العلاء ابراہیم بن

یوسف، یوسف، اسحاق، ابی قیس ازدی

سوید بن غفلہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ

آپ نے فرمایا کہ آخری زمانے میں ایک قوم ہوگی وہ لوگ قرآن پڑھیں

گے اور قرآن ان کے حلق سے نیچے اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل

جائیں گے جیسے تیرکمان سے نکل جاتا ہے ہر مسلمان کے لئے ان سے لڑنا

فرض ہے ان کی نشانی یہ ہے کہ وہ سر منڈاتے ہوں گے۔

تیسری حدیث!

راویان! احمد بن شعیب، محمد بن بکار حرانی

مخلد اسرائیل، ابراہیم العلی،

طارق بن زیاد کہتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

ساتھ خوارج کی طرف نکلے آپ نے انہیں قتل کرنے کے بعد فرمایا تلاش کرو

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عنقریب ایک قوم پیدا ہو

گی جو حق بات کہے گی مگر وہ ان کے حلق سے آگے نہیں گزرے گی وہ حق سے

اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانے سے نکل جاتا ہے ان کی نشانی

یہ ہے کہ ان میں ایک سیاہ فام اور ہاتھ کٹا آدمی ہوگا اس کے ہاتھ پر سیاہ بال

ہوں گے اسے تلاش کرو اگر وہ وہی ہے تو تم نے مخلوق کے بدترین آدمی کو قتل کر دیا ہے اور اگر وہ نہیں ہے تو تم نے لوگوں سے بہتر آدمی کو مار دیا ہے ہم رو پڑے پھر آپ نے فرمایا تلاش کرو ہم نے تلاش کر کے اس ٹنڈے کو پایا پس ہم سجدے میں گر گئے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہمارے ساتھ ہی سجدے میں گر گئے سوائے اس کے کہا ”یتکلمون کلمة“

چوتھی حدیث!

راویان : حسن بن مدرک یحییٰ بن حماد ابو عوانہ ، ابو سلیمان الجہنی کہتے ہیں کہ میں جنگ نہروان میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا اور وہ ایک آدمی کو پچھاڑ رہے تھے میں نے کہا اس کی کیا بات ہے فرمایا کیا سب کی؟ پس جب جنگ نہروان ہوئی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حروریوں کو قتل کیا جس وقت آپ ان سے جنگ کے لئے نکلے تو آپ نے پستان والے کو نہ پایا آپ نے چکر لگایا تو اسے اپنی دونوں پنڈلیوں کے درمیان پایا اور فرمایا خدا کے رسول نے سچ فرمایا ہے اور مجھے مسکنہ نے بتایا کہ پستان کے سرے کے اگلے حصے میں تین بال تھے۔

پانچویں حدیث

راویان : علی بن منذر ابی عاصم بن کلیب الحرمی .

کلیب الحرمی روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی آیا جس نے سفر کا لباس پہنا ہوا تھا اس وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں سے باتیں کر رہے تھے اور لوگ آپ سے باتیں کر رہے تھے اس آدمی نے کہا امیر المومنین کیا آپ مجھے گفتگو کی اجازت دیں گے؟ آپ نے اس کی طرف کوئی التفات نہ کیا اور مصروف گفتگو رہے وہ شخص ایک آدمی کے پاس بیٹھ گیا تو اس نے پوچھا کیا بات ہے اس نے کہا کہ میں عمرہ کے لئے جا رہا تھا کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے میری ملاقات ہوگئی آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو تمہارے علاقے میں پیدا ہوئے ہیں جنہیں حرور کہا جاتا ہے میں نے جواب دیا کہ حرور مقام پر پیدا ہوئے ہیں اور اسی نام سے معروف ہیں تو آپ نے فرمایا خوشخبری ہو اسے جو تم میں سے وہاں حاضر ہوگا! اگر ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ چاہیں گے تو ان کے متعلق تم لوگوں کو بتا دیں گے میں حضرت علی سے ان کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے آیا ہوں جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گفتگو سے فارغ ہوئے تو فرمایا اجازت طلب کرنے والا کہاں ہے پس آپ نے اسے بھی وہ بات بتائی جو انہیں بتائی تھی آپ نے

فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں گیا اور آپ کے پاس سوائے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اور کوئی آدمی نہ تھا آپ نے

مجھے فرمایا علی تیرا اور اس قوم کا کیا حال ہے جو ایسی اور ایسی ہے میں نے جواب دیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں پھر آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا مشرق سے ایک قوم نکلے گی وہ قرآن کو پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیرکمان سے نکل جاتا ہے ان میں ایک ٹنڈا آدمی ہے اس کا ہاتھ حبشی عورت کے پستان کی طرح ہے حدیث بیان کرنے کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ میں نے تمہیں اس کے متعلق بتا دیا ہے؟

لوگوں نے جواب دیا ہاں بتا دیا ہے فرمایا میں تم سے اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ وہ ان میں ہے لوگوں نے جواب دیا نہیں آپ نے فرمایا پس تم نے میرے پاس آ کر مجھے بتایا ہے کہ وہ ان لوگوں میں سے نہیں ہے میں اللہ کی قسم کھا کر تم سے کہتا ہوں کہ وہ انہی لوگوں میں ہے پھر تم اسے میرے پاس گھسیٹتے ہوئے لائے جیسا کہ میں تمہارے پاس اس کی نشانی بیان کی تھی انہوں نے کہا ہاں اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے۔

چھٹی حدیث!

راویان محمد بن العلاء ابو معاویہ اعمش زید ابن

وہب

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب جنگ نہروان ہوئی تو آپکی خارجیوں سے مڈ بھٹڑ ہوئی مگر وہ آپ کے مقابلہ میں ٹھہر نہ سکے یہاں تک کہ نیزے مار مار کر ان سب کو ہلاک کر دیا پس حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا پستان جیسے ہاتھ والے کو تلاش کرو تلاش کے باوجود جب وہ نہ ملا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نہ میں نے جھوٹ بولا ہے اور نہ جھٹلایا جاؤں گا اسے تلاش کرو تلاش کرنے پر وہ ایک گڑھے میں پڑا ہوا مل گیا اس پر مقتولوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا کیا دیکھتے ہیں کہ ایک آدمی جس کے ہاتھ پر بلی کی مونچھوں کی طرح بال ہیں وہاں پڑا ہوا ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور لوگوں نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور اس بات سے بہت متعجب ہوئے

ساتویں حدیث!

راویان : عبد الا علی بن واصل بن عبد الا علی

فضل بن وکین موسیٰ بن قیس حضر می سلمہ بن کھیل .

زید ابن وہب کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

دبرخان کے پل پر خطبہ دیا اور فرمایا کہ مجھے ایک خارجی گروہ کے متعلق بتایا

گیا ہے جو مشرق کی طرف سے نکلے گا اور ان میں ایک آدمی ہوگا جسے ذو

الثد یہ کہا جائے گا پس آپ نے ان سے جنگ کی حروریوں نے ایک

دوسرے سے کہا اس نے تمہیں حرور کی جنگ کی طرح واپس لوٹا دیا ہے پس

انہوں نے ایک دوسرے کو نیزے مارے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے کہا انہوں نے نیزے توڑ دیئے ہیں پس انہوں نے چکر لگایا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر میں سے بارہ یا تیرہ آدمی مارے گئے آپ نے فرمایا ٹنڈے کو تلاش کرو اور یہ ایک سردون کی بات ہے لوگوں نے کہا ہم تو اس بات کی طاقت نہیں رکھتے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چتکبرے خچر مبارک پر سوار ہوئے اور فرمایا یہ ہے وہ زمین ان لوگوں میں اسے تلاش کرو پس اسے نکالا گیا آپ نے فرمایا نہ میں نے جھوٹ بولا ہے اور نہ میں جھٹلایا جاؤں گا کام کرو اور رُک جانے پر اکتفاء نہ کرو اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ آپ لوگ کام چھوڑ دیں گے تو میں تمہیں وہ بات بتاتا۔ جس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے کرایا ہے میں نے یمن میں کچھ لوگوں کو دیکھا انہوں نے کہا امیر المؤمنین وہ کیا فیصلہ ہے فرمایا ان کے لئے ہے۔

آٹھویں حدیث !

راویان : عباس بن عبد العظیم ، عبد الرازق عبد

الملك بن ابی سلیمان سلمہ بن کھیل ،

ابن وہب کہتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس

لشکر میں شامل تھا جو خارجیوں کی طرف گیا تھا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے لوگو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ عنقریب میری امت میں ایک قوم پیدا ہوگی وہ لوگ قرآن پڑھیں گے مگر تمہاری قرأت اور نماز، روزہ ان کی قرأت اور نماز، روزوں سے کوئی نسبت نہ رکھیں گے وہ قرآن پڑھیں گے اور خیال کریں گے کہ اس کا ثواب انہیں ملے گا، حالانکہ وہ پڑھنا ان کے لئے وبال جان اور عذاب بن جائے گا قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیرکمان سے نکل جاتا ہے اگر اس لشکر کو جو ان سے لڑنے جا رہا ہے، یہ علم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے نبی کی زبان سے ان کے متعلق کیا فیصلہ فرمایا ہے تو وہ اسی عمل پر توکل کر بیٹھتے، اس قوم کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی ہے جس کا بازو تو ہے مگر کہنی سے ہاتھ تک کا حصہ موجود نہیں اور اس کا بازو عورت کے پستان کی بھٹنی کی طرح ہے جس پر سفید بال ہیں،

سلمہ کہتے ہیں کہ زید نے مجھے ایسی جگہ اتارا کہ ہم پل پر سے گزرے، زید کہتے ہیں کہ ہماری اور خوارج کی ٹڈ بھيڑ ہوئی تو خوارج کا لیڈر عبداللہ بن وہب الرسی تھا، اس نے انہیں کہا کہ اپنے نیزے پھینک دو اور میانوں سے تلواریں نکال لو، پس لوگوں نے انہیں نیزے سے مارا اور بعض نے بعض کو قتل کیا اور سوائے دو آدمیوں کے کسی کو کوئی گزند نہ پہنچا، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اس میں ٹنڈے کو تلاش کرو، مگر وہ نہ ملا حضرت

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنفس نفیس اٹھ کر گئے، یہاں تک کہ ایسے مقتولوں کے پاس آئے جو ایک دوسرے پر پڑے ہوئے تھے، فرمایا، انہیں کھینچو، لوگوں نے اسے زمین کے ساتھ لگے ہوئے مقتولوں کے ساتھ پایا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور فرمایا کہ خدا کے رسول نے سچ فرمایا اور پہنچایا ہے، عبیدہ یمانی نے آپ کے پاس آ کر کہا!

امیر المؤمنین اس ذات کی قسم ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ آپ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے یہاں تک کہ اس نے آپ سے تین بار حلف کا مطالبہ کیا اور آپ اس بارے میں حلف اٹھاتے رہے۔

نویں حدیث!

راویان:۔ قتیبہ بن سعید ابن عدی، ابن عون

محمد بن عبیدہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر تم تکبر نہ کرتے تو میں تمہیں بتاتا کہ ان لوگوں کے ساتھ لڑنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے کیا وعدہ کیا ہوا ہے میں نے کہا! کیا آپ نے یہ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم سے سُنی ہے؟ آپ نے فرمایا! ہاں ربّ کعبہ کی قسم میں نے یہ بات آپ سے سُنی ہے۔

دسویں حدیث!

راویان : احمد بن شعیب ، اسماعیل بن مسعود

معتمر بن سلیمان محمد بن سیرین،

عبیدہ سلمانی کہتے ہیں کہ جب میں ان لوگوں کے پاس آیا جنہیں جنگ نہروان میں زخم لگے تھے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ان میں تلاش کرو اگر یہ اس قوم میں سے ہیں جن کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذکر فرمایا ہے تو ان میں ایک ٹنڈا آدمی ہو گا یا چھوٹے ہاتھ والا آدمی ہو گا ہم اس کے پاس آئے اور ہم نے اسے پالیا پس ہم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کے متعلق بتایا۔

جب آپ نے اسے دیکھا تو فرمایا! اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اگر وہ اترانہ جائیں۔ تو میں انہیں وہ بات ضرور بتاتا جس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے جنگ کرنے والوں کے بارے میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے کیا ہے میں نے کہا آپ نے وہ فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے؟ آپ نے تین بار ربّ کعبہ کی قسم اٹھا کر فرمایا ہاں میں نے خود سُنا ہے۔

گیارہویں حدیث!

راویان : محمد بن عبید، ابو مالک عمرو بن قیس

منہال بن عمرو،

زر بن جیش سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں نے فتنے کی آنکھ پھوڑ دی ہے اگر میں نہ ہوتا تو اہل نہروان اور اہل جمل سے جنگ نہ ہوتی اور اگر مجھے یہ خوف دامن گیر نہ ہوتا کہ تم عمل کرنا چھوڑ دو گے تو میں تمہیں اس فیصلے کے متعلق بتاتا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے اس آدمی کے بارے میں فرمایا ہے جو ان کی ضلالت کو دیکھتے ہوئے اور اس ہدایت کا عرفان رکھتے ہوئے ان سے لڑتا ہے جس پر ہم قائم ہیں۔

خارجی حضرت علی کی جن باتوں

کو ناپسند کرتے تھے حضرت ابن عباس کا مناظرہ

پہلی حدیث

راویان : عمر بن غنی عبد الرحمن بن مہدی عکر

مہ ب عمار ابو زمیل

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حروریوں نے خروج کیا تو وہ دراہم میں الگ ہو کر بیٹھ گئے ان کی

تعداد چھ ہزار تھی میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا آپ ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھیں میں اس قوم کے پاس جا کر ان سے گفتگو کرتا ہوں آپ نے فرمایا مجھے تمہاری جان کے متعلق خدشہ ہے ابن عباس فرماتے ہیں کہ دو پہر کے وقت جب کہ وہ قیلولہ کر رہے تھے میں ان کے پاس گیا انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور کہنے لگے آپ کا آنا کیسے ہوا؟

میں نے جواب دیا کہ میں حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب اور آپ کے داماد کے پاس سے آیا ہوں ان پر قرآن نازل ہوا وہ تم میں سے اس کی تاویل کے زیادہ عالم ہیں تم میں ان کے مقابلے کا ایک آدمی بھی نہیں کہ میں تم تک وہ باتیں پہنچاؤں جو وہ کہتے ہیں اور جو تم کہتے ہو اسی کو اچھا سمجھتے ہو مجھے بتاؤ کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کبار اور آپ کے چچا زاد بھائی سے کیوں ناراض ہو؟ انہوں نے کہا کہ تین باتوں کی وجہ سے ہم ان سے ناراض ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا وہ تین باتیں کون سی ہیں؟

خارجی! ایک یہ کہ انہوں نے امر الہی میں آدمیوں کو حکم بنایا جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ان الحکم الا للہ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حکم نہیں حکم اور آدمیوں کی کیا شان ہے؟

حضرت ابن عباس! یہ تو ایک بات ہوئی؟

خارجی! دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے جنگ کی ہے مگر نہ تو کسی

کو قیدی بنایا اور نہ غنیمت لی ہے اگر مخالفین کافر ہیں تو ان سے ان کا مال چھیننا چاہئے تھا اور اگر وہ مومن ہیں تو ان سے جنگ کرنا جائز نہیں۔

حضرت ابن عباس! یہ دو باتیں ہوئیں تیسری بات کون سی ہے خار جی! تیسری بات یہ ہے کہ انہوں نے اپنے نام سے امیر المؤمنین کا لفظ مٹا دیا ہے تو امیر الکافرین ہوئے۔

حضرت ابن عباس! ان تین باتوں کے علاوہ بھی تمہارے پاس کوئی بات ہے؟

خارجی! ہمارے لئے یہی تین باتیں کافی ہیں۔

حضرت ابن عباس! اگر اللہ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ سے وہ باتیں سناؤں جن سے تمہاری باتوں کی تردید ہوتی ہے تو کیا تم اسے پسند کرو گے۔

خارجی! ہاں ہم یہ باتیں پسند کریں گے

حضرت ابن عباس! تمہارا یہ کہنا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے امر الہی میں آدمیوں کو حکم ثالث بنایا ہے تو میں تمہیں قرآن مجید سے سُناتا ہوں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حکم چوتھائی درہم کی قیمت میں آدمیوں کے حکم میں تبدیل فرما دیا ہے پس اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو حکم دیا ہے کہ اس کے متعلق فیصلہ کریں۔

یا ایہا الذین آمنوا اتقتلوا الصید و انتم حرم ومن

قتله منكم متعمدا فجزا مثل ما قتل من النعم
يحكم به ذوا عدل منكم ﴿الآية﴾

ترجمہ!

یعنی اے مومنو! حالت احرام میں شکار کو قتل نہ کرو تو
جس نے جان بوجھ کر اسے مارا تو اس کے بدلہ کے
متعلق تم میں انصاف کرنے والے فیصلہ کریں گے
میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا خرگوش یا
اس قسم کے شکار کے متعلق انسانوں کا فیصلہ افضل ہے
یا ان کے اپنے خون اور آپس کی خرابیوں کے دور
ہونے کے بارے میں ان کا حکم اچھا ہے اور تم جانتے
ہو کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ خود فیصلہ کر سکتا ہے اور
اسے اس بات کی حاجت نہیں کہ وہ اسے انسانوں
کے حکم میں تبدیل فرمادے؟

خارجی! ہاں انسانوں کا فیصلہ افضل ہے۔

حضرت ابن عباس! اللہ تعالیٰ مرد اور اس کی بیوی کے

متعلق فرماتا ہے۔

وان خفتم شقاق بینہما فابعثوا حکما من اہلہ

وحکما من اہلہا ان یریدا اصلاحا یو فوق اللہ

بینہما۔

ترجمہ!

میں تمہیں خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ
آپس کی اصلاح اور خون کی حفاظت کے بارے میں
انسانوں کا فیصلہ کرنا افضل ہے یا عورت کے بارے
میں تم اس بات کو چھوڑتے ہو؟

خارجی! ہاں انسانوں کا فیصلہ افضل ہے۔

حضرت ابن عباس! تمہارا یہ کہنا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ
الکریم نے جنگ کی اور کسی کو قیدی نہیں بنایا اور نہ ہی غنیمت لی ہے کیا تم اپنی
ماں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو قیدی بنانا چاہتے ہو اور اس
کے لئے بھی وہی چیز حلال قرار دیتے ہو جو اس کے غیر کے لئے حلال قرار
دیتے ہو حالانکہ وہ تمہاری ماں ہے۔

اگر تم یہ کہو کہ جو چیز ہم ان کے غیر سے حلال سمجھتے ہیں ان سے بھی
حلال سمجھتے ہیں تو تم کافر ہو اور اگر تم کہو کہ وہ ہماری ماں نہیں ہیں تو پھر بھی تم
کافر ہو اس لئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

النبي اولیٰ بالمؤمنین من انفسہم و ازواجہ

امہاتہم

ترجمہ!

یعنی نبی مومنوں کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ
 اقرب واولیٰ ہے اور اس کی بیویاں ان کی مائیں ہیں
 اس صورت میں تم دو ضلالتوں کے درمیان گھوم رہے ہو پس ان
 سے نکلنے کا راستہ اختیار کرو اور بتاؤ کہ کیا تم اس بات کو چھوڑے ہو؟
 خارجی! ہاں ہم ان باتوں کو چھوڑتے ہیں۔

حضرت ابن عباس! اب رہا تمہارا یہ قول کہ حضرت علی کرم اللہ
 وجہہ الکریم نے اپنے نام سے امیر المومنین کا لفظ مٹا دیا ہے تو میں تمہیں وہ
 بات بتاتا ہوں جس سے تم راضی ہو گے اور میں جانتا ہوں کہ تم نے بھی سنا ہو
 گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیبیہ میں مشرکین سے مصالحت
 کی تو آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے فرمایا کہ یہ بات لکھو جس پر
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مصالحت کی ہے تو مشرکوں نے کہا خدا
 کی قسم ایسا نہ ہوگا ہم نہیں جانتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اگر ہم آپ کو خدا
 کا رسول جانتے تو آپ کی اطاعت کرتے پس محمد رسول اللہ کی بجائے محمد بن
 عبد اللہ لکھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی رسول اللہ کے
 الفاظ مٹا دیجئے اور کہا کہ اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں تیرا رسول ہوں اے علی
 اسے مٹا دیجئے اور لکھے یہ وہ بات ہے جس پر محمد بن عبد اللہ نے مصالحت کی
 ہے خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے بہتر ہیں انہوں نے اپنے نام سے رسول اللہ کا لفظ مٹا دیا لیکن ان کا اس لفظ کو مٹانا آپ کی نبوت کو ختم نہیں کر دیتا کیا تم اس بات کو بھی چھوڑتے ہو؟

خارجی! ہاں ہم اس بات کو بھی چھوڑتے ہیں۔

پس ان میں سے دو ہزار حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس واپس آگئے اور باقی ماندہ باغی بھی رہے اور اپنی ضلالت پر ہی مارے گئے اور مہاجرین و انصار نے انہیں قتل کر دیا۔

آپ کے متقدم الزکر اوصاف کی

موید احادیث

پہلی حدیث!

کف راویان! معاویہ بن صالح عبد الرحمن بن

صالح عمرو بن ہاشم الحسنی محمد بن اسحاق محمد بن

کعب قرظی۔

حضرت علقمہ بن قیس بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ اس بات کا تدارک کریں جو آپ کو نقصان پہنچا رہی ہے آپ نے فرمایا کہ میں صلح حدیبیہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کاتب تھا جب یہ بات لکھی گئی کہ یہ وہ شرائط ہیں جن پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مصالحت کی ہے تو مشرکین نے کہا اگر ہم انہیں اللہ کا رسول سمجھتے تو ان سے جنگ کیوں کرتے۔ پس رسول اللہ کے الفاظ کو مٹا دیتے۔

میں نے کہا خدا کی قسم وہ اللہ کے رسول ہیں اور خدا کی قسم تمہاری ناپسندیدگی کے باوجود میں ان الفاظ کو نہیں مٹاؤں گا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا مجھے دکھاؤ میں نے آپ کو وہ الفاظ دکھائے تو آپ نے انہیں مٹا دیا پھر فرمایا کہ اے علی تجھے بھی ایسا ہی واقعہ پیش آئے گا اور تو اضطراب کی حالت میں ایسا کرے گا۔

دوسری حدیث!

راویان! محمد بن شعیب، شعبہ ابی اسحاق

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل مدینہ اور اہل مکہ سے مصالحت کی ابن بشار کہتے ہیں کہ اہل مکہ سے مصالحت کی تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صلح نامہ تحریر کیا اور اس میں ”محمد رسول اللہ“ کے الفاظ لکھے مشرکین نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ

عنه سے کہا کہ محمد رسول اللہ کے الفاظ نہ لکھئے اگر آپ رسول ہوتے تو ہم آپ سے برسر پیکار نہ ہوتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا ان الفاظ کو مٹا دو۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا میں تو ان الفاظ کو نہیں مٹاؤں گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے ان الفاظ کو مٹا دیا اور ان سے اس بات پر صلح کی کہ آپ اپنے ساتھیوں سمیت تین دن کے لئے تلواریں نیام میں داخل کر کے مکہ میں داخل ہوں گے۔

تیسری حدیث!

راویان! احمد بن سلیمان الرہاوی عبد اللہ بن

موسیٰ اسرائیل اسحاق

ابوالبزار کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذوالقعدہ میں عمرہ کیا اور اہل مکہ نے آپ کو مکہ میں داخل ہونے سے روک دیا تو آپ نے ان سے یہ فیصلہ کیا کہ وہ وہاں پر تین دن قیام کریں گے جب صلح نامہ تحریر کیا گیا تو اس میں لکھا گیا کہ ان شرائط پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فیصلہ ہوا ہے مشرکین نے کہا ہم آپ کے رسول ہونے کو تسلیم نہیں کرتے اگر ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کا رسول سمجھتے تو آپ کو کسی چیز سے نہ روکتے بلکہ آپ تو محمد بن عبد اللہ ہیں آپ نے فرمایا کہ میں اللہ کا رسول بھی ہوں اور

محمد بن عبد اللہ بھی ہوں پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا
رسول اللہ کے الفاظ مٹا دیجئے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جواب دیا خدا کی قسم میں آپ کے نام
سے یہ الفاظ کبھی نہیں مٹاؤں گا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ
تحریر لے لی اور ان الفاظ کو مٹا دیا آپ اچھی طرح لکھ نہیں سکتے تھے اور رسول
اللہ کی جگہ محمد بن عبد اللہ لکھ دیا اور لکھا کہ یہ وہ شرائط ہیں جن پر محمد بن عبد اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ تلواریں کو نیام میں کر کے مکہ میں
داخل ہوں گے اور اگر مکہ والوں میں سے کوئی شخص آپ کی اتباع کرے تو وہ
آپ کے ساتھ نہیں جاسکے گا مکہ والوں میں سے کوئی شخص آپ کی اتباع
کرے تو وہ آپ کے ساتھ نہیں جاسکے گا اگر آپ کا کوئی ساتھی وہاں قیام کرنا
چاہے تو آپ اسے منع نہیں کریں گے

جب آپ مکہ میں داخل ہوئے اور مقررہ وقت گزر گیا تو مشرکین
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے اپنے آقا سے کہیئے
کہ ہمارے ہاں سے چلے جائیں کیونکہ وقت ختم ہو چکا ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مکہ معظمہ سے نکلے تو حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی چچا چچا
پکارتی ہوئی آپ کے پیچھے آئی حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
فرمایا آپ چچا کی بیٹی کو لے لیجئے سیدہ فاطمہ نے اس بیٹی کو اٹھا لیا پس حضرت
علی حضرت زید اور حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس بیٹی کے بارے میں

جھگڑنے لگے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے اسے پکڑا ہے اور یہ میرے چچا کی بیٹی ہے حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ میرے بھی چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میری بیوی ہے اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی خالہ کے حق میں فیصلہ دیا اور فرمایا خالہ بمنزلہ مان کے ہوتی ہے۔ پھر ماں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں اور حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تو خلق اور خلق میں مجھ سے مشابہ ہے اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تم ہمارے بھائی اور محبوب ہو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کیا آپ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی سے شادی نہیں کریں گے؟ فرمایا وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔

یحییٰ بن آدم نے اس کی مخالفت کی اور کہا کہ اسرائیل ابی اسحاق اور ہانی بن ہانی سے مروی ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی کے بارے میں ان کا جھگڑا ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی خالہ کے حق میں فیصلہ دیا اس کی خالہ نے یا حضرت علی نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ اس سے شادی نہیں کریں گے۔

آپ نے فرمایا! وہ میرے لئے حلال نہیں وہ میرے رضاعی بھائی

کی بیٹی ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے آپ نے فرمایا تو
 مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا
 تم ہمارے بھائی اور محبوب ہو اور حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم
 مجھ سے خلق اور خلق میں مشابہ ہو۔

صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ وسلم

عربی متن

خصائصِ علی

از

حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ



﴿قال﴾ الشيخ الامام الحافظ ابو عبد الرحمن

احمد بن شعيب النسائي

﴿ذكر صلاة﴾

امير المؤمنين علي بن ابي طالب رضي الله عنه

﴿أخبرنا﴾ محمد بن المثنى قال أنبأنا عبد الرحمن أعنى

ابن المهدي قال حدثنا شعيب عن سلمة ابن كهيل قال سمعت حبة

العرني قال سمعت علياً كرم الله وجهه يقول أنا أول من صلى مع

رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم .

﴿أخبرنا﴾ محمد بن المثنى قال حدثنا عبد الرحمن قال

حدثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن ابي عمرة عن زيد بن ارقم قال اول

من صلى مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم علي رضي الله عنه .

﴿ ذكر اختلاف الفاظ الناقلين ﴾

﴿ أخبرنا ﴾ محمد بن المثنى قال أخبرنا محمد بن جعفر

عن غندر قال حدثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن أبي حمزة عن زيد بن ارقم قال أول من أسلم مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم على بن أبي طالب رضي الله عنه

﴿ أخبرنا ﴾ عبد الله بن سعيد قال حدثنا ابن ادریس قال

سمعت ابا حمزة مولى الا نصار قال سمعت زيد بن ارقم يقول اول من يصلى مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم على بن أبي طالب رضي الله عنه وقد قال فى موضع رضى الله عنه ،

﴿ أخبرنا ﴾ محمد بن عبيد بن محمد الكوفي قال حدثنا

سعيد بن خيثم عن اسد بن وداعة عن ابي يحيى بن عفيف عن ابيه عن جده عفيف قال جئت فى الجاهلية الى مكة وانا أريد أن ابتاع لاهلى من ثيابها وعطرها فأنت العباس بن عبد المطلب وكان رجلا تاجرا فانا عند ه جالس حيث انظر الى الكعبة وقد حلت الشمس فى السماء فارتفعت و ذهبت اذ جا مشاب فرمى ببصره الى السماء ثم قام مستقبل الكعبة ثم لم البث الا يسيرا حتى جاء غلام فقام على يمينه ثم لم البث الا يسيرا حتى جاءت امرأة فقامت خلفهما فركع الشاب فركع الغلام والمرأة فرفع الشاب فرفع الغلام والمرأة فسجد الشاب فسجد الغلام والمرأة فقلت يا عباس أمر عظيم قال العباس أمر عظيم اتدري من هذا الشاب قلت لا قال هذا محمد بن

عبد الله ابن أخى أتدرى من هذا الغلام هذا على بن أخى أتدرى من
 هذه المرأة هذه خديجة بنت خويلد زوجته ان ابن أخى هذا أخبر
 نى ان ربه رب السماء والأرض أمره بهذا الدين الذى هو عليه ولا
 والله ما على الا أرض كلها أحد على هذا الدين غير هؤلاء الثلاثة ،

﴿حدثنا﴾ احمد بن سليمان الرهاوى قال حدثنا عبد الله بن

موسى قال حدثنا العلاء بن صالح عن المنهال عن عمرو بن عباد
 بن عبد الله قال قال على رضى الله عنه أنا وأخو رسول الله وأنا
 الصديق الا كبر لا يقولها بعدى الا كاذب آمنت قبل الناس سبع

سنين .

﴿ ذكر عبادته ﴾

﴿ اخبرنا ﴾ علي بن نذر الكوفي قال اخبرنا ابن فضل قال
 اخبرنا الا صلح عن عبد الله ابن الهزيل عن علي رضي الله عنه قال
 ما أعرف أحد من هذه الامة عبد الله بعد نبينا غيري عبت الله قبل
 أن يعبده أحد من هذه الامة تسع سنين.

﴿ ذكر منزلة ﴾

علي بن ابي طالب كرم الله وجهه من الله عز وجل

﴿ اخبرنا ﴾ هلال بن بشير البصري قال حدثنا محمد بن خالد
 قال حدثني موسى ابن يعقوب قال حدثنا مهاجر بن سمار بن سلمة
 عن عائشة بنت سعد قالت سمعت أبي يقول سمعت رسول الله
 صلى الله عليه وآله وسلم يوم الجحفة فأخذ بيد علي فخطب فحمد
 الله وأثنى عليه ثم قال أيها الناس اني وليكم قالوا صدقت يا رسول
 الله صلى الله عليه وآله وسلم ثم أخذ بيد علي فرفعها فقال هذا ولي
 ويؤدى عني ديني وأنا موالى من والاه ومعادى من عاداه.

﴿ اخبرنا ﴾ قتيبة بن سعيد البلخي وهشام بن عمار الدمشقي

قالا حدثنا حاتم عن بكير بن مسمار عن عامر بن سعد بن ابي وقاص
 قال أمر معاوية سعدا فقال ما يمنعك أن تسب أبا تراب فقال اماها
 ذكرت ثلاثا قالهن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فلن أسبه

لأن يكون لي واحدة منها أحب الي من حمر النعم سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول له وخلفه في بعض مغازيه فقال له علي يا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أتخلفني مع النساء والصبيان فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أما ترضي أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى ألا أنه لا نبوة بعدى وسمعتة يقول يوم خيبر لا عطين الرايته غدا رجلا يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله فتناولنا اليها فقال ادعوا الي عليا فأنى به أرمد فبصق في عينه ودفع الراية اليه ولما نزلت انما يريد الله ليجذب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا دعا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عليا وفاطمة وحسنا وحسينا فقال اللهم هؤلاء اهل بيتي.

﴿أخبرنا﴾ حرمي بن يونس بن محمد الطرسوسي قال أخبرنا أبو غسان قال أخبرنا عبد السلام عن موسى الصغير عن عبد الرحمن بن سابط عن سعد قال كنت جالسا فتنقصوا علي بن أبي طالب رضي الله عنه فقلت لقد سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول في علي خصال ثلاث لان يكون لي واحدة منهن أحب الي من حمر النعم سمعتة يقول نه مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدى وسمعتة يقول لا عطين الراية غدا رجلا يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله وسمعتة يقول من كنت مولاه فاعلي مولاه.

﴿أخبرنا﴾ زكريا بن يحيى السجستاني قال أخبرنا نصر بن

على قال حدثنا عبد الله بن داود عن عبد الواحد ابن أيمن عن أبيه ان
سعدا قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا تدفن الراية الى
رجل يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله ويفتح الله بيده فاستشرف
لها اصحابه فدفعها الى علي.

﴿أخبرنا﴾ زكريا بن يحيى قال حدثنا الحسن بن حماد قال

أخبرنا مسهر بن عبد الملك عن عيسى بن عمر عن السدي عن
أنس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم كان عنده طائر
فقال اللهم ائتني باحب خلقك اليك يأكل معي من هذا الطير فجاء
أبو بكر فرده ثم جاء عمر فرده ثم جاء علي فأذن له.

﴿أخبرنا﴾ احمد بن سليمان الرهاوي حدثنا عبد الله

أخبرنا ابن ابي ليلى عن الحكم بن منهل عن عبد الرحمن بن ابي
ليلى عن أبيه قال لعلي وكان يسير معه ان الناس قد أنكروا منك شيئاً
تخرج في البرد في الملاء تين وتخرج في الحرف في الخشن والتوب
الغليظ فقال لم تكن معنا بخير قال بلى قال بعث رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم أبا بكر وعقد له لواء فرجع وبعث عمر وعقد له
لواء فرجع فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا عطين الراية
رجلا يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله ليس بفرار فارسل الى
وأنا أرمد فتفل في عيني فقال اللهم اكفه أذى الحرو البرد قال ما
وجدت حراً بعد ذلك ولا برداً.

﴿أخبرنا﴾ محمد بن علي بن هبة الواقدي قال أخبرنا معاذ

بن خالد قال أخبرنا الحسين بن واقد عن عبد الله بن بريدة قال سمعت أبي بريدة يقول حاصرنا خيبر فأخذ الراية أبو بكر ولم يفتح له فأخذه من الغد عمر فانصرف ولم يفتح له وأصاب الناس شدة وجهد فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انى دافع لوائى غدا الى رجل يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله لا يرجع حتى يفتح له وبتنا طيبة أنفسنا ان الفتح غدا فلما أصبح رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم صلى الغداة ثم جاء قائما ورمى اللواء موالى الناس على أقصا فهم فما منا انسان له منزلة عند الرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الا وهو يرجو أن يكون صاحب اللواء فدعاء على بن ابي طالب رضى الله تعالى عنه وهو أرمد فتفل ومصح فى عينيه فدفع اليه اللواء وفتح الله عليه قالوا أخبرنا ممن تطاول بها.

﴿أخبرنا﴾ محمد بن بشار بن دار البصرى أخبرنا محمد بن جعفر قال حدثنا عوف عن ميمون عن أبي عبد الله عبد السلام ان عبد الله بن بريدة حدثه عن بريدة الا سلمى قال لما كان يوم خيبر نزل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بحصن أهل خيبر أعطى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اللواء عمر فنهض فيه من نهض من الناس فلقوا أهل خيبر فانكشف عمرو وأصحابه فرجعوا الى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا عطين اللواء رجلا يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله فلما كان من الغد تصاد أبو بكر وعمر فدعا عليا وهو أرمد

فتفل في عينيه ونهض معه من الناس من نهض فلقى أهل خيبر فاذا
مرحب يرتجز.

قد علمت خيبر انى مرحب
شاكى السلاح بطل مجرب

اذا الليوث اقبلت تلهب
اطعن احيانا وحينما اضرب

فاختلف هو و على ضربتين فضر به على هامته حتى مضى السيف
منها منتهى رأسه وسمع أهل العسكر صوت ضربته فما تنام آخر
الناس مع على حتى فتح لا ولهم

﴿أخبرنا﴾ قتيبة بن سعيد قال حدثنا يعقوب بن عبد الرحمن

الزهري عن أبي حازم قال أخبرني سهيل بن سعد أن رسول الله صلى
الله عليه وآله وسلم قال يوم خيبر لا عطين هذه الراية غدا رجلا يفتح
الله عليه يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله فلما أصبح الناس
غدوا على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كلهم يرجون أن يعطى
فقال ابن علي بن أبي طالب فقلوا على يا رسول الله يشتكى عينيه
قال فارسلوا إليه فأنى به فبصق رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
في عينيه ودعاه فبرأ حتى كان لم يكن وجع فأعطاه الراية فقال على
يا رسول الله أقاتلهم حتى يكونوا مثلنا فقال انفذ على رسلك حتى
تنزل بساحتهم ثم ادعهم الى الاسلام وأخبرهم بما يحب عليهم من

اللّٰهُ فَوَاللّٰهِ لَآن يَهْدِي اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَآحَدًا خَيْرٌ مِّنْ أَن يَكُونَ لَكَ
حَمْرًا نَعَم.

﴿ ذَكَرَ اِخْتِلَافَ ﴾

الفاظ الناقلين بخبر ابي هريرة منه

﴿ اخبرنا ﴾ أبو الحسين أحمد بن سليمان الرهاوي قال حدثنا
يعلى بن عبيد قال حدثنا يزيد بن كيسان عن أبي حازم عن أبي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا دفعن الراية اليوم الى
رجل يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله فتناول القوم فقال أين
علي بن أبي طالب فقالوا يشتكى عينيه قال فبصق نبي الله في كفيه
ومسح بهما عيني علي ودفع اليه الراية ففتح الله على يديه .

﴿ أخبرنا ﴾ قتيبة بن سعيد قال أخبرنا يعقوب عن سهل عن
ابيه عن ابي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال يوم
خيبر لا عطين الراية رجلا يحب الله ورسوله يفتح الله عليه قال عمر
بن الخطاب ما أحببت الا مارة الا يومئذ فدعا رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم علي بن ابي طالب فأعطاه اياها وقال أمش ولا تلتفت
حتى يفتح الله عليك فسار علي ثم وقف فصاح يا رسول الله علي
ماذا أقاتل الناس قال قاتلهم حتى يشهدوا أن لا اله الا الله وأن
محمدًا رسول الله فاذا فعلوا ذلك قد منعوا منك دماءهم
واموالهم الا بحقها وحسابهم على الله.

﴿أخبرنا﴾ اسحق بن ابراهيم بن راهويه قال أخبرنا جرير عن سهيل عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا عطين الراية غدا رجلا يحب الله ورسوله يفتح عليه قال عمر فما احببت الا مارة قط الا يومئذ قال فاستشرفت لها فدعا عليا فبعثه ثم قال اذهب فقاتل حتى يفتح الله عليك ولا تلتفت قال فمشى ماشاء الله ثم وقف ولم يلتفت فقال علام نقاتل الناس قال قاتلهم حتى يشهدوا ان لا اله الا الله وأن محمد رسول الله فاذا فعلوا ذلك فقد منعوا دماءهم و أموالهم الا بحقها وحسابهم على الله .

﴿أخبرنا﴾ محمد بن عبد الله بن المبارك المخزومي قال حدثنا أبو هاشم المخزومي قال حدثنا وحب قال حدثنا سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يوم خيبر لا دفعن الراية الى رجل يحب الله ورسوله و يفتح الله عليه قال عمر فما احببت الا مارة قط قبل يومئذ فدفعها الى علي رضي الله تعالى عنه قال قال ولا تلتفت فصار قريبا قال يا رسول الله علام نقاتل قال علي أن يشهدوا أن لا اله الا الله وأن محمد الرسول الله فاذا فعلوا ذلك عصموا دماعم و أموالهم الا بحقها وحسابهم على الله تعالى .

﴿ذكر خبر عمران بن حصين في ذلك﴾

﴿أخبرنا﴾ العباس بن عبد الحطيم العبدي البصري قال أخبرنا عمر بن عبد الوهاب قال أخبرنا معتمر بن سليمان عن أبيه

منصور عن زبعي عن عمران بن الحصين ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال لا عطين الراية رجلا يحب الله ورسوله او قال يحبه الله ورسوله فدعا عليا وهو أرمم ففتح الله على يديه.

﴿ذكر خبر الحسن بن علي رضي الله تعالى
عنهما عن النبي ﷺ في ذلك وان جبريل يقاتل
عن يمينه وميكائيل عن يساره﴾

﴿أخبرنا﴾ اسحق بن ابراهيم بن راهويه أخبرنا النضر بن شميل قال أخبرنا يونس عن أبي اسحق عن هبيرة بن هديم قال جمع الناس الحسن بن علي وعليه عمامة سودا ما اقتل ابوه فقال لقد كان قتلتم بالامس رجلا ما سبقه الا ولون ولا يدركه الآخرون و ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال لا عطين الراية غدا رجلا يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله ويقا تل جبريل عن يمينه و ميكائيل عن يساره ثم لا ترد رايته حتى يفتح الله عليه ما ترك دينار او لا درهم الا تسعمائة اخذها عياله من عطاء كان اراد أن يتاع بها خادما لا هله.

﴿ذكر قول النبي في علي أن الله جل ثناؤه

لا يخزيه ابدا﴾

﴿أخبرنا﴾ ميمون بن المشي قال حدثنا أبو الوضاح وهو أبو عوانة قال حدثنا ابوبلج بن أبي سليم قال حدثنا عمرو بن ميمونه

قال انى لجالس الى ابن عباس اذا تاه تسعة رهط فقالوا ايا ابن عباس
اما أن تقوم معنا واما ان تخلونا هو لا
قال فقال ابن عباس بل أقوم معكم قال وهو يومئذ صحيح قبل أن
يعمى قال فابتدوا فتحدثوا فلا نذرى ما قالوا قال فجاء وهو ينقض
ثوبه وهو يقول أف وقف وقعوا فى رجل له عشر وقعوا فى رجل قال
له رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا بعثن رجلا يحب الله
ورسوله لا يخزيه الله ابدا قال فاستشرف لها من استشرف فقال اين
ابن أبى طالب قيل هو فى الرحى يطحن قال وما كان احدكم ليطحن
قال فجاء أرمدا لا يكاد يبصر فتفل فى عينيه ثم هن الراية ثلاثا فدفعها
اليه فجاء بصفية بنت حى وبعث ابا بكر بسورة التوبة وبعث عليا
خلفه فأخذها منه فقال لا يذهب بها الا رجل منى وأنا منه قال وقال
لبنى عمه ايكم بوالينى فى الدنيا والآخرة قال وعلى معه جالس فقال
على انه أو اليك فى الدنيا والآخرة قال وكان اول من اسلم من
الناس بعد خديجة قال وأخذ رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
ثوبه فوضعه على وفاطمة وحسن وحسين فقال انما يريد الله
ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا قال وشرى على
نفسه لبس ثوبا النبى صلى الله عليه وآله وسلم ثم نام مكانه قال
وكان المشركون يرمون رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فجاء
ابو بكر وعلى نائم قال وابوبكر يحسبه انه نبى الله قال فقال له على
النبى الله صلى الله عليه وآله وسلم قد انطلق نحو بئر ميمونة فادركه

قال فانطلق ابو بكر فدخل معه الغار قال وجعل على يرمى بالحجارة
 كما كان يرمى نبي الله وهو يتضور قال لف رأسه في الثوب لا يخرج
 حتى أصبح ثم كشف عن رأسه فقالوا انك للثيم كان صاحبك
 يرميه فلا يتضور وانت تتضور وقد استنكرنا ذلك قال وخرج
 بالناس في غزوة تبوك قال فقال له على أخرج معك فقال له نبي
 الله لا فبكي على فقال له أما ترضى أن تكون منى بمنزلة هرون من
 موسى الا انك لست بنى انه لا ينبغي أن أذهب الا وانت خليفتي
 قال وقال له رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انت وليي في كل
 مؤ من بعدى قال وسد ابواب المسجد غير باب على قال فقال
 فدخل المسجد جنبا وهو طريقه ليس له طريق غيره قال وقال من
 كنت مولا ه فان مولا ه على قال وأخبرنا الله عز وجل في القرآن قد
 رضى عنهم عن اصحاب الشجرة فعلم ما فى قلوبهم هل حدثنا انه
 سخط عليهم بعد قال وقال نبي الله صلى الله عليه وآله وسلم لعمر
 حين قال ائذن لى فلا ضرب عنقه قال او كنت فاعلا و ما يدريك
 لعل الله قد اطلع على اهل بدر فقال اعملوا ما شئتم.

﴿ذكر قول النبي ﷺ لعلى انك مغفور لك﴾

﴿أخبرنا﴾ هرون بن عبد الله الجمال البغدادي قال حدثنا

محمد بن عبد الله الزبير الا سدى قال حدثنا على بن صالح عن ابي

اسحق عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة عن علي رضي الله عنه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الا اعلمك كلمات
اذا قلتهم غفر لك مع انه مغفور لك تقول لا اله الا الله الحليم
الكريم لا اله الا الله العلي العظيم الحمد لله رب العالمين .

﴿ ذكر الاختلاف على ابي اسحق في هذا الحديث ﴾

﴿ أخبرنا ﴾ أحمد بن عثمان بن حكيم الكوفي قال حدثنا
خالد قال أخبرنا علي ابن صالح عن ابي اسحق الهمداني عن عمرو
بن مرة عن عبد الله بن سلمة عن علي رضي الله عنه ان النبي صلى
الله عليه وآله وسلم قال يا علي الا اعلمك كلمات الفرح لا اله الا
الله العلي العظيم سبحان الله رب السموات السبع ورب العرش
العظيم الحمد لله رب العالمين .

﴿ أخبرنا ﴾ صفوان بن عمر الحمصي قال حدثنا احمد بن
خالد قال أخبرنا اسرائيل عن ابي اسحق عن عبد الرحمن بن ابي ليلى
عن علي رضي الله عنه قال كلمات الفرح .

﴿ أخبرنا ﴾ محمد بن عثمان بن حكيم قال حدثنا ابو غانم
قال أخبرنا اسرائيل عن ابي اسحق عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن
علي عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم نحو يعني نحو حديث خالد .

﴿ أخبرنا ﴾ علي بن محمد بن علي المصيصي قال أخبرنا

خلف ابن تميم قال أخبرنا اسرا ئيل قال حدثنا ابو اسحق عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن علي رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم الا اعلمك كلمات اذا قلتها غفر لك علي انه مغفور لك لا اله الا الله العلي العظيم لا اله الا الله الحليم الكريم سبحان رب العرش العظيم الحمد لله رب العالمين .

﴿أخبرنا﴾ الحسين بن حارث قال أخبرنا الفضل ابن موسى عن الحسين بن واقد عن ابي اسحق عن الحرث عن علي كرم الله وجهه قال قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم الا اعلمك دعاء اذا دعوت به غفر لك و ان كنت مغفورا لك قلت بلى قال لا اله الا الله العلي العظيم لا اله الا الله الحليم الكريم لا اله الا الله سبحان الله رب العرش العظيم قال ابو اسحق لم يسمع من الحرث الا اربعة احاديث ليس ذا منها و انما اخرجناه لمخالفة الحسين بن واقد الا سرا ئيلي ولعلي بن صالح والحرث الا عور ليس بذلك في الحديث عاصم بن ضمرة اصلح منه .

﴿ذكر قول النبي ﷺ قد امتحن الله قلب علي للايمان﴾

﴿أخبرنا﴾ أبو جعفر محمد بن عبد اله بن المبارك المنخزومي قال حدثنا الا سود بن عامر قال اخبرنا شريك عن منصور عن ربي عن علي قال جاء النبي صلى الله عليه وآله وسلم

اناس من قريش فقالوا يا محمد انا جيرانك و حلفاء وك وان من
عبيدنا قد اتوك ليس بهم رغبة في الدين ولا رغبة في الفقه انما
فروا من ضياعنا و اموا لنا فارددهم الينا فقال لابي بكر ما تقول فقال
صدقوا انهم لجيرانك و حلفاء وك فتغير وجه النبي صلى الله عليه
وآله وسلم ثم قال لعمر ما تقول قال صدقوا انهم لجيرانك و
حلفاء وك فتغير وجه النبي صلى الله عليه وآله وسلم ثم قال يامعشر
قريش و الله لبيعثن الله عليكم رجلا منكم امتحن الله قلبه للايمان
فيضربكم على الدين او يضرب بعضكم قال ابو بكر انا هو يا رسول
الله قال لا قال عمر انا هو يا رسول الله قال لا ولكن ذلك الذي
يخصف النعل وقد كان اعطى عليا نعلا يخلصها.

﴿ ذكر قوله ﷺ لعلي ان الله يهدي قلبك ﴾

﴿أخبرنا﴾ أبو جعفر عن عمرو بن البصري قال حدثنا عمرو
بن مرة عن ابي البحتري عن علي قال بعثني رسول الله صلى الله عليه
وآله وسلم الى اليمن و أنا شاب حديث السن قال فقلت يا رسول الله
تبعثني الى قوم يكون بينهم احداث وانا شاب حديث السن قال ان
الله سيهدي قلبك ويثبت لسانك قال ما شككت في حديث
اقضى بين اثنين .

﴿ ذكر اختلاف الناقلين بهذا الخبر ﴾

﴿أخبرنا﴾ علي بن حسين المرزى قال أخبرنا عيسى ابن

لا عمش عن عمرو بن مرة عن ابي البحتري عن علي رضي الله عنه
قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الى اليمن فقلت
انك تعبثني الى قوم اسن منى فكيف القضاء عنهم فقال ان الله
سيهدى قلبك ويثبت لسانك قال لي فما شككت في حكومة
بعد.

﴿أخبرنا﴾ محمد بن المثنى قال حدثنا ابو معاوية قال حدثنا
الا عمش عن عمرو بن مرة عن ابي البحتري عن علي رضي الله عنه
قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الى اهل اليمن لا
قضى بينهم فقلت يا رسول الله لا علم لي بالقضاء فضرب بيده على
صدرى وقال اللهم اهد قلبه وسدد لسانه فما شككت في قضاء
بين اثنين حين جلست في مجلسي قال ابو عبد الرحمن النسائي هذا
حديث سمعته من عمرو بن مرة عن ابي البحتري قال أخبرني من
سمع علياً رضي الله عنه قال ابو عبد الرحمن ابو البحتري لم يسمع
من علي شيئاً.

﴿أخبرنا﴾ احمد بن سليمان الرهاوي قال حدثنا يحيى بن
آدم قال حدثنا شريك عن سماك بن حرب عن جيش بن المعتمر
عن علي رضي الله عنه قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وآله
وسلم الى اليمن وانا شاب فقلت يا رسول الله تبعثني وانا شاب الى
قوم ذوى اسنان اقضى بينهم ولا علم لي بالقضاء فوضع يده على
صدرى ثم قال ان الله سيهدى قلبك ويثبت لسانك يا علي اذا

أجلس اليك الخصمان فلا تقضى بينهما حتى تسمع من الآخر
كما سمعت من الاول فانك اذا فعلت ذلك تبدى لك القضاء
قال على رضى الله عنه فما أشكل على قضاء بعد ذلك .

﴿ ذكر الاختلاف عن ابي اسحق في هذا الحديث ﴾

﴿ أخبرنا ﴾ احمد بن سليمان قال حدثنا يحيى بن آدم قال
حدثنا اسرا ئيل بن ابي اسحق عن حارثة بن مضرب عن على رضى
الله عنه قال بعثنى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الى اليمن
فقلت انك تبعثنى الى قوم هم أسن منى لا قضى بينهم فقال ان الله
سيهدى قلبك ويثبت لسانك .

﴿ أخبرنا ﴾ شبيب عن ابي اسحق عن عمرو بن حبشى عن
على كرم الله وجهه ﴿ وأخبرنى ﴾ أبو عبد الرحمن ذكرى بن يحيى
قال حدثنا محمد بن العلاء قال حدثنا معاوية بن هشام عن شيبان عن
ابى اسحق عن عمرو بن حبشى عن على كرم الله وجهه قال بعثنى
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الى اليمن فقلت يا رسول الله
انك تبعثنى الى شيوخ ذوى اسنان انى اخاف ان لا اصيب فقال ان
الله سيثبت لسانك ويهدى قلبك .



﴿ذكر قول النبي ﷺ﴾

﴿امرت بسد هذه الا بواب غير باب علي﴾

﴿أخبرنا﴾ محمد بن بشار بن بندار البصرى قال حدثنا محمد بن جعفر قال حدثنا عوف عن ميمون ابى عبد الله عن زيد بن ارقم قال كان لنفر من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ابواب شارة فى المسجد فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم سدوا الا بواب الا باب علي فتكلم بذلك الناس فقام رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد فاني امرت بسد هذه الا بواب غير باب علي وقال فيه فائلكم والله ما سد دونه اولا فتحتة ولكنى امرت فاتبعته.

﴿ذكر قوله ﷺ﴾

﴿ما ادخلته واخرجتكم بل الله ادخله واخرجكم﴾

﴿أخبرنا﴾ علي بن محمد بن سليمان عن ابن عتية عن عمرو بن دينار عن ابى جعفر محمد ابن علي عن ابراهيم بن سعد بن ابى وقاص عن ابىه ولم يقل مرة عن ابىه قال كنا عند النبي صلى الله عليه وآله وسلم وعنده قوم جلوس فدخل علي كرم الله وجهه فلما دخل

خرجوا فلما خرجوا تلا وموافقا لولا او الله ما اخرجنا اذا دخله
فرجعوا فدخلوا فقال والله ما انا ادخلته و اخرجتكم بل الله ادخله
واخرجكم قال ابو عبد الرحمن هذا اولى بالصواب .

﴿أخبرنا﴾ احمد بن يحيى الكوفي قال أخبرنا علي وهو ابن
قادم قال أخبرنا اسرائيل عن عبد الله بن شريك عن الحرث بن
مائل قال أتيت بسكة فلقيت سعد بن ابي وقاص فقلت له سمعت
لعلي منقت قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في
المسجد فروى فينا لسده ليخرج من في المسجد الا آل رسول
الله صلى الله عليه وآله وسلم وآل علي قال فخرجنا فلما أصبح اتاه
عنه فقال يا رسول الله اخرجت اصحابك واعمامك واسكنت
هذا الغلام فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما انا امرت
باجرا حاكم ولا باسكان هذا الغلام ان الله هو امر به قال قطر عن عبد
الله بن شريك عن عبد الله بن ارقم عن سعد ان العباس اتى النبي
صلى الله عليه وآله وسلم فقال سددت ابو ابنا الاباب علي فقال ما انا
فتحتها ولا انا سددها .

﴿أخبرنا﴾ زكريا بن يحيى السجستاني قال حدثنا عبد الله
بن عمر قال أخبرنا محمد بن وهب بن ابي كريمة الحراني قال
أخبرنا مسكين قال حدثنا عن ابي مليح عن عمرو بن ميمون عن ابن
عباس قال امر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بابواب المسجد
فسدت الا باب علي رضي الله عنه .

﴿أخبرنا﴾ محمد بن المثنى قال حدثنا يحيى بن معاذ قال حدثنا ابو وضاح قال اخبرنا يحيى حدثنا عمرو بن ميمون قال قال ابن عباس وسد ابواب المسجد غير باب على رضى الله عنه فكان يدخل المسجد وهو جنب وهو طريقه ليس له طريق غيره.

﴿ذكر منزلة على بن ابي طالب من النبى ﷺ﴾

﴿أخبرنا﴾ بشر بن هلال البصرى قال حدثنا جعفر وهو ابن سليمان قال حدثنا حرب بن شداد عن وساد عن سعيد بن المسيب عن سعد بن ابي وقاص قال لما غزا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم غزوة تبوك خلف عليا كرم الله وجهه في المدينة قالوا فيه مله وكره صحبته فتبع على رضى الله عنه النبى صلى الله عليه وآله وسلم حتى لحقه فى الطريق قال يا رسول الله خلفتني با لمدينة مع الصبيان والنساء حتى قالوا مله وكره صحبته فقال النبى صلى الله عليه وآله وسلم يا على انما خلفتك على اهلى اما ترضى ان تكون منى بمنزلة هرون من موسى غير انه لا نبى بعدى.

﴿أخبرنا﴾ القديم بن زكريا بن دينار الكوفى قال حدثنا ابونعيم قال حدثنا عبد السلام عن يحيى بن سعيد عن سعيد بن المسيب عن سعد ابن ابي وقاص ان النبى صلى الله عليه وآله وسلم قال لعلى رضى الله عنه انت منى بمنزلة هرون من موسى.

﴿أخبرنا﴾ زكريا بن يحيى قال أخبرنا ابو مصعب ان الدراوردي حدثه عن هشام عن سعيد بن المسيب عن سعد قال لما

خرج رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الى تبوك خرج على
رضى الله عنه فتبعه فشكا وقال يا رسول الله اتركني مع الخوالم
فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال يا علي اما ترى ان تكون
منى بمنزلة هرون من موسى الا النبوة.

ذكر الاختلاف على محمد بن المنكدر

في هذا الحديث

﴿أخبرنا﴾ اسحق بن موسى بن عبد الله بن يزيد الانصارى
قال حدثنا داود بن كثير الرقي عن محمد بن سعيد بن المنكدر بن
المسيب عن سعد أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال لعلي
انت منى بمنزلة هرون من موسى الا انه لا نبي بعدى.

﴿أخبرنا﴾ صفوان بن محمد ابن عمرو قال حدثنا احمد
بن خالد قال حدثنا عبد العزيز بن ابي سلمة الماجشون عن محمد
بن المنكدر قال سعيد بن المسيب أخبرني ابراهيم بن سعد انه سمع
اباه سعداً وهو يقول قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم لعلي رضي
الله تعالى عنه اما ترى ان تكون منى بمنزلة هرون من موسى الا انه
لا نبوة بعدى قال سعيد فلم ارض حتى أتيت سعدا فقلت شيء حدثت
به ابنك وما هو وانتهى ٣ فقال أخبرنا علي هذا فلان فقال هو ابن
اخى فقلت هل سمعت النبي صلى الله عليه وآله وسلم يقول لعلي
كذا وكذا قال نعم وأشار الى اذنيه والا فاستكتنا لقد سمعته يقول

ذالك وخالفه يوسف بن الما جشون فرواه عن محمد بن المنكدر
عن سعيد بن عامر بن سعد عن ابيه وتابعه علي روايته عن عامر بن
سعد علي بن زيد بن جدعان .

﴿أخبرنا﴾ زكريا بن يحيى قال حدثنا ابن الشوارب قال
حدثنا حماد بن زيد عن علي بن زيد عن سعيد بن المسيب عن عامر
بن سعد عن سعد ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال لعلي أنت
مني بمنزلة هرون من موسى غير انه لا نبي بعدي قال سعيد فاحببت
ان اشاقه بذالك سعد افاتيته فقلت ما حديث حدثني به عنك عامر
فادخل اصبغيه في اذنيه وقال سمعت من رسول الله صلى الله عليه
وآله وسلم والا فاستكتا .

﴿أخبرنا﴾ محمد بن وهب الحراني قال اخبرنا سكن بن
سكن قال حدثنا شعبة عن علي بن زيد قال سمعت سعيد بن المسيب
يحدث عن سعد ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال لعلي
رضي الله عنه الا ترضى ان تكون مني بمنزلة هرون من موسى قال
علي اول رضيت رضيت فسألته بعد ذلك فقال بلى بلى قال ابو
عبدالرحمن وما علمت احد اتابع عبد العزيز بن الما جشون علي
روايته عن محمد بن المنكدر عن سعيد بن المسيب غير ابراهيم بن
سعد علي ان ابراهيم بن سعد قد روى هذا الحديث عن ابيه .

﴿أخبرنا﴾ محمد بن بشار البصري قال حدثنا محمد يعني
ابن جعفر غندر قال اخبرنا شعبة بن ابراهيم قال سمعت ابراهيم بن

سعد يحدث عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم انه قال لعلى
اما ترضى أن تكون منى بمنزلة هرون من موسى.

﴿أخبرنا﴾ عبد الله بن سعد البغدادى قال حدثنا ابي عن ابن

اسحق قال حدثني محمد بن طلحة بن زيد بن مكاة عن ابراهيم بن
سعد بن ابي وقاص عن ابيه سعد انه سمع رسول الله صلى الله عليه
وآله وسلم يقول لعلى رضى الله عنه حين خلفه فى غزوة تبوك على
اهله الا ترضى ان تكون منى بمنزلة هرون من موسى الا انه لا نبى
بعدى قال ابو عبد الرحمن وقدر وى هذا الحديث عن عامر بن
سعد عن ابيه من غير حديث سعيد بن المسيب.

﴿أخبرنا﴾ محمد بن المثنى قال اخبرنا ابو بكر الحنفى قال

حدثنا بكر بن مسمار قال سمعت عامر بن سعد يقول قال معاوية
لسعد بن ابي وقاص ما يمنعك ان تسب ابن ابي طالب قال لا اسبه
ما ذكرت ثلاثا قالهن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا ن يكون
لى واحدة منهن احب الى من حمر النعم ما اسبه ما ذكرت حين نزل
عليه الوحي فأخذ وعليا و ابيه وفاطمة فادخلهم تحته ثوبه ثم قال
رب هؤلاء اهل بيتى واهلى ولا اسبه ما ذكرت حين خلفه فى غزوة
غزاهما قال على خلفتى مع الصبيان والنساء قال اولا ترضى ان تكون
منى بمنزلة هرون من موسى الا انه لا نبوة بعدى وما اسبه ما ذكرت
يوم خيبر حين قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا عطين
الراية رجلا يحب الله ورسوله ويفتح الله بيده فتطا ولنا فقال اين على

فقالوا هو ارمم قال ادعوه فبصق في عينيه ثم اعطاء الراية ففتح عليه فوالله ما ذكرت معاوية بحرف حتى أخرج من المدينة ،

﴿أخبرنا﴾ محمد بن بشار قال حدثنا محمد بن شعبة عن الحكم عن المصعب بن سعد قال خلف رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم علي بن ابي طالب في غزوة تبوك فقال يا رسول الله تخلفني بين النساء والصبيان فقال اما ترضى ان تكون منى بمنزلة هرون من موسى الا انه لا نبي بعدى خالفه ليث فقال عن عائشة بنت سعد .

﴿أخبرنا﴾ الحسن بن اسمعيل بن سليمان المصيصي الخالدي قال أخبرنا المطلب عن ليث عن الحكم عن عائشة بنت سعد عن سعد ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال لعلي رضي الله عنه في غزوة تبوك انت يا ابن ابي طالب منى مكان هرون من موسى الا انه لا نبي من بعدى قال ابو عبد الرحمن وشعبة احفظ وليس ضعيف الحديث فقد روتها عائشة بنت سعد .

﴿أخبرنا﴾ زكريا بن يحيى قال أخبرنا ابو مصعب الدراوردي عن عبد المجيد عن عائشة عن ابيها انه قال رضي الله عنه خرج رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حتى اتى ثنية الوداع من غزوة تبوك وعلي يشتكى وهو يقول اتخلفني مع الخوالم فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم اما ترضى ان تكون منى بمنزلة هرون من موسى الا النبوة

﴿أخبرنا﴾ الفضل بن سهل البغدادي قال حدثنا احمد

الزبيرى قال حدثنا عبد الله بن خبيب بن ابي ثابت عن حمزة بن عبد
الله عن ابيه عن سعد قال خرج رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
في غزوة تبوك وخلف عليا فقال اتخلفنى فقال اما ترى ان تكون
منى بمنزلة هرون من موسى الا انه لا نبى بعدى

ذكر الاختلاف على عبد الله بن شريك

في هذا الحديث

﴿أخبرنا﴾ القاسم بن زكريا بن دينار الكوفي قال حدثنا ابو

نعيم قال حدثنا قطر عن عبد الله بن شريك عن عبد الله بن ارقم
الكنافي عن سعد بن ابي وقاص ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم
قال لعلي انت منى بمنزلة هرون من موسى

﴿أخبرنا﴾ احمد ابن يحيى الكوفي قال حدثنا دعبل وهو

نادم قال حدثنا اسرا ئيل عن عبد الله ابن شريك عن حرب بن
سلك قال قال سعد بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وآله
وسلم غزا علي ناقته الجدة عاء وخلف عليا وجاء علي حتى تعدى
الناقة فقال يا رسول الله زعمت قر يش انك انما خلفتني انك
استثقتني وكرهت صحبتي وبكى علي رضى الله عنه فنادى رسول
الله صلى الله عليه وآله وسلم فى الناس ما منكم احد ٣ وله حاجة
بابن ابي طالب اما ترى ان تكون منى بمنزلة هرون من موسى الا

انه لنبي بعدى قال على رضى الله عنه رضيت عن الله عز وجل و عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم.

﴿أخبرنا﴾ عمر بن على قال حدثنا يحيى يعنى ابن سعيد قال حدثنا موسى الجهنى قال دخلت على فاطمة بنت على فقال لها رفيقى هل عندك شىء من والدك يرهب قالت حدثتني اسماء بنت عميس ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال لعلى انت منى بمنزلة هرون من موسى الا انه لا نبي بعدى .

﴿أخبرنا﴾ احمد بن سليمان قال حدثنا جعفر بن عون عن موسى الجهنى قال ادركت فاطمة بنت على وهى بنت ثمانين سنة فقلت لها تحفظين عن ابيك شيا قالت لا ولكنى سمعت اسماء بنت عميس انها سمعت من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول يا على انت منى بمنزلة هرون من موسى الا انه ليس من بعدى نبي .

﴿قال﴾ حدثنا احمد بن عثمان بن حكيم قال حدثنا حسن وهو ابن صالح عن موسى الجهنى عن فاطمة بنت على عن اسماء بنت عميس ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال يا على انك منى بمنزلة هرون من موسى الا انه لا نبي بعدى.

﴿أخبرنا﴾ محمد بن يحيى بن عبد الله النيسابورى و احمد بن عثمان بن حكيم الدراوردى اللفظ لمحمد قالا حدثنا عمرو ابن طلحة قال حدثنا اسباط عن سماك عن عكرمة عن ابن عباس ان عليا كان يقول فى حياة رسول الله صلى الله عليه وآله

وسلم ان الله تعالى يقول افان مات او قتل انقلبتم على اعقابكم واه
 لانقلب على اعقابنا بعد اذ هدا نا الله والله لان مات او قتل لا قاتلن
 على ما قاتل عليه حتى اموت والله انى لا خوه وولىه ووارثه وابن
 عمه فمن احقبه منى.

﴿أخبرنا﴾ الفضل بن سهل قال حدثنى ابن عفان بن مسلم
 قال حدثنا ابو عوانة عن عثمان بن المغيرة عن ابى صادق عن ربيعة
 بن ماجد ان رجلا قال لعلى ابن ابى طالب رضى الله عنه يا امير
 المؤمنين لم ورثت دون اعمامك قال جمع رسول الله صلى الله
 عليه وآله وسلم او قال دعار سول الله صلى الله عليه وآله وسلم بنى
 عبد المطلب فصنع لهم مدا من الطعام فأكلوا حتى شبعوا وبقى
 الطعام كما هو كانه لم يمس ثم دعا بغمر فشربوا حتى رووا وبقى
 الشراب كانه لم يمس او لم يشرب فقال يا بنى عبد المطلب انى
 بعثت اليكم خاصة والى الناس عامة وقدر ايتم من هذه الآية
 ما قدر ايتم وايكم بيا يعنى على ان يكون اخى وصاحبى ووارثى فلم يقم
 اليه احد فقامت اليه و كنت اصغر القوم فقال اجلس ثم كال ثلاث
 مرات كل ذلك أقوم اليه فيقول اجلس حتى كان فى الثالثة ضرب
 بيده على يدي ثم قال فبذلك ورثت ابن عمى دون عمى .

﴿أخبرنا﴾ ذكرى ابن يحيى قال حدثنا عبد الله بن عمير قال
 حدثنا مالك بن مغول عن الحرث بن حصين عن ابى سليمان
 الجهنى قال سمعت عليا على المنبر يقول انا عبد الله انا و اخور سول

اللّٰه لا يقوم بها الا كذاب مفتر فقال أخبرنا عبد الله واخو سوله ٣
محبوب محمد ذكر النبي صلى الله عليه وآله وسلم على منى وانا
منه .

﴿حدثنا﴾ بشر بن هلال عن جعفر بن سليمان عن يزيد
الرشك عن مطرف بن عبد الله عن عمران بن حصين قال قال رسول
الله صلى الله عليه وآله وسلم أن عليا منى وأنا منه وولى كل مؤمن
بعدي .

ذكر الاختلاف على ابي اسحق في هذا الحديث

﴿أخبرنا﴾ احمد بن سليمان قال أخبرنا ابو اسحق قال
حدثني بن حبشي بن جنادة السلولى قال سمعت رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم يقول على منى وانا منه قلت لا بى اسحق عن البزار .
﴿أخبرنا﴾ احمد بن سليمان قال حدثنا عبد الله قال حدثنا
اسرائيل عن ابي اسحق عن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلى
الله عليه وآله وسلم لعلى انت منى وانا منك رواه القاسم بن يزيد
المخزومي عن اسرائيل عن ابي اسحق عن هبيرة بن مريم وهانى بن
هانى عن على رضى الله عنه قال لما صدرنا من مكة اذا ابنة حمزة

تنادى يا عم يا عم فتنا ولها على رضى الله عنه واخذها فقال لصاحبه
دونك ابنته عمك فحملتها فاختصم فيها على وزيد و جعفر فقال
على انا اخذتها وهى لبنعت عمى وقال جعفر ابنة عمى وخالتها
تحتى وقال زيد ابنة اخى ففى بهار رسول الله صلى الله عليه وآله
وسلم لخالتها وقال الخالة بمنزلة الام وقال لعلى انت منى بمنزلة
هرون و انا منك وقال لجعفر اشبهت خلقى وخلقى وقال لزيد يا زيد
انت اخونا و مولانا .

﴿ ذكر قول النبي ﷺ على كنفسى ﴾

﴿أخبرنا﴾ العباس بن محمد الدورى قال حدثنا الا حوص
بن جواب قال حدثنا يونس بن اسحق عن ابى اسحق عن زيد بن
يشيغ عن ابى رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله
وسلم لينتهن بنو ربيعة اولا بعثن عليهم رجالا كنفسى ينفذ فيهم
امرى فيقتل المقاتلة ويسبى الذرية فماراعنى الا وكف عمر فى
حجرتى من خلفى من يعنى قلت اياك يعنى وصاحبك ٣ قال فمن
يعنى قلت خاصف النعل قال وعلى يخصف النعل .

ذكر قوله ﷺ لعلى^{رضى} انت صفىي وأمينى

﴿أخبرنا﴾ ذكريا بن يحيى قال حدثنا ابن ابى عمرو بن ابى

مروان قال حدثنا عبد العزيز عن يز بن عبد الله بن اسامة بن الهاد
عن محمد بن نافع بن عجير عن ابيه عن علي رضي الله عنه قال قال
النبي صلى الله عليه وآله وسلم اما انت يا علي انت صفيي وأميني .

ذكر قوله ﷺ لا يؤدي عنى الا انا وعلى

﴿أخبرنا﴾ احمد بن سليمان قال حدثنا اسمعيل عن ابي
اسحق عن حبشي بن جنادة السلولى قال قال رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم على منى وأنا منه فلا يؤدي عنى الا انا وعلى .

ذكر توجيه النبي ﷺ براءة مع علي رض

﴿أخبرنا﴾ محمد بن بشار قال حدثنا عفان و عبد الصمد
قالا حدثنا حماد بن سلمة عن سماك بن حرب عن انس قال بعث
النبي صلى الله عليه وآله وسلم براءة مع ابي بكر ثم دعاه انتمال لا
ينبغي ان يبلغ هذا الا رجل من اهلى فدعا عليا فأعطاه اياها .

﴿أخبرنا﴾ العباس بن محمد الدوري قال حدثنا ابو نوح
قداد عن يونس بن ابي اسحق عن ابي اسحق عن زيد بن سبيع عن
علي رضي الله عنها أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بعث

ببراءة الى اهل مكة مع ابي بكر ثم اتبعه بعلي فقال له خذ الكتاب فامض به الى اهل مكة قال فلاحقه فأخذ الكتاب منه فانصرف ابو بكر وهو كئيب فقال لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انزل في شى قال لا الا انى أمرت ان أبلغه أنا أو رجل من أهل بيتى .

﴿أخبرنا﴾ زكريا بن يحيى قال حدثنا عبد الله بن عمر قال حدثنا اسباط عن قطر عن عبد الله بن شريك عن عبد الله بن رقيم عن سعد قال بعث رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أبا بكر ببراءة حتى اذا كان ببعض الطريق أرسل عليا رضى الله عنه فاخذها منه سار بها فوجد أبو بكر فى نفسه فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا يؤدى عنى الا أنا أو رجل منى .

﴿أخبرنا﴾ اسحق بن ابراهيم بن راهوية قال قرأت على ابي قرأت على موسى بن طارق عن ابي صالح قال حدثنى عبد الله بن خثيم عن ابي الزبير عن جابر ان النبى صلى الله عليه وآله وسلم حين رجع من عمر الجعرانة بعث ابا بكر على الحج فاقبلنا معه حتى اذا كنا بالعرج ثوب بالصبح فلما استوى للتكبير سمع الرغوة خلف ظهره فوقف عن التكبير فقال هذه رغوة ناقة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الجدعا لقد بد الرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فى الحج فلعله ان يكون رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فصلنى معه فاذا على رضى الله عنه عليها فقال له ابو بكر امير ام رسول قال لا بل رسول ارسلنى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

ببراءة اقرؤها على الناس في مواقف الحج فقد منامكة فلما كان قبل
 التروية بيوم قام ابو بكر فخطب الناس فحدثهم عن مناسكهم حتى
 اذا فرغ قام على فقرا على الناس براءة حتى ختمها ثم خرجنا معه
 حتى اذا كان يوم عرفة قام ابو بكر فخطب الناس فحدثهم عن
 مناسكهم حتى اذا فرغ قام على رضى الله عنه فقرا على الناس براءة
 حتى ختمها فلما كان النفر الاول قام ابو بكر فخطب الناس فحدثهم
 كيف ينفرون او كيف يرمون فعلهم مناسكهم فلما فرغ قام على
 رضى الله عنه فقرا على الناس براءة حتى ختمها.

ذكر قول النبي ﷺ من كنت وليه فهذا وليه

﴿أخبرنا﴾ احمد بن المثنى قال حدثنا يحيى بن معاذ قال
 اخبرنا ابو عوانة عن سليمان قال حدثنا حبيب بن ابي ثابت عن
 الطفيل عن زيد بن ارقم قال لما دفع النبي صلى الله عليه وآله وسلم
 من حجة الوداع ونزل غدیر خم امر بدوحات فقممن ثم قال كانى
 دعيت فاجبت وانى تارك فيكم الثقلين احدهما اكبر من الآخر
 كتاب الله وعترتى اهل بيتى فانظروا كيف تخلفونى فيهما فانهما
 لن يفترقا حتى يردا على الحوض ثم قال ان الله مولاى وانا وىيى
 كل مؤمن ثم ناه اخذ بيد على رضى الله عنه فقال من كنت وليه فهذا
 وليه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه ما فقلت لزيد سمعته من
 رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وانه ما كان فى الدرجات احد
 الا رآه بعينه وسمعه باذنيه .

﴿أخبرنا﴾ ابو كريب محمد بن العلاء الكوفي قال حدثنا
ابومعاوية قال حدثنا الامام عمش عن سعيد بن عمير عن ابن بريدة عن
ابيه قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم واستعمل علينا
عليا فلما رجعنا سألنا كيف رايتم صحبة صاحبكم فأما شكوتنا انا
وأما شكاه غيري فرفعت رأسي وكنت رجلا من مكة و اذا وجه
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قد احمر فقال من كنت وليه
فعلي وليه.

﴿أخبرنا﴾ محمد ابن المثنى قال حدثنا ابو احمد قال أخبرنا
عبد الملك بن ابي عينية عن الحكم عن سعيد بن جبير عن ابن
عباس قال حدثني بريدة قال بعثني النبي صلى الله عليه وآله وسلم
مع علي رضي الله عنه الى اليمن فرايت منه جفوة فلما رجعت
شكوت الى النبي صلى الله عليه وآله وسلم فرفع رأسه الى وقال
يا بريدة من كنت مولاه فعلي مولاه.

﴿أخبرنا﴾ ابوداود وقال حدثنا ابو نعيم قال حدثنا عبد
الملك بن ابي عينية قال اخبرنا الحكم عن سعيد بن جبير عن ابن
عباس عن بريدة قال خرجت مع علي رضي الله عنه الى اليمن
فرايت منه جفوة فقدمت على النبي صلى الله عليه وآله وسلم
فذكرت عليا فتقصته فجعل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
يتغير وجهه فقال يا بريدة الست اولى بالمؤمنين من انفسهم قلت
بلى يا رسول الله قال من كنت مولاه فعلي مولاه.

﴿أخبرنا﴾ زكريا بن يحيى قال حدثنا نصر بن علي قال
حدثنا عبد الله بن داود عن عبد الواحد بن ايمن عن ابيه ان سعدا
قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من كنت مولاه فعلى
مولاه .

﴿أخبرنا﴾ قتيبة بن سعيد قال حدثنا ابن ابي عدي عن عوف
عن ميمون ابي عبد الله قال زيد ابن ارقم قال رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم فحمد الله واثنى عليه ثم قال الستم تعدون الى اولى
بكل مؤمن من نفسه قالوا بلى نشهد لا نت اولى بكل مؤمن من نفسه
قال فاني من كنت مولاه فهذا مولاه واخذ بيد علي .

﴿أخبرنا﴾ محمد بن يحيى بن عبد الله النيسابوري وأحمد
بن عثمان بن حكيم قال حدثنا عبد الله بن موسى قال اخبرنا هاني
بن ايوب عن طلحة قال حدثنا عمرو بن سعد انه سمع عليا رضي الله
عنه وهو ينشد في الرحبة من سمع رسول الله صلى الله عليه وآله
وسلم يقول من كنت مولاه فعلى مولاه يقول من كنت مولاه فعلى
مولاه فقام ستة نفر فشهدوا .

﴿أخبرنا﴾ محمد بن المثنى قال حدثنا محمد قال حدثنا
شعبة عن ابي اسحق قال حدثني سعيد بن وهب قال قام خسه اوستة
من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فشهدوا ان رسول
الله صلى الله عليه وآله وسلم قال من كنت مولاه فعلى مولاه .

﴿أخبرنا﴾ علي بن محمد بن علي قاضي المصيصة قال

حدثنا خلف قال حدثنا شعبة عن ابي اسحق قال حدثني سعيد بن وهب انه قام صحابة ستة وقال يزيد بن يثيغ وقام مما يلي المنبر ستة فشهدوا انهم سمعوا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول من كنت مولاه فعلى مولاه .

﴿أخبرنا﴾ ابو داود قال حدثنا عمران بن ابان قال حدثنا شريك قال حدثنا ابو اسحق عن زيد بن يثيغ قال سمعت علي بن ابي طالب رضي الله عنه يقول على منبر الكوفة اني انشد الله رجلا ولا يشهد الا أصحاب محمد سمع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يوم غدير خم يقول من كنت مولاه فعلى مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه فقام ستة من جانب المنبر الآخر فشهدوا انهم سمعوا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول ذلك قال شريك فقلت لا بي اسحق هل سمعت البراء بن عازب يحدث بهذا عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال نعم قال ابو عبد الرحمن عمران بن ابان الواسطي ليس بقوى في الحديث .

ذكر قول النبي ﷺ ولى كل مؤمن من بعدى

﴿أخبرنا﴾ احمد بن محمد بن شعيب قال أخبرنا قتيبة بن سعيد قال حدثنا جعفر يعني ابن سليمان عن يزيد بن مطرف بن عبد الله بن عمران بن حصين قال جهز رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم جيشا واستعمل عليهم علي بن ابي طالب فمضى في السرية فاصاب

جارية فانكر و اعليه و تعاقد اربعة من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذ ابعثنا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اخبرنا ما صنع و كان المسلمون اذ ارجعوا من سفر بدوا برسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فسد و اعليه فانصرفوا الى رحا لهم فلما قدمت السرية فسلموا على النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقام احد الاربعة فقال يا رسول الله الم تر ان علي بن ابي طالب صنع كذا و كذا فاعرض عنه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ثم قام الثاني و قال مثل ذلك ثم الثالث فقال مقاتله ثم قام الرابع فقال مثل ما قالوا فاقبل اليهم رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم والغضب يبصر في وجهه فقال ما تريدون من علي ان عليا مني و انا منه وهو ولي كل مؤمن من بعدى .

ذكر قوله ﷺ علي وليكم من بعدى

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال اخبرنا واصل بن عبد الا على الكوفي عن ابن فضيل عن الا جلع عن عبد الله بن بريدة عن ابيه قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الى اليمن مع خالد بن الوليد وبعث عليا رضى الله عنه على جيش آخر و قال ان التقيتما فعلى كرم الله وجهه على الناس و ان تفرقتما فكل واحد منكما على جنده فلقينا بني زبيد من اهل اليمن و ظفر المسلمون على المشركين فقاتلنا المقاتلة و بينا الدريه فاصطفى علي جارية لنفسه من السبي

وكتب بذلك خالد بن الوليد الى النبي صلى الله عليه وآله وسلم
امرني ان انال منه قال فدفع الكتاب اليه وقلت من على رضى الله
عنه فتغير وجه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وقال لا تبغضن يا
بريدة لى عليا فان عليا منى وانا منه وهو وليكم بعدى.

ذكر قول النبي ﷺ من سب عليا فقد سبني

﴿أخبرنا﴾ أحمد بن شعيب قال اخبرنا العباس بن محمد
الدورى قال حدثنا يحيى ابن زكريا قال اخبرنا اسرا ئيل عن ابي
اسحق عن ابي عبد الله الجدلى قال دخلت على امسمة فقالت لى
ايسب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فيكم قلت سبحان الله او
معاذ الله قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول من
سب عليا فقد سبني.

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال اخبرنا عبد الاعلى بن
واصل بن عبد الاعلى الكوفى قل جعفر بن عون عن سعد بن ابي عبد
الله قال حدثنا ابو بكر بن خالد بن عرفطة قال رايت سعد بن مالك
بالمدينة فقال ذكر لى انكم تسبون عليا قلت قد فعلنا قال لعلك
بنبه بعد ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما
سمعت.

الترغيب في موالاته والترهيب عن معاداته

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال أخبرني هرون بن عبد الله
البغدادى الحبال قال حدثنا مصعب ابن المقدم قال حدثنا قطر بن
خليفة عن ابي الطفيل.

﴿وأخبرنا﴾ ابو داود قال حدثنا محمد بن سليمان قال
حدثنا قطر عن ابي الطفيل عن عامر بن وائلة قال جمع على الناس في
الرحبة فقال انشد بالله كل امرئ سمع من رسول الله صلى الله عليه
وآله وسلم. ٢ قوله بنبه كذا مرسوم با لا صل وبطرتة لغله لم تنبه اهل
قال يوم غد ير خم الستم تعلمون انى اولى با لمؤمنين من انفسهم
وهو قثم ثم اخذ بيد على فقال من كنت مو لاه فعلى مو لاه اللهم وال
من والاه وعاد من عاداه قال ابو الطفيل فخر جت وفي نفسى منه شئ
فلقيت زيد بن ارقم واخبرنا فقال تشك انا سمعته من رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم واللفظ لا بى داود.

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب اخبرني عبد الرحمن زكريا بن
يحيى السجستاني قال حدثني محمد ابن عبد الرحيم قال اخبرنا
ابراهيم قال حدثنا معن قال حدثني موسى بن يعقوب عن المهاجر
بن مسمار عن عائشة بنت سعد و عامر بن سعد عن سعد أن رسول
الله صلى الله عليه وآله وسلم خطب فقال اما بعد ايها الناس فاني
وليكم قالوا صدقت ثم اخذ بيد على فرفعها ثم قال هذا وليي

والمؤدى عنى والى الله من والا و عادى من عاداه .

﴿أخبرنا﴾ احمد بن عمان البصرى ابو الجوزاء قال ابن

عينه ﴿ بنت سعد لعله اخبرتنا بنت سعد او عن بنت سعد اهل من

هامش الا صل ﴿ بنت سعد عن سعد قال اخذ رسول الله صلى الله

عليه وآله وسلم بيد على فخطب فحمد الله واثنى عليه ثم قال الم

تعلموا انى اولى بكم من انفسكم قالوا نعم صدقت يا رسول الله ثم

اخذ بيد على فرفعها فقال من كنت وليه فهذا وليه و ان الله لىوالى

من والاه و يعادى من عاداه .

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال اخبرنا زكريا بن يحيى قال

حدثنا يعقوب بن جعفر بن ابى كثير عن مهاجر بن مسمار قال

اخبرتني عائشة بنت سعد عن سعد قال كنا مع رسول الله صلى الله

عليه وآله وسلم بطريق مكة وهو متوجه اليها فلما بلغ غدير خم

وقف للناس ثم ردمن تبعه ولحقه من تخلف فلما اجتمع الناس اليه

قال ايها الناس من وليكم قالوا الله ورسوله ثلاثا ثم اخذ بيد على فاقامه

ثم قال من كان الله ورسوله وليه فهذا وليه اللهم وال من والاه و عاد

من عاداه .

ذكر دعاء النبي ﷺ لمن احبه

ودعائه على من ابغضه

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال حدثنا اسحق بن ابراهيم بن

راهويه قال اخبرنا النضر بن شميل قال اخبرنا عبد الجليل عن
 عطية قال حدثنا عبد الله بن بريدة قال حدثني ابي قالم لم اجد من
 الناس ابغض علي من علي بن ابي طالب رضي الله عنه حتى احببت
 رجلا من قريش ولا احبه الا علي بغض علي فبعث ذلك الرجل علي
 خيل فصحبته ما أصبحه الا علي بغض علي قال فاصبنا سبيا قال
 فسكتب الي النبي صلى الله عليه وآله وسلم أن ابعث الينا من يخمسه
 فبعث الينا عليا وفي السبي وصيفة بن افضل السبي فلما خمسه
 صارت في الخمس ثم خمس فصارت في اهل بيت النبي صلى الله
 عليه وآله وسلم ثم خمس فصارت في آل علي فاتانا ورأسه يقطر
 فقلنا ما هذا فقال الم تر و االي الو صيفة فانها صارت في الخمس ثم
 صارت في اهل البيت للنبي صلى الله عليه وآله وسلم ثم صارت في
 آل علي فوقعت عليها فكتب وبعث معنا مصدقا للكتابة الي النبي
 صلى الله عليه وآله وسلم مصدقا لما قال علي فجعلنا اقر اعليه
 ويقول صدقا واقول صدق فامسك بيدي رسول الله صلى الله
 عليه وآله وسلم فقال يا بريدة اتبغض عليا قلت نعم فقال لا تبغضه و
 ان كنت تحبه فزد دله جافو الذي نفسي بيده لنصيب آل علي في
 الخمس افضل من وصيفة فما كان احد من الناس بعد رسول الله
 صلى الله عليه وآله وسلم احب الي من علي رضي الله عنه قال عبد
 الله بن بريدة والله ما في الحديث بيني وبين النبي صلى الله عليه
 وآله وسلم غير ابي

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال اخبرنا الحسين بن حريث
 المروزي قال اخبرنا الفضل بن موسى عن الا عمش عن ابي اسحق
 عن سعد بن وهب قال قال علي كرم الله وجهه في الرحبة انشد با لله
 من سمع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يوم غد ير خم يقول ان
 الله ورسوله ولي المؤمنين ومن كنت وليه فهذا وليه اللهم وال من
 والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره قال فقال سعيد قام الى جنبي
 ستة قال زيد بن منيع قام عندي ستة وقال عمر و ذو مراحب من احبه
 وابغض من ابغضه و ساق الحديث رواه اسرا ئيل عن اسحق عن
 عمر و ذى مر .

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال اخبرنا علي بن محمد بن
 علي قال حدثنا خلف بن تميم قال حدثنا اسرا ئيل قال حدثنا ابو
 اسحق عن عمرو ذى مر قال شهدت عليا بال رحبة ينشد اصحاب
 محمد ايكم سمع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول يوم غد
 ير خم ما قال فقام اناس فشهدوا انهم سمعوا رسول الله صلى الله عليه
 وآله وسلم يقول من كنت مولاه فعلى مولاه اللهم وال من والاه
 وعاد من عاداه واحب من احبه وابغض من ابغضه وانصر من نصره
 ﴿قوله وتفرق بين المؤمن والكافر لعل هنا سقطا و تحريفا فليحرر﴾
 وتفرق بين المؤمن والكافر .

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال اخبرنا ابو كريب محمد بن
 العلاء الكوفي قال حدثنا ابو معاوية عن الا عمش عن عدى بن ثابت

عن زر بن جیش عن علی کرم اللہ وجہہ قال واللہ الذی خلق الجنة وبراً النسمة انه لعبد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انه لا یحبنى الا مؤمن ولا یبغضنی الا منافق.

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال اخبرنا ابو كريب محمد بن

العلاء الكوفي قال حدثنا ابو معاوية عن الا عمش عن عدی بن

ثابت . ﴿قوله واصل بن عبد الا علی لعله تحویل السند لان واصل

بن عبد الا علی من مشايخ النسائي كما يفهم من رمز التقريب من ها

مش الاصل﴾ واصل بن عبد الا علی بن واصل بن عبد الا علی ابن

واصل الكوفي قال حدثنا وكيع عن الا عمش عن عدی بن ثابت عن

زر بن جیش عن علی رضی اللہ عنه قال عهدلی النبی صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم انه لا یحبنى الا مؤمن ولا یبغضنی الا منافق.

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال أخبرنا يوسف بن عيسى قال

اخبرنا الفضل بن موسى عن الا عمش عن عدی عن زر قال قال علی

انه لعهدی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انه لا یحبک الا مؤمن ولا

یبغضک الا منافق.

ذکر المثل الذی ضرب به رسول اللہ ﷺ لعلی رضی

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال اخبرنا ابو جعفر محمد بن

عبد اللہ بن المبارک المخزومی قال حدثنا يحيى بن معين قال

اخبرنا ابو حفص الا بار عن الحكم بن عبد الملك عن الحرث بن

الحصين عن ابي صادق عن ربيعة بن ناجذ عن علي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يا علي فيك مثل من مششل عيسى ابغضته اليهود حتى يهتوا امه واحبته النصارى حتى انزلوه بالمنزل الذي ليس به.

ذكر منزلة علي وقربه من النبي ﷺ

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال خبرنا اسمعيل بن مسعود البصرى قال حدثنا شعبه عن ابي اسحق عن العلاء بن عمر عن عثمان قال كان من الذين تولوا يوم التقى الجمعان فتاب الله عليه ثم اصاب ذنبا فقتله فسأته عن علي رضي الله عنه فقال لا نسال عنه الا ترى منزلته من رسول الله ﷺ

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال اخبرنا هلال بن العلاء عن عرار انه قال سألت عبد الله بن عمر قلت الا تحدثني عن علي و عثمان قال اما علي فهذا بيته من بيت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ولا احد شك عنه بغيره واما عثمان فانه اذنب ذنبا عظيما عفى الله عنه وأذنب فيكم ذنبا صغيرا فقتلتموه .

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال اخبرنا احمد بن سليمان الرهاوى قال حدثنا عبد الله قال اخبرنا اسرائيل عن ابي اسحق عن العلاء بن عرار قال سألت عن ذلك ابن عمر وهو في مسجد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال ما في المسجد بيت غير بيته واما عثمان فانه اذنب ذنبا دون ذلك فقتلتموه .

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال اسمعيل بن يعقوب بن اسمعيل قال حدثني ابو موسى و محمد بن موسى بن اعين قال حدثني ابي عن عطاء عن سعيد بن عبيد قال جاء رجل الى ان عمرو فسأله عن علي رضي الله عنه قال لا احد شك عنه ولكن انظر الى بيته من بيوت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال فاني بغضه قال به ابغضك الله .

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال اخبرني هلال بن العلاء بن هلال قال حدثنا حسين قال حدثنا زهير قال حدثنا ابو اسحق قال سألت ابو عبد الرحمن بن خالد بن قثم بن العباس من اين ورث علي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال انه كان اوليا به لحوقا واشدنا به لزوقا خلفه زيد بن جبلة في اسناد فقال عن خالد بن قثم .

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال اخبرني هلال بن العلاء قال حدثني ابي قال حدثنا عبيد الله عن زيد عن ابي اسحق عن خالد بن قثم انه قيل له ا على ورث رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم دون جدك وهو عمه قال ان عليا اولنا به لحوقا و اشدنا به لزوقا .

﴿أخبرنا﴾ احمد ابن شعيب قال اخبرني عبدة بن عبد الرحيم المروزي قال اخبرنا عمر بن محمد قال اخبرنا يونس بن ابي اسحق عن العيزار بن حريث عن النعمان بن بشير قال استأذن ابو بكر علي النبي صلى الله عليه وآله وسلم فسمع صوت عائشة عاليا وهي تقول لقد علمت ان عليا احب اليك مني فاهوى لها ليلطمها

وقال لها يا بنت فلانة اراك ترفعين صوتك على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فأمسكه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وخرج ابو بكر مغضبا فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يا عائشة كيف رايت اهديك ٢ من الرجل ثم استاذن بعد ذلك وقد اصطلح رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وعائشة فقال ادخلاني في السلم كما ادخلتاني في الحرب فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قد فعلتما .

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال اخبرني محمد بن آدم بن سليمان المصيصي قال حدثنا ابن عيينه عن ابيه عن جميع وهو ابن عمر قال دخلت مع امي علي عائشة وانا غلام فذكرت لها عليا رضي الله عنه فقالت ما رايت رجلا احب الى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم منه ولا امرأة احب الى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من امراته .

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال اخبرنا عمرو بن علي البصري قال حدثني عبد العزيز بن الخطاب ووثقه قال حدثنا محمد بن اسمعيل بن رجاء الزبيدي عن ابي اسحق الشيباني عن جميع بن عمر قال دخلت مع ابي علي عائشة يسأ لها من وارااء الحجاب عن علي رضي الله عنه فقالت تسألني عن رجل ما اعلم احد كان احب الى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم منه ولا احب اليه من امراته .

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال اخبرني زكريا بن يحيى قال
 اخبرنا ابراهيم بن سعد قال حدثنا شاذان عن جعفر الاحمر عن عبد
 الله بن عطاء عن ابن بريدة قال جاء رجل الى ابي فساله اى الناس
 كان احب الى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال من النساء
 فاطمة ومن الرجال على رضى الله عنه.

﴿أخبرنا﴾ محمد بن مسلمة قال حدثني عبد الرحيم قال
 حدثني زيد عن الحرث عن ابي زرعة بن عمرو بن جرير عن عبد الله
 بن يحيى سمع عليا رضى الله عنه يقول كنت ادخل على نبي صلى
 الله عليه وآله وسلم كل ليلة فان كان يصلى سبح فدخلت وان لم
 يكن يصلى اذن لي فدخلت.

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال اخبرني زكريا بن يحيى قال
 محمد بن عينية و ابو كامل قال حدثنا عبد الواحد بن زياد قال حدثنا
 عمار بن القعقاع بن الحرث العكي عن ابي زرعة بن عمرو بن جرير
 عن عبد الله بن يحيى قال قال علي كان لي ساعة من السحر ادخل
 فيها على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فان كان في سبح وان
 لم يكن في صلاته اذن لي.

ذكر الاختلاف على مغيرة في هذا الحديث

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال اخبرني محمد بن قدامة
 المصيصي قال اخبرنا جرير عن المغيرة عن الحرث عن ابي زرعة

بن عمرو بن جرير قال حدثنا عبد الله بن يحيى عن علي رضي الله عنه قال كان لي من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من السحر ساعة ﴿قوله فيها العل منا سقطا والا صل ادخل عليه فيها فليحرر﴾ فيها و اذا اتبته استأذنت فان جدته يصلي سبح وان وجدته فارغا اذن لي .

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال اخبرني محمد بن عبيد بن محمد الكوفي قال حدثنا ابن عباس عن المغيرة عن الحرث العكي عن ابي يحيى قال قال علي رضي الله عنه كان لي من النبي صلى الله عليه وآله وسلم مد خلان مد خل بالليل و مد خل بالنهار اذا دخلت بالليل تنحنح لي خالفه شرحيل يعني ابن مدرك في اسناده وواقفه علي قوله تنحنح .

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال اخبرنا القاسم بن زكريا بن دينار قال حدثنا ابو اسامة قال حدثني شرحيل يعني ابن مدرك بالجفري قال حدثني عبد الله ابن بحر الحضرمي عن ابيه وكن صاحب مطهرة علي قال علي رضي الله عنه كانت لي منزلة من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لم تكن لاحد من الخلائق فكنت آتية كل سحر فأقول السلام عليك يا نبي الله فان تنحنح انصرفت الى اهلي والادخلت عليه .

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال اخبرنا محمد بن بشار قال حدثني ابو المساور قال حدثنا عوف عن عبد الله بن عمرو وبن هندا

الجملى عن على رضى الله عنه قال كنت اذا سألت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اعطيت و اذا سكت ابتدأنى.

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال أخبرنا محمد بن المثنى قال حدثنا أبو معاوية قال حدثنا الأعمش عن عمرو بن مرة عن أبى البحتري عن على رضى الله عنه قال كنت اذا سألت أعطيت و اذا سكت ابتدأيت .

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال قال أخبرنا يوسف بن سعيد قال أخبرنا حجاج بن خديج قال حدثنا أبو حرب عن أبى الأسود ورجل آخر عن زاذان قال قال على رضى الله عنه كنت والله اذا سألت أعطيت و اذا سكت ابتدأيت .

ذكر ما خص به أمير المؤمنين ^{رضي} على من صعده على منكبي النبي ^{صلى الله عليه وسلم}

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال أخبرنا احمد بن حرب قال حدثنا اسباط عن نعيم ابن حكيم المدائنى قال أخبرنا أبو مرير قال قال على رضى الله عنه انطلقت مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حتى اتينا الكعبة فصعد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم على منكبي فنهض به على فلما رأى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ضعفى قال لى اجلس فجلست فنزل النبي صلى الله عليه وآله وسلم

ورأى سوادا فقال من هذا قالت اسماء بنت عميس فا قبل عليها فقال لها جئت تكرمين ابنة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وكان اليهودي و جدون من امراته اذا دخل بها قال فدعا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يبدو من ماء فتفل فيه و عوذ فيه ثم دعا عليا رضي الله عنه فرش من ذلك الماء على وجهه و صدر و زراعيه ثم دعا فاطمة ما قبلت تعترفي ثوبها حياء من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ففعل بهامثل ذلك ثم قال لها مثل ذلك ثم قال ما يا ابنتي والله ما اردت ان ازوجك الا خيرا اهلي ثم قام وخرج رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم .

﴿أخبرنا﴾ احمد بن محمد بن شعيب قال اخبرني ثعمر بن بكار بن راشد قال حدثنا احمد بن خالد قال حدثنا محمد بن عبد الله بن ابي نجح عن ابيه عن معاوية ذكر علي بن ابي طالب رضي الله عنه فقال سعد بن ابي وقاص والله لان يكون لي واحدة من خلال ثلاث احب الي من ان يكون لي ما طلعت عليه الشمس لان يكون قال لي ما قال له حسين رده من تبوك اما ترى ان تكون مني بمنزلة هرون من موسى الا انه لا نبي بعدي احب الي من ان يكون لي ما طلعت عليه الشمس ولا ن يكون قال لي ما قال له يوم خيبر لا عطين الراية رجلا يحب انة رسوله يفتح الله على يد ر ليس بفرار احب الي من ان يكون لي ما طلعت عليه الشمس ولان يكون لي ابنة ولي منها من الولد ما له احب الي من ان يكون لي ما طلعت عليه الشمس .

ذكر الاخبار انا تورة بأن فاطمة بنت رسول

الله ﷺ سيدة نساء اهل الجنة

الا مريم بنت عمران

﴿أخبرنا﴾ محمد بن بشار قال اخبرنا عبد الوهاب قال

اخبرنا محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن عائشة قالت مرض رسول
الله صلى الله عليه وآله وسلم فجاءت فاطمة رضى الله عنها فكبت
على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يسارها فبكت ثم اكبت
فسارها فضحكت فلما توفي النبي صلى الله عليه وآله وسلم سالتا
فقلت لما كبت عليه اخبرني انه ميت من وجهه ذلك فبكيت ثم
اكبت عليه واخبرني اني اسيرع اهل بيته به لحوقا و ابي سيدة
نساء اهل الجنة الا مريم بنت عمران فرفعت راسي فضحكت.

﴿أخبرنا﴾ علال بن بشير قال حدثنا محمد بن خلف قال

لى موسى بن يعقوب قال حدثني هاشم بن هاشم عن عبد الله بن
وهب ان ام سلمة اخبرته بان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
دعا فاطمة رضى الله عنها فاجاها فبكت ثم حدثها فضحكت قالت
ام سلمة فلما ترمي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم سالتها عن
بكاها وضحكهم اذ قالت اخبرني ٣ انى سيدة نساء اهل الجنة بعد مريم
ابنة عمران فضحكت.

﴿أخبرنا﴾ اسحق بن ابراهيم بن مخلد بن راهويه قال اخبرنا جرير عن يزيد بن زياد عن عبد الرحمن بن ابي نعيم عن ابي سيد قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الحسن والحسين سيد اشباب أهل الجنة وفاطمة سيدة نساء أهل الجنة الا ما كان من مريم بنت عمران.

ذكر الاخبار الماثورة بان فاطمة بنت

رسول ﷺ سيدة النساء من هذه الامة

﴿أخبرنا﴾ محمد بن منصور الطوسي قال حدثنا الزهيري محمد بن عبد الله قال اخبرني ابو جعفر محمد بن مروان قال حدثني ابو حازم عن ابي هريرة قال ابطأ علينا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يوم ما صبور النهار فلما كان العشي قال له قائلنا يا رسول الله فاستأذن الله في زيارتي فأخبرني وبشرني ان فاطمة بنتي سيدة نساء أمتي وان حسنا حسينا سيد اشباب أهل الجنة.

﴿أخبرنا﴾ احمد بن سليمان قال أخبرنا الفضل بن زكريا قال أخبرنا زكريا عن فراس عن الشعبي عن مسروق عن عائشة رضي الله عنها قالت أقبلت فاطمة رضي الله عنها تمشي كأن مشيتها مشية رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مرحبا بابنتي ثم اجلسها عن يمينه او عن شماله ثم تسر اليها حديثا فبكت ثم انه ثمر اليها

حديثاً فضحكت فقلت لها مرأيت مثل اليوم فرحاً أقرب من حزن
سألها عمر قال فقالت ما كنت لا فشى سر رسول الله صلى الله عليه
وآله وسلم حتى اذا قبض سألتها فقالت انه اسرا لى فقال ان جبريل
كان يعارضنى بالقرآن فى كل سنة مرتوانه عارضنى به انعام مرتين
ومأثرانى الا قد حضراً جلى وانك أول أهل بيتى لحوقاً ونعم
السلف أنا نك قالت فبكيت لذلك ثم قال أما ترضين ان تكونى
سيدة نساء هذه الامة لو نساء المؤمنين قالت فضحكت .

﴿أخبرنا﴾ محمد بن معمر البحرانى قال حدثنا أبو داؤد

حدثنا أبو عوانة عن فراس عن الشعبي عن مسروق قال أخبرتنى
عائشة قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم جميعاً ما
يغادر منا واحدة فجاءت فاطمة رضى الله عنها ثمشى ولا والله ان
تحطى مشيتها من مشية رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حتى
انتهت اليه فقال مرحبا يا بنتى فأقعدها عن يمينه او يساره ثم سارها
بشىء فبكت بكاء شديداً ثم سارها بشىء فضحكت فلما قام رسول
الله صلى الله عليه وآله وسلم قلت لها اخصك رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم من بيننا بالسراء وانت تبكين أخبرنى ما قال لك
قالت ما كنت لا فشى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم سره فلما
توفى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قلت لها أسالك
عليك من الحق ما سارك به رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
فقالت أما الآن فنعم سارنى المرة الاولى فقال ان جبريل عليه

السلام كان يعارضني بالقرآن في كل سنة مرة وانه عارضني العام مرتين ولا أدري الا جل الا قد اقترب فاتقى الله واصبرى ثم قال لي يا فاطمة أما تبرضين انك تكوني سيدة نساء هذه الامة و سيدة نساء العالمين فضحكت.

ذكر الخبر الماثورة بأن فاطمة^{رض} بضعة من رسول الله ﷺ

﴿أخبرنا﴾ محمد بن شعيب قال اخبرنا قتيبة قال حد ثنا الليث عن ابن ابي مليكة عن المسور بن مخرمة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وهو على المنبر يقول ان بنى هاشم بن المغيرة استأذوني ان ينكحوا بنتهم على ابن ابي طالب رضى الله عنه فلا آذن ثم لا آذن الا ان يريد بن طالب ابن يطلق ابنتى وينكح ابنتهم فانما هي بضعة منى يربىها ويؤذنى ما آذها رسول الله فقد حبط عمله.

ذكر اختلاف الناقلين

﴿أخبرنا﴾ احمد بن سليمان قال حد ثنا يحيى بن آدم قال

حد ثنا بشر بن السرى قال حد ثنا ليث بن عيد قال سمعت ابن ابي مليكة يقول سمعت المسورين مخرمة يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بمكة يقول وهو على المنبر انى بنى هاشم بن المغيرة استأذنو بي فى ان ينكحوا ابنتهم عليا و انى لا آذن الا ان ير يد ابن ابي طالب ان يفارق ابنتى و ان ينكح ابنتهم ثم قال ان فاطمة بضعة منى يؤذنى ما آذاها و يرينى ما رابها وما كان لابن ابي طالب رضى الله عنه ان يجمع بين بنت عدو الله و بين بنت نبي الله.

﴿أخبرنا﴾ أحمد بن شعيب قال حد ثنا الحرث بن مسكين

قرأته عليه و أنا أسمع عن سفيان عن عمرو عن ابن ابي مليكة عن المسور بن مخرمة ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال ان فاطمة بضعة منى أغضبها أغضبني .

﴿أخبرنا﴾ محمد بن خالد قال حد ثنا بشر بن شعيب عن ابيه

عن الزهري قال أخبرني علي بن الحسين خبر أن المسور بن مخرمة أخبره ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال ان فاطمة لمضغة أو بضعة منى .

﴿أخبرنا﴾ عبد الله بن سعد بن ابراهيم بن سعد قال أخبرنا

ابى عن الوليد بن كثير عن محمد بن عمرو بن طلحة ان ابن شهاب حدثه ان على بن حسين حدثه ان المسور بن مخرمة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يخطب على منبره هذا و انا يومئذ محتلم فقال ان فاطمة بضعة منى .

ذكر ما خص به علي بن أبي طالب كرم الله وجهه
من الحسن والحسين ابني رسول الله ﷺ
وريحاً نتية من الدنيا وسيدى شباب أهل
الجنة إلا عيسى بن مريم ويحيى بن زكريا

﴿أخبرنا﴾ أحمد بن بكار الحراني قال أخبرنا محمد بن
سلمة عن ابن اسحق عن يزيد بن عبد الله بن قسيط عن محمد بن
اسامة بن زيد عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
أما أنت يا علي فخشني وأبو ولدي أنت مني وأنا منك.

ذكر قول النبي ﷺ والحسين ابناي

﴿أخبرنا القاسم بن زكريا بن دينار قال حدثنا خالد بن
مخلد قال حدثنا موسى وهو ابن يعقوب الزمعي عن عبد الله بن ابي
بكر بن زيد بن المهاجر قال أخبرني مسلم بن أبي سهل النبال قال
أخبرني الحسن بن اسامة بن زيد بن حارثة قال أخبرني اسامة بن
زيد قال طرقت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ليلة لبعض
الحاجة فخرج وهو مشتمل على شيء لا أدري ما هو فلما فرغت
من حاجتي قلت ما هذا الذي انت مشتمل عليه فكشفه فاذا هو
الحسن والحسين علي ورقيه فقال هذان ابناي ونا بنتي اللهم
انك تعلم اني أحبهما فأحبهما.

ذكر الاخبار الماثورة في ان الحسن والحسين سيد اشباب أهل الجنة

﴿أخبرنا﴾ عمرو بن منصور قال حدثنا أبو نعيم قال حدثنا
يزيد بن مردانیه عن عبد الرحمن بن أبي سعيد الخدري قال قال
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الحسن والحسين سيد اشباب
أهل الجنة .

﴿أخبرنا﴾ احمد بن حرب قال ابن فضيل عن يزيد عن عبد
الرحمن بن أبي نعم عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه
وآله وسلم قال ان حسنا وحسينا سيد اشباب أهل الجنة ما استثنى من
ذلك .

﴿أخبرنا﴾ يعقوب ابن ابراهيم و محمد بن آدم عن مروان
ان الحكم بن عبد الرحمن وهو ابن أبي نعم عن أبيه عن أبي سعيد
الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الحسن
والحسين سيد اشباب أهل الجنة الا النبي الخالة عيسى بن مريم
ويحيى بن زكريا .

ذكر قول النبي ﷺ الحسن والحسين

ريحانتي من هذه الامة

﴿أخبرنا﴾ محمد بن عبد الا على الصنعاني قال أخبرنا
خالد قال لي اشعث عن الحسن عن بعض أصحاب النبي صلى الله

عليه وآله وسلم قال يعني انس بن مالك قال دخلت أور بماد خلت
على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم والحسن والحسين ينقلبان
على بطنه و يقول ریحانتی من هذه الامة.

﴿أخبرنا﴾ ابراهيم بن يعقوب الجرجاني قال لي وهب بن
جرير ان ابا ه حدثه قال سمعت محمد بن عبد الله أبي يعقوب عن
ابن أبي نعم قلا كنت عند ابن عمرو فأمر جل فإله عن دم البعوض
تكون في ثوبه و يصلى فيه فقال ابن عمرو انظر و لهذا يألني عن دم
البعوض وقد قتلوا ابن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وسمعت
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول فيه و في أخيه هما
ريحانتی من الدنيا .

ذكر قول النبي ﷺ لعلي رضي الله عنه وفاطمة و فاطمة احب الي منك

﴿أخبرني﴾ ذكر يا بن يحيى بن أبي عمر قال حدثنا سفيان
عن أبي لجيح عن أبيه عن رجل قال سمعت علياً رضي الله عنه على
المنربا لكوفة يقول خطب الى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
فاطمة عليها السلام فزوجني فقلت يا رسول الله أنا أحب اليك أم
هي قال هي أحب الي منك و أنت أعز علي منها.

ذكر قول النبي ﷺ لعلي رضي ما سألت لتفسي شيئاً الا وقد سألت لك

﴿حدثنا﴾ عبد الا علي بن واصل بن عبد الا علي قال لي
علي بن ثابت قال أخبرنا منصور ابن الاود عن يزيد بن أبي زياد عن
سليمان بن عبد الله بن فالح عن جده عن علي رضي الله عنه قال
مرضت فعادني رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مدخل علي و
أنا مضطجع فأتكأ الي جنبى ثم سبحاني بثوبه فلما رأني قد برأت
قام الي المسجد يصلى فلما قضى يصلاته جاء فرفع الثوب و قال قم
يا علي فقمت و قد برئت كأفالم أشك شيئاً الا سألت لك خالفه
جعفر الا خمر فقال عن يزيد بن أبي زياد عن عبد الله بن الحرث
عن علي رضي الله عنه.

﴿أخبرنا﴾ القاسم بن زكريا بن دينار و قال لي علي رضي
الله عنه قال وجعت و جمعا فأتيت فأقامني في مكانه و قام يعصلي و
ألقي علي طرف ثوبه ثم دقال قم يا علي قد برئت لا بأس عليك و
ما دعوت لنفسى بشيء الا دعوت لك بمثله و ما دعوت بشيء الا
استجيب لي أو قال قد أعطيت الا انه قيل لي لا نبى بعدى.

ذكر ما خص به رسول الله ﷺ علياً رضي

﴿أخبرنا﴾ احمد بن حرب عن قاسم وهو ابن يزيد قال لي
أبو سفيان عن اسحق عن ناصية بن كعب الا سدى عن علي رضي الله

عنه أنى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال ان عمك الشيخ الضال قد مات فمن يواريه قال اذهب فوار اباك ولا تحدثن حدثا حتى تاتينى فواريته ثم أتيتها فأمرنى أن اغتسل و دعا بدعوات ما يسرنى ما على الارض بشى منهن.

﴿أخبرنا﴾ محمد بن المثنى عن أبى داود قال لى شعبة قال أخبرنى فضيل أبو معالى عن العشى عن على رضى الله عنه قال لى كلمة ما أحب ان لى بها الدنيا .

ذكر ما خص به على من صرف اذى الحرو البرد عنه

﴿أخبرنا﴾ محمد بن يحيى بن ايوب بن ابراهيم قال حدثنا محمد بن يحيى وهو حدثنى عن ابراهيم الصائغ عن ابى اسحق الهمدانى عن عبد الرحمن بن أبى ليلى ان عليا رضى الله عنه خرج علينا فى حر شديد و عليه ثياب الشتاء خرج علينا فى الشتاء و عليه ثياب الصيف ثم دعا بما ء ف شرب ثم مسح العرق عن جبينه فلما رجع الى بيته قال يا أبتاه رأيت ما صنع أمير المؤمنين رضى الله عنه خرج علينا فى الشتاء و على ثياب الصيف و خرج علينا فى الصيف و عليه ثياب الشتاء فقال ابو ليلى ما فظنت و أخذ بيد ابنه عبد الرحمن فاتى عليا رضى الله عنه فقال له الذى صنع فقال له على رضى الله عنه ان النبى صلى الله عليه وآله وسلم كان بعث الى و أنا أرمم شديد الرمد فبزق فى عينى ثم قال افتح عينيك ففتحهما فما اشتكيتهما حتى الساعة و دعا لى فقال اللهم اذهب عنه الحرو البرد

فما وجدت حرا وبردا حتى يومى هذا .

ذكر النجوى وما خفف على^{رضي} عن هذه الامة

﴿أخبرنى﴾ محمد بن عبد الله بن عمار قال حدثنا قاسم الحر مى عن سفيان عن عثمان وهو ابن المغيرة عن سالم عن على بن علقعة عن على رضى الله عنه قال لما نزلت يا أيها الذين آمنوا اذا ناجيتم الرسول فقدموا بين يدي نجواكم صدقة قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لعلى رضى الله عنه مرهم أن يتصدقوا قال بكم يا رسول الله قال بدينار قال لا يطيقون قال فبنصف دينار قال لا يطقون قال بكم قال بشعيرة فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انك لزهيد فانزل الله أأشفقتم أن تقدموا بين يدي نجواكم صدقات الآية وكان على رضى الله عنه يقول خفف بي عن هذه الامة.

ذكر أشقى الناس

﴿أخبرنا﴾ محمد بن وهب بن عبد الله بن سماك قال حدثنا محمد بن سلمة قال حدثنا ابن اسحق عن يزيد بن محمد بن خثيم عن محمد بن كعب القرظى عن محمد بن خيثم عن عمار بن ياسر قال كنت أنا وعلى بن أبى طالب رقيقين فى غزوة العشيرة من بطن ينبع فلما نزلها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أقام بها شهرا فصالح فيها نبى مد لج و حلفاء هم من ضمرة فواد عنهم فقال

لى على رضى الله عنه هل لك يا ابا اليقظان أن نأتى هو لاء نفسر
من نبى مد لج يعملون فى عين لهم فننظر كيف يعملون قال قلت ان
شئت فجنسنا هم فنظرنا الى أ عما لهم ساعة ثم غثينا النوم فانطلقت
أنا و على حتى اضطجعنا فى ظل صور من النخل و فى دقعا من
التراب فمنا فو الله ما أهنا الا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
يحر كنا برجله و قد تر بنا من تلك الدقعا التى نمنا فيها فى مؤذ
قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لعلى رضى الله عنه ما لك
يا ابا تراب لما يرى عليه من التراب ثم قال ألا أ حدث كا با شقى
الناس رجلين قلنا بلى يا رسول الله قال أ حيمر ثمود الذى عقر الناقة
و الذى يضربك على هذه و وضع يده على قرنه حتى يبل منها هذه
و أخذ بلحيته.

ذكر آخر النساء عهدا برسول الله ﷺ

﴿قال أخبرنا﴾ أبو الحسن على بن حجر المروزي لا
حدثنا جرير عن المغيرة عن أم المؤمنين أم سلمة ان أقرب الناس
عهدا برسول الله صلى الله عليه وآله وسلم على رضى الله عنه.
﴿أخبرنى﴾ محمد بن قدامة قال حدثنا جرير عن مغيرة
عن أم موسى قالت قالت أم سلمة والذى تحلف به أم سلمة ان
أقرب الناس عهدا برسول الله صلى الله عليه وآله وسلم على رضى
الله عنه قالت لما كان غدوة قبض رسول الله صلى الله عليه وآله
وسلم فارسل اليه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قالت وأظنه

كان بعثه في حاجة فجعل يقول جاء علي ثلاث مرات فجاء قبل
 طلوع الشمس فلما أن جاء عزفنا ان له اليه حاجة فخر جنا من
 البيت و كنا عند رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يومئذ في بيت
 عائشة و كنت في آخر من خرج من البيت ثم جلست من وراء الباب
 فكنت ادناهم الى الباب فأكب عليه علي رضي الله عنه فكان آخر
 الناس به عهدا فجعل يساره و يناجيه .

ذكر قول النبي ﷺ لعلي رضي الله عنه تقاتل علي تأويل القرآن كما قاتلت علي تنزيله

﴿حدثنا﴾ أحمد بن شعيب قال أخبرنا السحق بن ابراهيم و
 محمد بن قدامة واللفظ له و عن حرب عن الاعمش عن اسمعيل بن
 رجاء عن أبيه عن أبي سعيد الخدري قال كنا جلوسا ننظر رسول
 الله صلى الله عليه وآله وسلم فخرج الينا قد انقطع شسع نعله فرمى
 به الي علي رضي الله عنه فقال ان منكم رجلا يقاتل الناس علي تأويل
 القرآن كما قاتلت علي تنزيله قال أبو بكر أنا قال لا قال عمر أنا
 قال لا ولكن خا صف النعل .

الترغيب في نصره علي رضي الله عنه

﴿أخبرنا﴾ يوسف بن عيسى قال أخبرنا الفضيل بن موسى
 قال حدثنا الاعمش عن أبي اسحق عن سعيد بن وهب قال قال علي
 رضي الله عنه في الرحبة أنشدني الله من سمع رسول الله صلى الله

عليه وآله وسلم يوم غد ير خم يقول الله ولي وانا ولي المؤمنين و
من كنت وليه فهذا وليه اللهم وال من والاء وعاد من عاداه وانصر
من نصره فقال سعيد الى جنبى ستة وقال حارثة بن نصر قام ستة وقال
زيد ابن يثيغ قام عندى ستة وقال عمرو ذو مر أحب من أحبه وأبغض
من أبغضه.

ذكر قول النبي ﷺ عمار تقتله الفئة الساعية

﴿قال أخبرنا﴾ عبد الله بن محمد بن عبد الرحمن والزهرى
قال به حدثنا غندر عن شعبة قال سمعت خالدا يحدث الحديث عن
سعيد بن ابى الحسن عن أمه عن ام سلمة ان رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم قال لعمار تقتلك الفئة الباغية خالفه أبو داود وقال
حدثنا شعبة قال أخبرنا أيوب وخالد عن الحسن عن ابيه عن أم
سلمة رضى الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال
لعمار تقتلك الفئة الباغية ﴿وقد﴾ رواء ابن عون عن الحسن قال
أخبرنا حميد بن مسعدة وعن يزيد وهو ابن زريع قال أخبرنا ابن عون
عن الحسن عن ابيه عن أم سلمة قالت لما كان يوم الخندق وهو
يعاطيهم اللبن وقد اغبر شعر صدره قالت فوالله مانسيت وهو يقول
اللهم ان الخير خير الآخرة فاغفر للانصار والمهاجرة قالت وجاء
عمار فقال ابن سمية تقتله الفئة الباغية .

﴿أخبرنا﴾ أحمد بن شعيب قال أخبرنا محمد بن عبد

الاعلى قال حدثنا خالد بن عنز عن الحسن قال قالت أم المؤمنين أم

سلمة بمكة تأليف يوم الخندق وهو يعاطيهم اللبن وقد اغبر شعره
وهو يقول اللهم ان الخير خير الآخرة فاغفر للانصار والمهاجرة وجاء
عمار ابن سمية قال تقتلك الفئة الباغية ﴿قال أخبرنا﴾ أحمد بن
شعيب قال أخبرنا النضر ابن شميل عن شعبة عن أبي سلمة عن أبي
نضرة عب أبي سعيد الخدري قال حدثنا من هو خير مني أبو قتادة ان
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال لعمار يوشك يا ابن سمية
ومسح الغبار عن رأسه وقال تقتلك الفئة الباغية.

﴿قال حدثنا﴾ أحمد بن سليمان قال حدثنا يزيد قال أخبرنا
العوام عن الاسود بن مسعود عن حنظلة بن خويلد قال كنت عند
معاوية فأتا مر جلان يختصمان في رأس عمار يقول كل واحد منهما
أنا قتله فقال عبد الله بن عمرو يظيب أحد كائفسا لصاحبه فاني
سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول تقتلك الفئة
الباغية ﴿خالفه﴾ شعبة فقال عن العوام عن رجل عن حنظلة بن سويد.
﴿قال أخبرنا﴾ محمد بن المثنى قال أخبرنا شعبة عن العوام
بن حو شيب عن رجل من بني شيبان عن حنظلة ابن سويد قال جىء
برأس عمار رضى الله عنه فقال عبد الله بن عمرو سمعت رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم يقول تقتلك الفئة الباغية .

﴿قال﴾ أحمد بن شعيب قال أخبرني محمد بن قدامة قال
حدثنا جرير عن الاعمش عن عبد الرحمن عن عبد الله بن عمرو
قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول تقتلك الفئة

الباغية خالفه أبو معاوية فرواه عن الأعمش .

﴿قال أخبرنا﴾ عبد الله بن محمد قال أبو معاوية قال حدثنا

الأعمش عن عبد الرحمن بن أبي زياد أخبرنا أحمد بن شعيب قال
أخبرنا عمرو بن منصور الشيباني أخبرنا سفيان عن الأعمش عن
عبد الرحمن بن أبي زياد عن عبد الله بن الحرث قال انى لا ساير عبد
الله بن عمرو ابن العاص و معاوية فقال عبد الله بن عمرو يا معاوية ألا
تسمع ما يقولون تقتله الفئة الباغية فقال لا تزال واحضا فى قولك أ
نحن قتلنا وانما قتله من جاء به الينا .

ذكر قول النبي ﷺ تمرق مارقة من الناس

يلى قتلهم أولى الطائفتين بالحق

﴿أخبرنا﴾ محمد بن المثنى قال حدثنا عبد الأعلى قال

حدثنا داود بن ابى نضرة عن أبى سعيد الخدرى رضى الله عنه ان
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال تمرق مارقة من الناس بلى
قتلهم أولى الطائفتين بالحق .

﴿أخبرنا﴾ أحمد بن شعيب قال أخبرنا قتيبة بن سعيد قال

حدثنا أبو عوانة عن قتادة عن أبى سعيد الخدرى ان رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم قال تمرق مارقة من الناس تلى قتلهم أولى
الطائفتين .

﴿أخبرنا﴾ أحمد ابن شعيب قال أخبرنا قتيبة بن سعيد قال

حدثنا أبو عوانة عن قتادة عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يكون امتي فرقتين فيخرج من بينها ما رقة يلى قتلها أو لا هما با لحق .

﴿أخبرنا﴾ أحمد بن شعيب قال أخبرنا عمرو بن علي قال

حدثنا يحيى قال حدثنا أبو نضرة عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم تفرق امتي فرقتين تمرق مارقة تقتلهم أولى الطائفتين با لحق .

﴿أخبرنا﴾ أحمد بن شعيب قال أخبرنا سليمان ابن عبد الله

بن عمرو قال حدثنا بهز عن القاسم وهو ابن الفضل قال حدثنا أبو نضرة عن أبي سعيد ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال تمرق مارقة عند فرقة الناس تقتلهم أولى الطائفتين بالحق .

﴿أخبرنا﴾ أحمد بن شعيب قال أخبرنا محمد بن عبد الله

الا علي قال حدثنا المعتمر قال سمعت أبي قال حدثنا أبو نضرة عن أبي سعيد علي النبي صلى الله عليه وآله وسلم انه ذكر أنا سا في انه يخرجون في فرقة من الناس سيما هم التحليق يمرقون من الدين كما يمرق الحكم من الرمية همشر الخلق أو هم أشر الخلق يقتلهم أولى الطائفتين الى الحرم قال قال كلية أخبرني قلت ديتي دينه ما في فقال وأنتم قتلتموهم يا أهل العراق .

﴿أخبرنا﴾ عبد الا علي بن واصل ابن عبد الا علي قال

أخبرنا محاضر بن سلور ع قال حدثنا الا جلع عن حبيب انه سمع

الضحاك المشرقي حد يثهم و معه سعيد بن جبير و يحبون بن
شعيب و أبو البحتري والوضاح المشرقي حد يثهم و معه سعيد
بن جبير ميمون بن شعيب و أبو البحتري والوضاح والهمداني
والحسن العربي أنه سمع أبا سعيد الخدري مروى عن رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم وفي قوم يخرجون من هذه الامة قد كر
من صاتهم وز كاتهم وصومهم يمرقون من الا سلام كما يمرق السهم
من الرمية لا يجاوز القرآن من تراقيهم يخرجون في فرقة من الناس
لقاتلهم أقرب الناس الى الحق.

ذكر ما خص به أمير المؤمنين علي بن أبي

طالب من قتال المارقين

﴿أخبرنا﴾ يونس بن عبد الا على عن الحرث بن مسكين
قرامة عليه و أنا أسمع واللفظ له عن ابن وهب قال أخبرني يونس
عن ابن شهاب قال أخبرني أبو سلمة عن له عن ابن وهب قال
أخبرني يونس عن ابن شهاب قال أخبرني أبو سلمة عن عبد
الرحمن عن ابي سعيد الخدري قال قال بينما نحن عند رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
ومن يعدل اذا لم يعدل لقد خبت و خسرت ان لم يعدل قال عمر
اذن لي فيه اضرب عنقه قال دعه فان له احابا يحتقر أحدكم صلاته
مع صلاته وصيامه مع ٢ يقرؤن القرآن لا يجلو ز تراقيهم يمرقون

من الا سلام مروق السهم من الرمية فينظر في قد ذه فلا يو جد فيه
شي ثم ينظر في نضبه فلا يو جد فيه شي ء ثم ينظر في رصافه فلا يو
جد فيه شي ء ثم ينظر في نصله فلا يو جد فيه شي ء قد سبق الفرث
والدم آيتهم رجل أسود احدي عضد به مثل ثدي المرأة أو مثل
البضعة دتدر در يخر جون على خير فرقة من الناس قال أبو سعيد فا
شهد اني سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وأشهد
أن على بن أبي طالب كرم الله وجهه قاتلهم وأنا معه فامر بذلك
الرجل فالتمس فوجد فأنى به حتى نظرت اليه على النعت الذي
نعت به رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم .

﴿قال أخبرنا﴾ محمد بن المصطفى بن البهلول قال حدثنا
الوليد بن مسلم وحدثنا قتيبة بن الوليد و ذكر آخر قلوا أخبرنا الا
وزاعبي عن الزهري عن أبي سلمة والضحاك عن أبي سعيد
الخدري قال بينما رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقسم ذات
يوم قسما فقال ذوالخويرة التميمي اعدل يا رسول الله قال
ويلك و من يعدل اذا لم اعدل فقال عمر بن الخطاب يا رسول الله
اذن لي حتى أضرب عنقه فقال له رسول الله صلى الله عليه وآله
وسلم الا أن له أصحابا يحقر أحدكم صلاته مع صلاته و صيامه مع
صيامه ٢ يمرقون من الدين مروق السهم من الرمية حتى ان احد
هم لينظر الى قد ذه فلا يجد شيا سبق الفرث والدم يخر جون على
خير فرقة من الناس آيتهم رجل ادعج أحد يديه مثل ثدي المرأة أو

كما لبضعة تدر در قال أبو سعيد أشهد لسمعت هذا من رسول الله
 صلى الله عليه وآله وسلم أشهداني كنت مع رسول الله صلى الله
 عليه وآله وسلم وعلى بن أبي طالب رضى الله عنه حين قاتلهم فا
 رسل الى القتلى فأتى به على النعت الذى نعت به رسول الله صلى
 الله عليه وآله وسلم ﴿قال﴾ الحرث بن مسكين قراءة عليه وأنا
 أسمع عن ابن وهب قال أخبرني عمرو بن الحرث عن بكر بن
 الأشج عن بكر بن سعيد عن عبد الله بن أبي رافع ان الجر و رية لما
 خرجت وهم مع على بن أبي طالب رضى الله عنه فقالوا لا حكم الا
 لله قال على رضى الله عنه كلمة حق أريد بها باطل ان رسول الله
 صلى الله عليه وآله وسلم وصفنا سا انى لا عرف صفتهم فى هؤلاء
 يقولون الحق بألسنتهم لا يجاوز هذا منهم وأشار الى حلقه من
 أبغض خلق الله اليهم منهم أسود كان احدى يديه طيبى شاة أو حلمة
 ثدى فلما قاتلهم على رضى الله عنه قال انظروا فنظروا فلم يجدوا
 اشيا قال ارجعوا فوالله ما كذبت ولا كذبت مرتين أو ثلاثا ثم
 وجدوه فى خربة فاتوا به حتى وضعوه بين يديه قال عبد الله أنا
 حاضر ذلك من امرهم وقول على رضى الله عنه.

﴿أخبرنا﴾ أحمد بن شعيب قال أخبرنا محمد بن معاوية

ابن يزيد قال أخبرنا على بن هشام عن الاعمش عن خثيمة عن
 سويد بن غفلة قال سمعت عليا رضى الله عنه يقول اذا اخذتكم عن
 نفسى فان الحرب خدعة واذا حدتكم عن رسول الله صلى الله

عليه وآله وسلم ملان آخر من السماء احب الى من ان ا كذب على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول يخرج قوم في آخر الزمان احداث الا سنان سفهاء الا حلام يقولون من خير قول البرية يقرؤن القرآن لا يجاوز ايمانهم حناجرهم يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية فايما ادر كتموهم فاقتلوهم فان في قتلهم اجر لمن قتلهم عند الله يوم القيامة.

ذكر الاختلاف على ابي اسحق في هذا الحديث

﴿قال أخبرنا﴾ احمد بن سليمان والقاسم بن زكريا قال حدثنا عبد الله عن اسرا ئيل عن ابي اسحق عن سويد بن غفلة عن علي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يخرج قوم في آخر الزمان يقرؤن القرآن لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية قتالهم حق على كل مسلم خالفه يوسف بن ابي اسحق فأدخل بين ابي اسحق وبين سويد بن غفلة عبد الرحمن لله مروان .

﴿قال أخبرني﴾ زكريا بن يحيى قال حدثنا محمد بن العلاء

قال حدثني ابراهيم بن يوسف عن ابيه عن اسحق عن ابي قيس الازدي عن سويد بن غفلة عن علي رضي الله عنه قال في آخر الزمان قوم يقرؤن القرآن لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الدين مروق السهم من الرمية قتالهم حق على كل مسلم سيما هم التحليق.

﴿أخبرنا﴾ احمد بن شعيب قال أخبرني محمد بن بكار
الحراني حدثنا مخلد قال حدثنا اسرائيل عن ابراهيم بن عبد الا
علي عن طارق بن زياد قال خرجنا مع علي رضي الله عنه الى
الخوارج فقتلهم ثم قال انظر وافان نبى الله صلى الله عليه وآله
وسلم قال ان سيخرج قوم يكلمون كلمة الحق لا يحاوز حلوقهم
يخرجون من السهم من الرمية سيما هم ان فيهم رجلا اسود مخدج
اليد في يده شعرات سود فانظر و ان كان وهو فقد قتلتم شر الناس
وان لم يكن هو فقد قتلتم خير الناس فبكينا ثم قال اطلبوا فطلبنا
فوجدنا المخدج فخررنا سجودا و خر علي رضي الله عنه معنا
ساجدا غير انه قال يتكلمون كلمة .

﴿قال أخبرنا﴾ الحسن بن مدرك قال حدثنا يحيى بن
حماد قال أخبرنا أبو عوانة قال أخبرني ابو سليمان الجهني انه كان
مع علي رضي الله عنه يوم النهروان قال و كنت ذلك تصارع رجلا
علي فقلت ما شأن بك قال أكلها فلما كان يوم النهروان وقتل
علي الحرورية فخرج علي قتلهم حين لم يجد ذا لئدى فطاف حتى
وجده في ساقه فقال صدق الله وبلغ رسول الله صلى الله عليه وآله
وسلم وقال لي مسكينه ثلاث شعرات في قبل حلمة الثدي .

﴿قال أخبرنا﴾ علي بن المنذر قال حدثني أبي قال
أخبرنا عاصم ابن كليب الحرمي عن ابيه قال كنت عند علي رضي
الله عنه جالسا اذ دخل رجل عليه مشياب السفر و علي رضي الله

عنه يكلم الناس ويكلمونه فقال يا أمير المؤمنين أذن لي ان أتكلم
 فلم يافت اليه و شغله ما فيه فجلس الى رجل قال له ما عندك قال
 كنت معمراً فاقبت عائشة فقالت هو لاء القوم الذين خرجوا في
 أرضكم يسمعون حرور يه قلت خرجوا في موضع يسمى حروراء
 تسمى بذلك فقالت طولي لمن شهد منكم لو شاء ابن أبي طالب
 رضى الله عنه لأخبركم خبرهم فجئت أسأله عن خبرهم فلما فرغ
 على رضى الله عنه قال اين المستأذن فقص عليه كما قص عليها قال
 انى دخلت على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وليس عنده
 احد غير عائشة رضى الله عنها فقال لى كيف انت يا على و قوم كذا
 وكذا قلت الله ورسوله اعلم قال ثم شار بيده فقال قوم يخرجون من
 المشرق يقرؤون القرآن لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الدين كما
 يمرق المسهم من الرمية فيهم رجل مخدج كان يده ثدى حبشية
 اشدكم بالله اخير تسكم به قالوا نعم قال اشدكم بالله اخبركم
 انه فيهم قالوا نعم فجنموني و أخبرتموني انه ليس فيهم فخلفت
 لكم بالله انه فيهم ثم اتيموني به تحبونى كانت لكم قالوا نعم صدق
 الله ورسوله.

﴿قال أخبرنا﴾ محمد بن العلاء قال حدثنا أبو معاوية عن

الاعمش عن زيد وهو ابن وهب عن على بن ابى طالب رضى الله
 عنه قال لما كان يوم النهر وان لقي الخوارج فلم يرحوا حتى شجروا
 بالرماح قتلوا جميعه قال على رضى الله عنه اطلبوا اذا الشدية فطلبوه

فلم يجدوه فقال علي رضي الله عنه ما كذبت ولا كذبت طلبو
فظلبو فوجدوه في وحدة من الارض عليه ناف من القتلى فاذا رجل
على يده مثل سبلات السنور فكبر على رضي الله عنه والناس
واعجبهم ذلك .

﴿قال أخبرنا﴾ عبد الا على بن واصل بن عبد الا على قال
حد ثنا الفضل بن دكين عن موسى بن قيس الحضرمي عن سلمة بن
كهيل عن زيد بن وهب قال خطبنا على بقنطرة الدبر خان فقال ان
قد ذكر لي بخارجته تخرج من قبل المشرق وفيهم ذوات ثدي
فقاتلهم فقالت الحرورية بعضهم لبعض فردكم كما ير دكم يوم
حروراء فشجر بعضهم بعضا بالرماح فقال رجل من اصحاب على
رضي الله عنه قطعوا العوالي والعوالي الرماح فداروا واستداروا
وقتل من اصحاب على رضي الله عنه اثنا عشر رجلا او ثلاثة
عشر رجلا قال التمسوا المخدج و ذلك في يوم شات فقالوا اما
نقدر عليه فركب على رضي الله عنه بغلة النبي صلى الله عليه وآله
وسلم الشهباء قال هذه من الارض قالوا التمسوا في هؤلاء فاخرج
فقال ما كذبت ولا كذبت اعملوا ولا تكلوا لولا اني اخاف ان
تكلوا الا خبرتكم بما قضى الله لكم على لسانه يعني النبي صلى الله
عليه وآله وسلم ولقد شهدت انا سباليمن قالوا كيف يا امير
المؤمنين قال هو لهم .

﴿قال أخبرنا﴾ العباس بن عبد العظيم قال حد ثنا عبد

الرزاق قال أخبرنا عبد الملك بن أبي سليمان عن سلمة ابن كهيل قال حدثنا ابن وهب انه كان في الجيش الذي كانوا مع علي رضي الله عنه الذين ساروا الى الخوارج فقال علي رضي الله عنه ايها الناس اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول سيخرج قوم من امتي يقرؤن القرآن ليس قراءتكم الى قرا متهم بشئ ولا صلاتكم الى صلاتهم بشئ ولا صيامكم الى صيامهم بشئ يقرؤن القرآن يحسبون انه لهم وهو عليهم لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الا سلام كما يمرق السهم من الرمية لو يعلم الجيش الذين يصيبونهم ما قضى لهم على لسان نبيهم لا تكلوا على العمل وآية ذلك ان فيهم رجلا له عضد وليست له ذراع على اس عضده مثل حلمة ثدي المرأة عليه مشعواب بيض قال سلمة فنزل لني زيد منزلا حتى مررنا على قنطرة قال فلما التقينا و علي الخوارج عبد الله بن وهب الرسي فقال لهم القوار ما حكم وسلبوا سيوفكم من جفونها فشجرهم الناس برماحهم فقتل بعضهم على بعض وما اصيب من الناس يومئذ الا رجلا ن قال علي كرم الله وجهه التمسوا فيهم المنخدج قام يجدوه فقام علي رضي الله عنه بنفسه حتى اتى ناسا قتلى بعضهم على بعض قال جروهم فوجدوه مما يلي الارض فكبر علي رضي الله عنه وقال صدق الله وبلغ رسوله فقام اليه عبيدة الماني فقال يا أمير المؤمنين والله الذي لا اله الا هو لسمعت هذا الحديث من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال علي رضي الله عنه اني والله الذي لا اله الا

هو لسمعته من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حتى استحلفه
ثلاثا وهو يحلف فيه .

﴿قال اخبرنا﴾ قتيبة بن سعيد قال حدثنا ابن ابي عدي عن
ابن عون عن محمد بن عبيدة قال قال علي رضي الله عنه لو لا ان
تبطر والحد ثنكم بما وعد الله الذين يقتلوه نهم على لسان محمد
صلى الله عليه وآله وسلم قلت انت سمعت من رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم قال اى ورب الكعبة.

﴿قال اخبرنا﴾ أحمد بن شعيب قال أخبرنا اسمعيل بن
مسعود قال حدثنا المعتمر بن سليمان بن عوف قال حدثنا محمد بن
سيرين قال قال عبيدة السلماني لما جئت أصيب أصحاب النهر
وان قال علي رضي الله عنه اتبعوا فيهم فانهم ان كانوا من القوم
الذين ذكرهم رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فان فيهم رجلا
مخدج اليد او مئدون اليد او مو دون اليد و أتينا فوجدنا فد لنا
عليه فلما رآه قال الله اكبر الله اكبر الله اكبر والله لو لا ان يبطروا ثم
ذكر كلمة معناها لحد ثنكم بما قضى الله على لسان رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم قتل هو لاء قلت أنت سمعتها من رسول
الله صلى الله عليه وآله وسلم قال اى ورب الكعبة ثلاثا .

﴿أخبرنا﴾ محمد بن عبيد قال حدثنا أبو مالك وهو
عمرو بن قيس عن المنهال بن عمرو عن زر بن جيش له سمع عليا
رضي الله عنه يقول انا فقات عين الفتنة لو لا انا ما قوتل أهل النهر

وان و أهل الجمل ولو لا اخشى أن تنر كوا العمل لا خبر تكم با لذي
 قضى الله على لسان نبيكم لمن قاتلهم مبصر اضلا لتهم عار فا
 بالهدى الذي نحن عليه .

ذكر مناظرة عبد الله بن عباس^{رض} الحرورية و

احتجاجه عليهم فما أنكروه على أمير المؤمنين^{رض}

﴿قال اخبرنا﴾ عمر بن علي قال حدثنا عبد الرحمن بن

مهدي قال حدثنا عكرمة بن عمار قال حدثنا ابو زميل قال حدثني
 عبد الله بن عباس قال لماه خرجت الحن و رية اعترالوا في دواهم
 وكانوا ستة آلاف فقلت لعلي رضي الله عنه يا امير المؤمنين ابر د
 بالظهر لعلي آني هو لا القوم فأكلهم قال اني أخاف عليك قلت
 كلا قال فقلت و خرجت و دخلت عليهم في نصف النهار وهم
 قائلون فسلمت عليهم فقالوا امرحبا بك يا ابن عباس فما جاء بك
 قلت لهم أتيتكم من عند أصحاب النبي صلى الله عليه وآله وسلم
 وصهره و عليهم نزل القرآن وهم أعم بتا و يله منكم وليس فيكم
 منهم احد لا بلغكم ما يقولون و تخبرون بما تقولون قلت اخبروني
 ما ذا انقمتم على أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم و ابن
 عمه قالوا ثلاث قلت ما هن قالوا أما احد امن فانه حكم الرجال
 في امر الله وقال الله تعالى ان الحكم الا لله ما شأن الرجال والحكم
 فقلت هذه واهدة قالوا و أما الثانية فانه قاتل ولم يسب ولم يغنم
 فان كانوا كفارا سلبهم وان كانوا مؤمنين ما أحل قتلهم قلت هذه

اثنان ثما الثالثة قالوا انه محي نفسه عن أمير المؤمنين فهو أمير
 الكافرين قلت هل عندكم شيء غير هذا قالوا حسبنا هذا قلت أرا
 يتم ان قرأت عليكم من كتاب الله ومن سنة نبيه صلى الله عليه وآله
 وسلم ما يرد قولكم اترضون قالوا نعم قلت أما قولكم حكم الر
 جال في ممن ربع درهم فأمر الله الر جال ان يحكسوا فيه قال الله
 تعالى يا ايها الذين آمنوا لا تقتلوا الصيد وأنتم حرم ومن قتله منكم
 متعمدا فجزاء مثل ما قتل من النعم يحكم به ذوا عدل منكم الآية
 فنشدتكم بالله تعالى احكم الر جال في أرنب و نجوها من الصيد
 افضل ام حكمهم في دما نهم وصلاح ذات بينهم و أنتم تعلمون ان
 الله تعالى لو شاء لحكم ولم بصير ذلك الى الر جال قالوا بل هذا
 افضل وفي المرأة وزوجها قال الله عز وجل وان خفتن شقاق
 بينهما فابعثوا حكما من أهله و حكما من أهها ان يريد اصالحا
 يوفق الله بينهما الآية فنشدتكم بالله حكم الر جال في صلاح ذات
 بينهم وحقن دما نهم افضل من حكمهم في بضع امرأة اخرجت من
 هذه قالوا نعم قلت و أما قولكم قاتل ولم يسبوا لم بعتم أفتسبون
 أمكم عائشة و تستحلون منها ما تستملون من غيرها و هي أمكم فان
 قلت انا نستحل منها ما نستحل من غير حافقد كفرهم ولان قلت
 ليست بأنا فقد كفرهم لان الله تعالى يقول النبي اولى بالمؤمنين
 من انفسهم و ازواجه امهاتهم فانتم تدرون بين ضلالتين فاتوا
 منها بمخرج قلت فخرجت من هذه قالوا نعم و اما قولكم محي

اسمه من أمير المؤمنين فانا أتيكم بمن ترضون وأراكم قد سمعتم
أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم يوم الحديبية صالح المشركين
فقال لعلي رضي الله عنه اكتب هذا باصالح عليه محمد رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم فقال المشركون لا والله ما نعلم أنك
رسول الله لو نعلم أنك رسول الله لا طعنناك فاكتب محمد بن
عبد الله فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم امح يا علي رسول
الله اللهم أنك تعلم اني رسول لك امح يا علي واكتب هذا ما صالح
عليه محمد بن عبد الله فوالله رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
خير من علي وقد محاه نفسه ولم يكن محو ذلك يمحاه من النبوة
أخرجت من هذه قالوا نعم فرجع منهم الفان وخرج سائرهم فقتلوا
على ضالتهم فقتلهم المهاجرون والانصار.

ذكر الاخبار المؤيدة لما تقدم وصفه

﴿قال أخبرني﴾ معاوية بن صالح قال حدثنا عبد الرحمن
بن صالح قال حدثنا عمرو بن هاشم الحسنی عن محمد بن اسحق
عن محمد بن كعب القرظي عن علقمة بن قيس قال قلت لعلي رضي
الله عنه تجعل بينك وبين ابن آكلة الاكباد قال اني كنت كاتب
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يوم الحديبية فكتب هذا ما
صالح عليه محمد رسول الله قالوا لو نعلم انه رسول الله ما قاتلنا
امح قلت هو والله رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وان رغم أ
نفاك ولا والله لا أمحوها فقال لي رسول الله صلى الله عليه وآله

وسلم ارنيه فاريته فمحاها وقال أما ان لك مثلها وستأتيها و أنت مضطر.

﴿أخبرنا﴾ محمد بن شعيب قال أخبرنا شعبة عن أبي اسحق قال سمعت البراء قال لما صالح رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أهل مدينة مكة وقال ابن بشار أهل مكة كتب علي كتابا لهم قال فكتب محمد رسول الله فقال المشركون لا تكتب محمد رسول الله لو كنت رسولا لم نقاتلك فقال لعلي رضي الله عنه امحه فقال علي ما أنا بالذي امحاه فمحاها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بيده وصالحهم علي أن يدخل هو واصحابه ثلاثة أيام ولا يدخلوها الا حلبان السلاح قال ابن بشار فألو ما جلبان السلاح قال القراب بما فيه .

﴿أخبرنا﴾ أحمد بن سليمان الرهاوي قال عبد الله بن موسى قال حدثنا اسرا ئيل عن أبي اسحق عن أبي البزار قال لما اعتمر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في ذي القعدة وأبي أهل مكة أن يدعوهم حتى فاضاهم علي أن يقيم بها ثلاثة أيام فلما كتب الكتاب كتبوا هذا ما قضى عليه محمد رسول الله قالوا الا نقر لك بهذا لو نعلم انك رسول الله ما منعناك شيئا ولكن انت محمد بن عبد الله قال أنا رسول الله وأنا محمد بن عبد الله ثم قال لعلي رضي الله عنه امح رسول الله قال علي لا والله لا أمحوك ابدا فاخذ رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الكتاب فمحا وليس

بحسن يكتب مكتب مسكان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
 محمد بن عبد الله وكتب هذا ما قضى عليه محمد بن عبد الله أن لا
 يدخل مكة بالسلاح الا بالسيف في القراب وأن لا يخرج من أهلها
 بأحد أن أراد أن يتبعه ولا يمنع أحدا من أصحابه أن أراد أن يقيم
 بها فلما دخلها ومضى الا جل أتوا عليا رضي الله عنه فقالوا قل
 لصاحبك اخرج عنا فقد مضى الا جل فخرج رسول الله صلى الله
 عليه وآله وسلم فتبعته ابنة حمزة قنادى يا عم يا عم فتنا ولها على
 رضي الله عنه فاخذ يدها فقال لفاطمة رضي الله عنها دو نك الله
 عمك فحملتها فاختصم فيا على وزيد و جعفر فقال على رضي الله
 عنه انا اخذتها وحي ابنة عمي وقال جعفر هي ابنة عمي و خالتها
 تحتى وقال زيد ابنة أخي فقضى بها رسول الله صلى الله عليه وآله
 وسلم لخالتها وقالك الخالة بمنزلة الام ثم قال لعلى رضي الله عنه
 أنت منى و أنا منك وقال لجعفر أشبهت خلقى و خلقى وقال لزيد
 أنت اخونا و مولانا فقال على رضي الله عنه ألا نتزوج ابنة حمزة
 فقال انها ابنة أخي من الرضا عة ﴿خالفه﴾ يحيى بن آدم فروى آخر
 هذا عن اسرا ئيل عن ابي اسحق عن هانى بن هانى انهم اختصوا فى
 بنت حمزة فقضى بها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لخالتها
 وقال الخالة ام قلت يا رسول الله ألا تزوجها قال انها لا تحل لى
 انها ابنة أخي من الرضا عة قال وقال لى أنت منى و انا مسك وقال
 لزيد أنت اخونا و مولانا وقال لجعفر شبهت خلقى و خلقى.

هذا آخر الكتاب وصلى الله على سيدنا
 محمد وآله وصحبه وسلم
 يقول مصححه راجي غفور به العلى
 محمد كامل بن محمد الا سيوطى الا زهرى

الحمد لله الذى هدانا للايمان و شرفنا بو جود سيد ولد
 عدنان صلى الله عليه وآله الطيبين الطاهرين و اصحابه نجوم
 الهدى الذين اظهر وامن بعد شعائر الدين ﴿أما بعد﴾ فقد تم طبع
 هذا الكتاب جليل المقدار المشتمل على جملة من الاحاith و
 الآثار ناطقة بفضله و علو قدره و لا نا امير المؤمنين سيدنا الامام
 على بن ابي طالب أحد الخلفاء الإربع الراشد بين للمهام المجمع
 على جلالته الحافظ البرهان صاحب الصحيح الامام احمد بن
 شعيب النسائي ابي عبد الرحمن وضعه لما دخل دمشق و وجد كثيرا
 ممن بها منحرفين عنه كرم الله وجهه رجاء ان بهتدى به من يطالعه
 او يلقى اليه سمعه أثابه الله على ذلك جزيل الثواب و جعل مثواء
 اعلى الافراد بس يوم المآب و ذلك بمطبعة التقدم العلميه بمصر
 المعزىة لا صحابها ورثة المر حوم السيد محمد عبد الواحد بك
 الطوبى وفاح مسك الختام فى شهر ربيع الاول سنة ١٣٢٨ من
 هجرته صلى الله عليه وسلم وآله واصحابه و كل منتسب اليه .

آلِ محمد کی ابدی عظمت پر ایمان افروز کتاب

شرفِ سادات

از

حضرت امام نبھانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ

سیرت سیدہ فاطمۃ الزہرا پر منفرد تحقیقی کتاب

البتول

از

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ

سیرت سیدنا حیدر کرار پر عظیم الشان تحقیقی تصنیف

مشکل کشا

﴿اول- دوم﴾

از

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ

حضرت ابوطالبؓ کے ایمان پر مدلل کتاب

ایمانِ ابی طالب

﴿اول۔ دوم﴾

از

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ

واقعاتِ کربلا پر خون کے آنسوؤں لادینے والی کتاب

شہید ابن شہید

﴿اول - دوم﴾

از

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مبارکہ پر ایک جامع کتاب

سیرتِ نبویہ

از

اُستادِ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت علامہ احمد بن زین قاضی دحلان مکی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ

صحیح بخاری

شریف

متن و ترجمہ

3 جلدیں مکمل

استاذ العلماء شیخ الفضل
حضرت مولانا محمد امجد علی صاحب
رحمۃ اللہ الخواہ خیر لہم اولادہ

صحیح مسلم شریف

متن و ترجمہ

امام ابو مسلم بن حجاج القشیری
ابو العلاء محمد بن مسلم بن عبد بن جہانگیر
اصول الفقہاء و اصول الفرائض و اصول
الحدود و اصول المعاش و اصول النکاح

ابو العلاء محمد بن مسلم بن عبد بن جہانگیر
اصول الفقہاء و اصول الفرائض و اصول
الحدود و اصول المعاش و اصول النکاح

3 جلدیں مکمل

خوان کئیے

درک قرآن

محترمہ ساجدہ بتول

خوان کئیے

درک حدیث

محترمہ ساجدہ بتول

ششیر
برادرز

خوان کئیے بارہ تقریریں

مرتبہ ۱۰۰ نمبر ناصر

زبیہ سنہ ۲۰۲۰ء سولہ ماہی بانی سکول
۴۰ اردو بازار لاہور
فون: 042-7246006

خطیبانہ نصیحت
صاحبزادہ مقبول احمد سرور

ہر جلد میں

2 ماہ کے خطبات

اظہار خطابت